عنوان	عہدِ الست
لکھاری	سمائکہ یوسف
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، " آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

عہدِ الست

سمائکہ یوسف کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

عہدِ الست

پیش لفظ۔۔۔۔

میں سمائکہ یوسف اور یہ میرا پہلا ناول ہے میں نے اس ناول کو بہت محبت سے لکھا ہے اس کہانی میں اکاشہ کے کردار کے ذریعے اللہ سے محبت اور یقین رکھنے والی لڑکی کے کردار کو پیش کیا گیا ہے ساتھ ساتھ ایک لڑکی کی حیا کی اہمیت کو دیکھانے کی کوشش کی ہے اس کہانی میں خزام کے کردار سے مجھے بہت لگاؤ ہے اور یہ میرا ڈریمی کردار ہے جیسے میں نے لفظوں میں ڈھال کر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ خزام اور اکاشہ کی لازوال محبت امید کرتی ہو آپ کو میری تصنیف پسند آئے گی۔

"جُزلایَنفک "

میرے پاس موجود

تمام اختیارات میں سے

تمہارا انتخاب شُہودِ الہامی ہے

ہم عَہدِ اَلَست کا ادھورا کن تھے؛

ہماری تشکیل دَستِ قُدرَت سے وقوع پذیر ہوئی ہے

ہماری روحیں

اجزائے لایَنفک کا آمیزہ ہیں

میری سانسوں کی خالی جگہوں میں تم دکھائی دیتے ہو

دھڑکنوں کے درمیانی وقفہ میں تم مترَشِّحِ لزَل ہوتے ہو

تمہارے وجود سے آنکھیں پُرضِیا ہیں

مَتاعِ عَزیز میرے چہرے کی زیب و زینت ہو تم

ہمارا اِتّصال مجازاً مستجاب ہوا ہے

تم میرے جسم کا جزوِ عظیم ہو۔

بارش تو رک گئی تھی۔ مگر کالے بادل ابھی بھی چھائے ہوئے تھے۔ دسمبر کی اس سرد اور یخ بستہ رات میں وہ آج پھر رات کے اس پہر جاء نماز پر بیٹھی تھی۔

زارہ قطار رو رہی تھی۔ ایسے جیسے کوئی بہت قیمتی چیز اس سے چھنی جا رہی ہو۔

آج پھر شدت سے کچھ مانگ رہی تھی پوری شدت، تڑپ کے ساتھ وہ دعا مانگ رہی تھی

۔

اسے اس کی سانسیں بند ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔ اسے لگا اس کی سانسیں بند ہو جائے گئی۔

ایسا کیا تھا جس نے اسے بے چین کر رکھا تھا۔ جو اس کا تھا اور وہ اس کی تلاش میں در بدر تھی

۔

دعا مانگ کر جیسے وہ مصلے سے اٹھی سامنے دیکھ کر حیران رہ گئی۔

تم کب آئی عائشہ؟

تبھی جب میڈیم اکاشہ پوری دنیا سے بے فکر ہو کر روز کی طرح آج پھر اپنی سکریٹ دعا مانگنے میں مصروف تھی۔

چلو یار آج تو بتا ہی دو کون ہے وہ جسے مانگا جا رہا ہے۔ ہمیں بھی تو پتا چلے ہماری یہ معصوم سی لڑکی کیا مانگتی ہے اتنی شدت سے؟

عائشہ نے شرارت سے کہا۔

عائشہ دعائیں بتایا نہیں کرتے، دعائیں ہمشہ اللہ اور بندے کے درمیان راز ہوتی ہیں۔اور ویسے بھی "جو چیزیں ہماری ہوتی ہیں وہ ہمیں ہی ملتی ہیں، ان کی حفاظت فرشتے ہمارے لیے کرتے ہیں "

تو جو مجھے چاہیے وہ میرا ہوا تو مجھ تک آجائے گا۔

چلوں یہ سب باتیں بعد میں ہوتی رہے گی تم اٹھ ہی گئی ہو تو تہجد پڑھ کر کالج کا پڑھنے بیٹھنا اچھے سے یاد ہو جائے گا۔

ہاں ہاں روز کی طرح آج پھر بات پلٹ دی تم نے بڑی تیز ہو ویسے چلوں تم نہ بتاؤں ہمیں بھی پتا چل جائے۔

ایک دن تمھارا سیکرٹ اچھا پیاری سی اکاشہ اتنی سردی ہے تین بجے میرے کالج کا سبق یاد کرنے کا ٹائم ہوتا ہے آج بہت سردی ہے ایک کپ چائے تو بنا دو ناں اپنی ذہین بہن کو

ٹھیک ہے تم تہجد پڑھ لو پھر مل کر پیتے ہیں۔

ایک تو یار تم روز تہجد پڑھواتی ہو۔

ہاں تو روز میرے ہاتھ کی چائے پیتی ہو اتنا تو بنتا ہے کہ میری بات مانو اچھے بچوں کی طرح اور تہجد پڑھنے سے تمھارے کالج میں روز کے ٹیسٹ بھی تو سب سے اچھے ہوتے ہیں ناں پوری کلاس میں۔

ویسے تہجد سے کیا ہوتا اکاشہ ؟؟

عائشہ کے سوال پر اکاشہ دھیرے سے مسکرادی

تہجد۔۔۔

تہجد وہ آخری مرہم ہے جس کے بعد نہ کوئی زخم ستاتا ہے اور نہ کوئی غم رلاتا ہے۔

نیند قربان کر کے جب روتی ہوئی آنکھیں "اللہ" کو مناتی ہیں ناں۔۔۔۔۔تو خواب حقیقت بن جاتے ہیں اور تعبیریں "کن" میں بدل جاتی ہیں،

آہمم۔۔۔اس لیے تم اس وقت تہجد پڑھ کر اللہ سے اپنی سیکرٹ دعا مانگتی ہو۔۔

ہاں ناں۔۔۔۔چلو اب وقت ضائع کیے بنا تم بھی تہجد پڑھ لو۔
اچھا ایک کپ چائے کے لیے اتنا تو میں کر سکتی ہو
گڈ بچے تم وضو کرو میں بناتی ہوں چائے اور ہاں گرم پانی سے وضو کرنا ورنہ سردی لگ جائے گی۔

یہ کہہ کر وہ کمرے سے جا چکی تھی۔

کتنے راز لیے پھرتی ہے یہ لڑکی ابھی کچھ وقت پہلے کیسے بچوں کی طرح رو رہی تھی۔اور اب ایسے چہرے پر مسکراہٹ سجائے بات کر رہی تھی جیسے کبھی روئی ہی نہ ہو اس اداس شہزادی کے لیے تو کیسی شہزادے کو آنا چاہیے تھا۔

اسلام آباد میں صبح سے ہی بادل چھائے ہوئے تھے۔سردی کی شدت میں اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ موسم خوشگوار ہو گیا تھا۔خلاف توقع آج اکاشہ کا موڈ کافی اچھا تھا۔دل میں جو بھی غبار تھا وہ پچھلی رات آنسوؤں میں بہا دینے کے بعد اب وہ کافی پر سکون تھی۔

اس نے سیاہ رنگ کا پاجامہ اور مہرون رنگ کی ٹخنوں سے اوپر تک آتی فراق پہن رکھی تھی۔سیاہ سویٹر پہنے گلابی مائل رنگت اور بھوری آنکھوں میں حیا کی چمک کے ساتھ وہ سیدھا دل میں اترتی محسوس ہو رہی تھی۔

اکاشہ آپی۔۔۔جیا پکارتی ہوئی کچن میں آئی۔وہ ناشتا بنا رہی تھی۔جبکہ عائشہ ساتھ ہی کھڑی تھی۔

ادھر ہوں میں۔۔اکاشہ نے آواز لگائی۔

آپی جلدی سے ناشتا بنالیں بہت بھوک لگ رہی ہے۔

اچھا میں بنا رہی ہوں تم جا کر امی کو دوائی دے کر آؤں اور فاطمہ اور علی کو بھی اٹھادوں اس نے سکول نہیں جانا کیا آج، ٹھیک ہے اٹھا دیتی ہوں۔

اکاشہ سب سے بڑی بیٹی تھی وہ ایک حساس طبعیت کی معصوم سی لڑکی تھی گوری رنگت جھیل سی بھوری آنکھیں اور نرم و ملائم ہاتھ کہ پکڑو تو موم بن جائیں۔۔۔اکاشہ دل کی بہت صاف نرم مزاج لڑکی تھی

جبکہ عائشہ اور جیا دونوں اکاشہ سے مختلف تھی، فاطمہ اور علی ہم عمر ہونے کے ساتھ ساتھ ہم جماعت بھی تھے اور دونوں کا کام نواب ہاؤس میں ہر وقت اپنی شرارتوں سے پورے گھر کو پریشان کرنا تھا۔ عائشہ اور جیا بہت خوش تھے آج کیونکہ انہیں کالج سے دسمبر کی چھٹیاں مل گئی تھی۔ پورے دو ہفتوں کے کے لیے وہ فارغ تھیں۔

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔ وہ دوپہر کا گھر سے نکلا اب گھر آیا تھا لاؤنج میں آتے ہی اُس کی آنکھیں اپنے آئیڈیل کو تلاشنے لگی۔

لیکن وہ اُسے لاؤنج کاریڈور ڈرائنگ روم میں کہی نظر نہیں آیا تھا۔ وہ کچھ مایوس ہوتا اوپر کے پورشن کی طرف جاتی سیڑھیاں چڑھنے لگا کہ پیچھے سے آتی سلطانہ کی آواز نے اُس کے قدم روک دیے تھے۔

رافع آج اتنی دیر سے کیوں آئے گھر کہاں تھے؟

وہ مام ایک دوست نے آؤٹنگ کا پلین کر لیا تھا تو وہاں چلا گیا تھا رافع سیڑھیاں اترتا اپنی ماں کے بلکل مقابل کھڑا بتانے لگا۔

اچھا تو لنچ وغیرہ تو کر کے آئے ہو گے ناں

سلطانہ بیگم نے بیٹے کے تھکے ہارے وجود کو محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

جی مام کھانا وغیرہ کھا لیا تھا بس اب فریش ہو کر ریسٹ کرو گا وہ بہت مختصر جواب دیتے جلدی سے اوپر اُس کے کمرے میں جانا چاہتا تھا۔

جسے دیکھنے کے لیے وہ دوستوں کو جلدی الوداع کہہ آیا تھا۔

چلو ٹھیک ہے تم ریسٹ کرو میں بھی زارا کے ساتھ شاپنگ پر جا رہی ہوں

سلطانہ بیگم نے ساڑھی کا پلو درست کرتے ہوئے کہا اس سے پہلے وہ وہاں سے چلی جاتی رافع نے اُنہیں روک کر پوچھا۔

مام ڈوڈ گھر پر ہے ؟

یس بیٹا تم جانتے تو ہو آج کے دن ہی تو وہ گھر پر ہوتا ہے۔

اوہ آل رائٹ کہاں ہے وہ اپنے روم میں ؟ رافع کی آنکھوں کی چمک مزید بڑھی۔

نہیں پچھلے دو گھنٹوں سے وہ جم میں ہے اور اُس نے کہا تھا مجھے کوئی ڈسٹرب نا کرے۔

اوکے آپ جائیے میں اُن سے ملنے جا رہا وہ یہ کہتا وہاں رکا نہیں تھا سیدھا جم ایریے کی طرف بڑھ گیا تھا اور اپنی تھکاوٹ بھی بھول گیا تھا۔

رافع کے دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی۔ آج وہ پورے پانچ دن بعد اپنے ڈوڈ جان آئیڈیل بھائی سے ملنے والا تھا پچھلے پانچ دن سے وہ لاہور کسی میٹنگ کے سلسلے سے گیا ہوا تھا اب جو آیا تو یہ کیسے ممکن تھا کہ رافع اُس سے ملنے کے لیے بے قرار نا ہوتا رافع کی جان تو جیسے اپنے بھائی میں ہی بستی تھی اُس کے بنا رافع کو اب ادھورا اور بے معنٰی لگتا تھا۔

جم ایریے میں داخل ہوتے ہی ایک سرد لہر نے رافع کا استقبال کیا تھا۔

اے سی کی خنکی نے پورے جم ایریے کو برف کی مانند کیا ہوا تھا۔

اُس کی نظر سامنے شیشے میں آتے اُس کے عکس پر پڑی جو اتنی ٹھنڈک میں بھی پسینے میں بھیگ رہا تھا نجانے کب سے وہ ٹریڈ میل پر ہائی اسپیڈ میں دوڑ رہا تھا۔

کانوں پر ہیڈ فون لگائے وہ اپنی دھن میں مگن تھا کہ رافع نے سامنے آکر اُس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلایا تھا۔

رافع کو دیکھ کر اُس کے چہرے پر زرا سی مسکان آئی تھی

ہیڈ فون کانوں سے اتارتا ٹریڈ میل کو روک کر وہ رافع کی طرف متوجہ ہوا۔

تم کب آئے ٹاول سے اپنا چہرہ صاف کرتے اُس نے بہت سنجیدہ انداز میں پوچھا۔

وہ ایسے ہی انتہا کا سنجیدہ رہتا تھا شاید کے کبھی اسے کھل کر مسکرایا ہو۔

"وہ ایسا ہی تھا حسین اتنا کہ اُسے جو بھی دیکھتا آنکھوں میں اُس کا عکس قید کر لینا چاہتا اُس کے ساتھ کی تمنا باندھتے لوگ اُس کے ہم سفر بننے کے لیے لاکھ جتن کرتے لیکن اُس کے ساتھ چلنا آسان نہیں تھا اُسے انسان خاصے پسند نہیں تھے لوگوں سے اکتا جانے والا کہا محبت کر سکتا تھا وہ لوگوں کو بہت ریوڈ لگتا تھا حالانکہ اُسے جان جانے والے اُس کے دیوانے ہو جاتے تھے وہ تھا ہی ایسا سحر انگیز کہ اُس کو دیکھنے والوں کا حق بنتا تھا اُس کے سوا کچھ نہ دیکھے"

اپنے کام سے مطلب رکھنے والا باقی سب سے بے خبر پر اپنے چھوٹے بھائی پر جان نچھاور کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتا تھا۔

خزام نے رافع کو چھوٹے بچوں کی طرح پالا تھا خزام اور رافع دونوں میں بہت پیار تھا۔ دونوں ایک دوسرے کے لیے کچھ بھی کر سکتے تھے۔ خزام کی نسبت رافع چار منگ

ڈیشنگ اور نٹ خٹ سا تھا ہر وقت لائف انجوائے کرنے والا۔رافع کا پسندیدہ کام دوسروں اکا جینا حرام کرنا تھا اس کو دوسرے کو تنگ کرنے میں مزہ آتا تھا۔جو وہ پورے انصاف کے ساتھ کیا کرتا تھا۔

اور خزام اس کی ان حرکتوں سے حد درجے کا تنگ تھا۔رافع کو خزام کے غصے سے ذرا برابر بھی فرق نہیں پڑتا تھا۔

ڈوڈلاہور جا کر تو اپنے معصوم سے بھائی کو بھول ہی گئے تھے تم۔کیسا بے وفا ڈوڈ ہے میرا اپنے اکلوتے کیوٹ انوسینٹ سے بھائی کے لیے اتنا سا بھی ٹائم نہیں تھا۔

خیر لاہور سے کچھ تو لائے ہو نا میرے لیے رافع نے حکم دینے والے انداز میں پوچھا۔اب تمھارے منہ سے ایک لفظ بھی نکلا تو میں تھپڑ لگاؤں گا تمھارے منہ پر۔

ایک لفظ۔۔۔لگاؤ تھپڑ رافع نے اپنا گال آگے کرتے ہوئے کہا۔

بھاڑ میں جاؤ۔۔۔

جہاں تم جاؤ گے وہاں میں جاؤ گا بے شک بھاڑ میں ہی لے جاؤ۔

رافع چپ کر جاؤ ورنہ اچھا نہیں ہو گا تمھارے لیے خزام نے اکتا کر کہا۔

یااللہ ڈوڈ کی زندگی میں ایسی لڑکی آئے جو اس سے ناگن ڈانس کروائے آمین۔

خزام نے اکتاہٹ بھری نظر رافع پر ڈالی اور جم سے باہر جانے لگا۔

ارے۔۔۔ڈوڈ اچھا ناگن ڈانس نہیں کپل ڈانس کر لینا بس۔ عمر دیکھو اپنی اور باتیں دیکھو مجبور بن جاؤ رافع۔

کیوں کیا ہوا ہے اللہ کے کرم سے اکیس سال کا حسین و جمال لڑکا ہو پوری یونی کی لڑکیاں مرتی ہیں اس ناچیز پر۔

اگر بکواس ہو گئی ہو تو گھر چلے جاؤ میں کچھ کام سے جا رہا ہو موم کو بتا دینا میرا کھانے پر ویٹ مت کریں۔

رافع گھر واپس آیا تو سیدھا ڈوڈ کے کمرے میں گیا جس کی وجہ سے وہ جلدی گھر آیا تھا۔ خزام کے لاہور جانے کے بعد رافع خزام کے کمرے میں رہ رہا تھا جس کی وجہ سے کمرے کی حالت کیسی سٹور روم سے کم نہیں تھی رافع جلدی صاف کرا گرڈوڈ نے دیکھ لیا تو آج تیرا قتل پکا ہے۔

جیا جلدی سے پرو گرام لگاؤ یار ٹائم ہو گیا ہے اس وقت جیا اور عائشہ کا پرو گرام دیکھنے کا ٹائم ہوتا تھا۔ چینل تبدیل کرتے ہوتے کیسی چینل پر خوابوں کے بارے میں بتایا جا رہا تھا۔ پاس سے گزارتی اکاشہ یکدم متوجہ ہوئی جو کے ساتھ سے گزر رہی تھی جب اس کے کانوں میں خواب کی آواز گونجی وہ ایک لمحہ ضائع کیے بنا کمرے میں آئی اور ٹی وی کی طرف فوراً متوجہ ہوئی۔

پیچھے کرو پیچھے کرو ارے۔۔وہاں لگاؤ نا جہاں خوابوں کا بتا رہے تھے۔اکاشہ عائشہ اور جیا کہ درمیان صوفے پر آ کر بیٹھ گئی لو اب میڈیم کو خوابوں کے بارے میں جاننا ہے ریموٹ جیا کہ ہاتھ میں تھا۔

منہ بناتے ہوئے جیا چینل تبدیل کر رہی تھی

"کیا آپ جاننا چاہتے ہیں ہمیں خواب کیوں آتے ہیں"؟

لو جی..اب اکاشہ میڈیم کو خوابوں کے بارے میں جاننا ہے۔چلوں عائشہ اب ہمارا یہاں کوئی کام نہیں ہم اپنا پروگرام موبائل پر دیکھ لیتے ہیں۔اس میڈیم کو نجومی بننے دوں۔اکاشہ ان کی باتوں سے ٹی وی کی طرف متوجہ نہیں ہو پا رہی تھی۔تم دونوں یا تو چپ ہو جاؤ یا پھر یہاں سے باہر چلی جاؤں۔ہم باہر جا رہے ہیں آپ ہی سنے اپنے اس نجومی کو چلوں جیا دونوں کمرے سے باہر چلی گی تھی

اکاشہ کا دل مزید بوجھل سا ہو گیا تھا۔چینل پر خوابوں کے حوالے سے پروگرام دیکھنے کے بعد وہ مزید الجھ گئی تھی۔اسے ہر بار ایک طرح کے آنے والے خوابوں کی وجہ ابھی بھی معلوم نہیں ہو سکی تھی۔لگتا ہے میں ایسے ہی دربدر پھرتی رہوں گی کاش تم آجاؤ۔

"زندگی کے باقی تمام لمحات نکال کر ایک طرف رکھ دوں تو بھی باقی فقط تمھارا انتظار بچتا ہے۔۔۔۔۔!!!!

اکاشہ۔۔نعیمہ بی بی آواز دیتی ہیں۔

جی امی کہیں۔۔!!

یہاں کیا کر رہی ہو..؟

کچھ نہیں ناول دیکھ رہی ہو پڑھنے کے لیے ہمم۔۔تم سے بات کرنی ہے۔

اکاشہ کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اس سے کونسی بات کرنی تھی۔اسے اس کا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔جی امی کونسی بات بتائیں میں سن رہی ہو۔۔

تمھیں تو پتا ہے دسمبر کی چھٹیاں ہوئیں ہیں تو تمھاری خالہ آرہی ہیں کچھ دن کے لیے اکاشہ جان چکی تھی کہ وہ کیوں آرہی ہے پر ہمشہ کی طرح آج بھی چپ رہ جانا اس کی فطرت تھی وہ دل میں سوچ رہی تھی آج تک تو کبھی آئی نہیں اور اب اچانک سے اتنا پیار کیوں آرہا ہے پر وہ جانتی تھی اتنے سالوں میں کیا وجہ بنی یاد کرنے کی کیونکہ اس نے گزشتہ دنوں میں نواب صاحب اور نعیمہ بی بی کے درمیان ہوتی بات سن لی تھی بس ان باتوں کے بارے میں سب کے سامنے ظاہر کرنا باقی تھا۔

کل تک وہ آجائیں گے۔نعیمہ یہ کہہ کر کمرے سے جا چکی تھی۔

اب کمرے میں اکاشہ اور وہ اداسی بچی تھی جو نعیمہ بی بی پیچھے چھوڑ کر گئی تھی۔

اور " کبھی کبھی شام کچھ اس طرح سے ڈھلتی ھے کہ ہمیں اپنے دل سمیت سب کچھ ڈوبتا ہوا محسوس ہوتا ھے زوال چاہے دن کا ہو یا کسی بھی عروج کا، ہمیشہ اداس کر جاتا ھے "

اکاشہ کا بھی کچھ یہی حال تھا سردیوں کی یہ شام اس کے لیے اذیت کا باعث بن چکی تھی۔ وہ سکون کی تلاش میں چھت پر آچکی تھی۔ آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے جاڑے کے موسم کی خنکی سرد ہوائیں، شام کی سرخی اس کی اس اذیت میں اس کی ساتھی بن چکی تھی یہ سرد ہوائیں اکاشہ کا دل مزید چھلنی کر رہی تھی نا جانے کتنی شدت سے اس کے دل نے کیسی کو پکارا تھا جس کی تلاش میں وہ دربدر تھی۔

سرد ہوائیں بھی اداسی کے گیت سنا رہی تھی ہواؤں نے سر اٹھا کر اداسی سے تقدیر کی طرف دیکھا تقدیر نے ہواؤں کو قسمت کا لکھا سنا دیا تھا جس پر اداس ہوائیں جھوم اٹھی تھی۔

"تم جب آؤ گے دنیا میں میری
کسی کا بھی انتظار پھر کہاں رہے گا۔"

یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ امی یہ کیسا مذاق ہے سلیم کے لیے اکاشہ کا رشتہ پوری دنیا میں آپ کو وہی رشتہ ملا تھا۔ آپ جانتی ہیں وہ لوگ کیسے ہیں۔ اور کتنا آوارہ لڑکا ہے وہ تو اپنی ماں، بہن کی عزت نہیں کرتا۔

اور اکاشہ تو ویسے باقی لڑکیوں کی طرح چالاک نہیں ہے وہ کیسے رہے گئی ایسے لوگوں کے ساتھ اور ابھی تو وہ انیس کی بھی نہیں ہوئی اور وہ یونی پڑھنا چاہتی ہے بی ایس کے لیے ایڈمیشن دیا ہے اس نے اور آپ اسکو اس عذاب میں ڈال رہی ہیں۔

تو کیا کریں تمھارے بڑوں کا فیضلہ ہے تمھارے ماموں چاہتے ہیں گھر کی بیٹی گھر میں آ جائے۔ اور وہی گھر کے بڑے ہیں ان کے کتنے احسان ہے ہم پر کیسے منا کرتے ہم۔

گھر کی بیٹی نہیں گھر کی جائیداد گھر میں آجائے۔۔اور ویسے بھی اس احسان کا بدلہ اتارنے کے لئے پوری دنیا میں اکاشہ ہی تھی کیا؟

جوانہوں نے کیا وہ حسان نہیں فرض تھا۔ جس کے بدلے وہ خاندان کی سب سے بہترین اور اچھی لڑکی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

جانتی ہوں اس لیے کچھ وقت مانگا ہے پر تمھاری خالہ نے جواب ہاں میں مانگا ہے نعیمہ بی بی کے چہرے پر اداسی صاف جھلک رہی تھی اللہ تعالیٰ بہتری کا معاملہ کریں۔عائشہ نے بات درمیان میں ہی کاٹ دی

۔۔چاہے جو ہو جائے میں اپنی بہن کی زندگی خراب ہونے نہیں دوں گی۔اکاشہ تو کچھ بولے گی نہیں اس کا کام تو بس چپ رہ جانا کسی سے کچھ نہ کہنا اور بچوں کی طرح رو دینا ہے۔کچھ بھی ہو جائے میں انسان سے اکاشہ کی شادی نہیں ہونے دونگی عائشہ نے یقین سے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

جب وہ اپنے کمرے میں آئی تو اکاشہ جائے نماز پر بیٹھی تھی جب وہ امی کے کمرے میں گئی تھی تو اکاشہ نے نماز پڑھنا شروع کی تھی اب وہ نماز پڑھ چکی تھی اسکا مطلب تھا کہ اس نے سب سن لیا تھا اور ہمشہ کی طرح اب بھی اس نے غم ملنے پر اللہ کے سامنے جا کر بچوں کی طرح رونا شروع کر دیا تھا اور اس کے معصوم چہرے پر چھائی یہ اداسی اور رونے کی وجہ سے سرخ ہوئی بھوری آنکھیں بتا رہی تھی وہ رونے کا کام اچھے سے کر چکی ہے۔

عائشہ کو اکاشہ پر کیسی بت کا گمان ہوا سا کن بت کا جیسے اکاشہ کا وجود کیسی پتھر کا ہو عائشہ کو اکاشہ پر بہت ترس آیا پھر اکاشہ کے آہستہ سے ہونٹ ہلتے محسوس ہوئے عائشہ بہت غور سے دیکھ رہی تھی اور اس نے محسوس کیا جیسے اکاشہ نے اللہ کو پکارا ہو ہاں اللہ کو ہی تو پکارا تھا اس نے کتنے ضبط کے ساتھ پکارا تھا اس نے اللہ کو کچھ لمحوں بعد وہ اٹھ گئی تھی جاء نماز سے بنا دعا مانگے۔ عائشہ لائٹ بند کر دو مجھے بہت نیند آ رہی ہے میں سونا چاہتی ہو۔

پر سونا تو صرف بہانہ تھا جو طوفان اس کی زندگی میں آیا تھا اس کے بعد اسے کہا نیند آسکتی تھی یا تو اس نے رونا تھا یا اپنے آنسوؤں کو ضبط کے ساتھ اندر ہی اندر روک کے رکھنا تھا

اور یہ دونوں عمل تکلیف دہ تھے۔اور اکاشہ ان دونوں عمل میں سے کیسی ایک پر عمل پیرا ہو چکی تھی۔

"میرے رہبر میرے حالات سے ناواقف کیوں ہیں
انھیں تو پتا ہے کے فقت اداسی دوڑتی ہے بدن میں۔"

اکاشہ آج تم کب تک آؤں گی؟

کیوں۔۔۔اسی ٹائم پر۔

جلدی آجانا۔

ٹھیک ہے پر جلدی آنا کیوں ہے۔۔

خالہ آنے والی ہے تمھاری کچھ تو تیاری رکھو اپنی تم۔۔ باقی لڑکیوں کو دیکھو کیسے خوشی سے تیاریاں کرتی ہے۔ سسرالیوں کے لیے کیا کیا جتن کرتی ہے ایک تم ہو۔۔اس کے چہرے پر اداسی کا سایہ سا لہرایا۔ کیا انہیں اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں تھا۔رات والی بحث دوبارا شروع ہو گئی تھی جو اس کے لیے اذیت کا باعث بن رہی تھی۔ایک پل کو نواب صاحب نے بھی اسے چہرا اٹھا کر دیکھا تھا۔۔

میں۔۔!! میں اور کیا تیاری کروں امی۔۔؟ ٹھیک تو ہو میں پھر کیسی تیاری۔۔

لیکن پھر بھی تم جلدی آؤں گی اور اچھے سے تیار ہو گی تمھاری خالہ کے آنے سے پہلے۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی واضح ظاہر ہو رہی تھی جیسے وہ کہنا رہی ہو مزید کچھ کہا تو وہ ایک پل بھی ضائع کیے بنا رو دے گی۔۔

نواب صاحب نے یکدم نعیمہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر انہیں روکا اور اسے جانے کے لیے کہا۔

وہ بمشکل سر اثبات میں ہلاتی پلٹی تھی۔

قدم لرز رہے تھے آج کی طلوع ہوئی صبح اس کے آنسوؤں کی نمی سے بھیگنے لگی تھی۔وہ کمزور نہیں تھی پر اس کا وجود ان سب سے ہلکان ہونے لگا تھا۔کچھ اس کی طبیعت حساس تھی اور کچھ اس کا مزاج بھی نازک تھا۔کیا کرتی ہو تم بھی نعیمہ پتا بھی ہے کتنی احساس ہے وہ۔چھوٹی چھوٹی بات پر رونے لگ جاتی ہے یہ سب جانتے ہوئے بھی تم شروع ہو گئی تھوڑا تو خیال کیا کروں۔

دور جاتی اکاشہ سب سن رہی تھی لیکن ابھی پیچھے مڑ کے دیکھنے کا مطلب بہت سارا رونا تھا۔اور ان کے سامنے رو کر کمزور ہر گز نہیں ہونا چاہتی تھی۔

کلثوم آپی کی عادت کا پتہ نہیں ہے آپ کو ابھی نواب صاحب۔۔ان کو ایسی لڑکیاں بلکل نہیں پسند جو آج کے فیشن کے مطابق نہ چلتی ہو۔۔

عائشہ نے بات درمیان میں کاٹ کر ڈھٹائی سے کہا تو رشتہ لینے کے لیے اتنا کیوں بے تاب ہو رہے ہیں وہ رشتہ بھی تو خود مانگا ہے ہم نے کونسا منت کی ہے کہ ہماری بہن سے شادی کر لو۔

دیکھ رہے ہیں نواب صاحب۔۔اپنی اس بیٹی

کو کیسے قینچی کی طرح زبان چلتی ہے اس کی اکاشہ سے کچھ سیکھو کیسے بڑوں کی بات کا مان رکھتی ہے وہ۔۔

ہاں تاکہ جیسے وہ ذبح کی جا رہی ہے میں بھی ویسے ہو جاؤں اس کی طرح چپ رہ جاؤ۔میری ایک بات یاد رکھیے گا

"زندگی بغیر ڈگریوں کے چل سکتی ہے۔۔۔زندگی ایک ہی کپڑے کو سو بار پہن کر گزاری جا سکتی ہے۔۔زندگی دو روٹیوں کے بجائے ایک روٹی کھا کر بھی چل سکتی ہے

لیکن۔۔۔۔

زندگی بغیر عزت بغیر محبت کے نہیں گزر سکتی۔۔۔اس لیے ہمیں ہمیشہ اس شخص کو چنو جو آپ کی عزت کرے۔آپ سے محبت کرے اکیلے میں بھی اور سب کے سامنے بھی آپکو عزت و محبت دے۔۔آپ کی تزلیل نہ کرے آپ کا مذاق نہ اڑائے۔چاہے آپ موجود ہوں یا غیر حاضر ہوں۔

اور سنیں

محبت اعلیٰ ترین اور عزت انمول شے ہے "اور آپ کی بیٹی کو سلیم نام کے عذاب سے نہ محبت اور دل میں عزت دونوں نہیں ہے۔

نعیمہ بی بی نے آنکھوں سے گھور کر اسے دیکھا تم یہ کتابی باتیں اپنے پاس رکھو۔پر عائشہ ڈھٹائی سے اپنا ناشتہ کھانے میں مصروف رہی

آج نواب ہاؤس میں نعیمہ تیاریاں کروانے میں مصروف تھی اور دوسری طرف عائشہ دل ہی دل میں اپنی خالہ کو کوس رہی تھی۔۔اور دل ہی دل میں دعائیں مانگ رہی تھی

اکاشہ کواس مشکل سے بجالے کوئی آئے اور اکاشہ کوان سب سے آزاد کروا کر لے جائے

۔

اکاشہ کو آج جلدی گھر جانا تھا۔آج اس کی ٹریننگ کا آخری دن تھا۔اکاشہ کا گھر جانے کا بالکل دل نہیں تھا۔آج اُسے گھر جاتے ہوئے عجیب سی کوفت محسوس ہو رہی تھی۔اس نے حد درجہ بڑھتی بیزاریت کو نظر انداز کیا۔اور کار کول کی سڑک پر آہستہ آہستہ قدم بڑھانے لگی۔کندھوں پر لیا دستی بیگ اور ٹھنڈ کے باعث ہاتھ کوٹ کی جیبوں میں ڈالے وہ تقریباً خود کو زبردستی رینگتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی۔اکاشہ نے اسے پھر شدت سے تڑپ کر یاد کیا تھا۔سوچوں کا ایک لامتناہی اس کے سانے تھا وہ تصور میں اس سے مخاطب ہوئی۔کب ملوں گے تم مجھے کب کرو گے میری روح کو مکمل۔۔۔کب میرا انتظار ختم ہو گا۔۔۔ہو گا بھی کہ نہیں اگر تم ہو تو آجاؤ اس سے پہلے دیر ہو جائے۔۔۔کیا تم سن سکتے ہو میں اذیت میں ہوں۔میں ہر روز اس اذیت سے گزر رہی ہوں۔کیا تم مجھے سمجھ سکتے

ہو۔۔۔میری آنکھیں انتظار کرتے تھک چکی ہیں۔۔۔کیا تم میرے خاطر آسکتے ہو اگر ہاں تو پھر آجاؤ اس سے پہلے میری امیدیں دم توڑ دیں۔۔۔میں تمھاری منتظر ہوں!!!!"

سہ پہر پر شام کا رنگ چڑھنے لگا اور وہ اداسی اداس نغمے گنگناتے ہوئے چلتی رہی۔اس کی منزل آچکی تھی۔

اس نے ایک پل کو رک کر نواب ہاؤس کو دیکھا۔آج اسے اپنے ہی گھر سے عجیب وحشت محسوس ہو رہی تھی۔یوں لگتا تھا گویا اس کے سامنے قیامت کھڑی ہو۔

گہرا سانس لے کر اس نے قدم اپنے گھر کے اندورنی دروازے کی جانب بڑھائے۔داخلی دروازے کے پار ایک پل کو رکی تھی وہ۔۔۔پھر دروازہ دھکیلا کوئی تاثر دیے بنا گھر کے اندر داخل ہونے لگی۔سارا گھر خالی پڑا تھا

سنسان۔۔۔یخ سا۔۔۔۔

اس نے یہاں وہاں نظر گمھائی اور محتاط قدم اٹھاتی آگے بڑھنے لگی۔اسی۔وقت زینوں کے اس پار سے دروازہ کھلا تو وہ اسی طرف پلٹی سامنے سے آتی سجی سنوری سی خواتین کو دیکھ کی ایک پل کو ٹھٹکی اور اگلے ہی پل سنبھل بھی گئ۔

"السلام علیکم"

اس نے بادل نخواستہ سلام کر ہی لیا۔

"وعلیکم سلام۔۔"

ارے۔۔وہاں کیوں کھڑی ہو ادھر آؤں بیٹا خالہ کے پاس آکر بیٹھو۔۔اکاشہ کو اپنی خالہ کے منہ سے بیٹا کا لفظ سن کر بہت حیرانی ہوئی اتنا پیار۔۔۔

کیسی ہو۔۔۔اکاشہ کیا کر رہی ہو آج کل۔۔؟

"میں ٹھیک۔۔۔۔کچھ خاص نہیں انٹر میڈیٹ کی ہے حال ہی میں اب یونی ورسٹی میں بی ایس میں ایڈمیشن لوں گی۔

کلثوم اکاشہ کی بات درمیان ہی کاٹ کر کہتی ہیں۔۔۔کیا کروں گی اتنا پڑھ کر اب ویسے بھی چھ مہینوں میں تم ہماری بہو بن جاؤ گی سلائی کڑھائی سیکھو گھر بیٹھ کر۔۔۔

اکاشہ کو چھ مہینوں کے اندر شادی سن کر دھچکا لگا اتنی جلدی وہ تو اس شادی کے لیے راضی بھی نہیں تھی پھر یہ سب کیسے ہوا کیسی نے اس کی زندگی کا اتنا اہم فیصلہ کرنے سے پہلے پوچھا تک نہیں وہ فیصلہ جس کا انتخاب کرنے کا حق اسلام نے اسے دیا ہے جو صرف اسی کا تھا پھر کیوں نہیں پوچھا اس سے

"لڑکیوں کی شادی کیسی مویشی منڈی میں رکھے گئے جانور کی طرح ہوتی ہے جہاں لوگ آکر اپنے پسند کی لڑکی کا اس کی خوبصورتی سے، کیا وہ ہمارے بنائے ہوئے زاویے پر پورا اترتی ہیں کو دیکھ کر انتخاب کر لیتے ہیں عزت اور رشتے کے نام پر پھر وہ اس لڑکی کے ساتھ جو بھی کریں کیسی کو فرق نہیں پڑتا۔ سوائے اس بات کے گھر بیٹھے رشتہ آگیا ہے عزت سے

بیاہی جائے گی۔ماں باپ کتنے بھی اچھے کیوں نہ ہو اس معاملے میں اولاد کی مرضی کے بنا فیصلہ لینا اپنا پیار اور اولاد کی بہتری سمجھتے ہیں۔۔پتا نہیں ماں باپ کو یہ غلط فہمی کیوں ہوتی ہے کے ان سے زیادہ ان کی اولاد کو کوئی نہیں سمجھ سکتا کوئی نہیں جانتا

حلانکہ انھیں تو کچھ بھی پتا نہیں ہوتا انھیں ہی تو کچھ پتا نہیں ہوتا انھیں تو صرف ہمارا وجود نظر آتا ہے

دو ٹانگوں دو ہاتھوں دو آنکھوں اور اک دماغ والا وجود۔"

اکاشہ کے دل کو بے اختیار کچھ ہوا اسے لگا اگر وہ یہاں کچھ دیر اور بیٹھی وہ مر جائے گی

خالہ میں چینج کر لوں۔۔؟ تھک بھی گئی ہوں ریسٹ کرنا چاہتی ہوں۔

اچھا۔۔۔ٹھیک ہے جاؤ تم اور ڈھنگ کے کپڑے پہنا اکاشہ نے ایک نظر خود کو دیکھا۔جیسے کہنا چاہتی ہو کہ اس کی ڈریسنگ سینس میں کوئی خرابی نہیں ہے۔۔۔

جی خالہ۔۔۔!!ایسا کہہ کر وہ زینے چڑھتی اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔اس نے اپنا عکس شیشے میں دیکھا اور خود سے مخاطب ہوئی۔

کیا کمی ہے ان کپڑوں میں۔۔؟؟

پیچھے سے عائشہ بولی کمی کپڑوں میں نہیں ان لوگوں کی سوچ میں ہے۔آئے بڑے خود کو ماڈرن سمجھنے والے دل تو کر رہا ہے شام کے کھانے میں زہر ملادوں۔عائشہ ایسے نہیں کہتے مہمان ہیں وہ اور خالہ بھی ہیں ہماری اللہ پاک ناراض ہوتے ہیں۔

میں تمھاری بہن ہوا کاشہ۔۔اور جتنا میں اس خاندان کو جانتی ہوں تم جیسی بھولی لڑکی نہیں جانتی ہو گی۔بھلے ہی تم عمر میں مجھ سے بڑی ہو۔لیکن کچھ معاملات میں تم بے وقوف ہو اس لیے تمھیں سمجھا رہی ہو۔کہ۔تم ان کے ساتھ ویسے رہو جیسے یہ لوگ خود ہیں۔اچھا بننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اکاشہ۔۔۔اور حد ہوتی ہے اکاشہ یہ لوگ مجھے ایک نظر نہیں بھاتے۔جب سے آئی ہیں اپنے بیٹے کے ہی گن گا رہی ہے اور امی چپ کر کے سن رہی ہے۔یہ نہیں سنا دیں بیٹی دے رہے ہیں ہم اپنی کوئی بے کار چیز نہیں جو ایسے اکڑ دیکھا رہی ہیں ہمیں۔۔۔

عائشہ کچھ دیر کے لیے مجھے اکیلا چھوڑ دو پلیز۔۔

عائشہ نے اپنی بہن ہو دیکھا جس کے چہرے پر اداسی چھائی ہوئی تھی۔۔تم ٹھیک ہو اکاشہ۔۔؟

ہاں۔۔بس سر درد ہے ریسٹ کرنا چاہتی ہوں میں۔۔

ٹھیک ہے تم ریسٹ کرو۔۔

وہ کہہ کر کمرے سے باہر نکلی تو اس نے بے ساختہ سر دونوں ہاتھوں میں گرالیا۔آنسو آنکھوں سے بے اختیار نکلنے لگے۔اس نے گہرے گہرے سانس لے کر خود کو چپ کروانے کی کوشش کی۔اس نے بیڈ سے پیر نیچے اتارے۔اس نے نماز پڑھنی تھی جو وہ ان سب میں نا جانے کیسے بھول چکی تھی۔اسے اپنی بات ابھی کہ ابھی اللہ تک پہنچانی تھی۔اسے ابھی کے ابھی نماز پڑھ کر اللہ سے بہت سی باتیں کرنی تھی۔ہاں ابھی کے ابھی۔۔۔

یہی تو کرتی تھی وہ چپ رہ کر اکیلے میں سب شکوے شکایتیں اور حسرتیں اللہ سے کہنا چھوٹی سے چھوٹی چیز کے لیے بھی وہ اللہ سے باتیں کرتی تھی۔

اللہ تعالیٰ۔۔میں جان گئی ہوں کوئی کیسی کا نہیں کوئی کیسی کے لیے کھڑا نہیں ہوتا۔۔آپکے سوا صرف آپ کے سوا۔آپ میری بس دعا سن لیں۔

بس یہ دعا اُس کے حوالے سے آخری دعا۔۔

دعا۔۔!!

ہاں دعا۔۔

اسکو یاد آیا ایک دعا ہی تو تھی جس کے ذریعے وہ چھوٹی چھوٹی سی چیزوں کو حاصل کرتی تھی۔وہ بس اتنا جانتی تھی جو مانگنا ہے جو بھی چاہیے اللہ سے مانگو اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا تھا

" جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے اللہ سے مانگو"

اور وہ تو چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی اللہ سے مانگتی تھی اور اسے ملتا بھی تھا جو وہ مانگتی تھی۔

اس بار وہ جو مانگ رہی تھی وہ اس کے لیے اس کی زندگی کی سب سے بڑی دعا تھی جس کی قبولیت میں تاخیر ہو رہی تھی پر وہ پر امید تھی ہر بار کی طرح اس بار بھی اسے وہ مل جائے گا جو اسے چاہیے۔اور بے شک اس کی دعا ہر بار کی طرح اس بار بھی قبول ہو گئی تھی۔بعض دعائیں سن لی جاتی ہیں بس مقررہ وقت پر قبول کی جاتی ہیں۔

آخری بار ملو

آخری بار ملو ایسے کہ جلتے ہوئے دل

راکھ ہو جائیں، کوئی اور تقاضہ نہ کریں

چاکِ وعدہ نہ سِلے، زخمِ تمنّا نہ کھلے

سانس ہموار رہے، شمع کی لو تک نہ ہِلے

باتیں بس اتنی کہ لمحے اُنہیں آ کر گِن جائیں

آنکھ اُٹھائے کوئی اُمید تو آنکھیں چُھن جائیں

اُس ملاقات کا اِس بار کوئی وہم نہیں

جس سے اِک اور ملاقات کی صُورت نکلے

اب نہ ہیجان و جُنوں کا نہ حکایات کا وقت

اب نہ تجدیدِ وفا کا نہ شکایات کا وقت

لُٹ گئی شہرِ حوادث میں متاعِ الفاظ

اب جو کہنا ھے تو کیسے کوئی نَوحہ کہی ئے

آج تک تم سے رگِ جاں کے کئی رُشتے تھے

کل سے جو ھو گا اُسے کون سا رشتہ کہی ئے؟

پھر نہ دہکیں گے کبھی عارض و رُخسار ملو

ماتمی ھیں دَمِ رخصت در و دیوار، ملو

پھر نہ ھم ھوں گے، نہ اقرار، نہ انکار، ملو !

آخری بار ملو !

)مُصطفیٰ زیدی(

خزام رات کے ایک بجے گھر آیا لاؤنج میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر سلطانہ بیگم پر پڑی جو ان کے انتظار میں لاونج میں بیٹھی تھی وہ اپنا بیگ صوفے پر رکھتے ہوئے سلطانہ بیگم کے پاس بیٹھ گیا۔

ہیلو مام۔۔!!!!

سلام کرتے ہیں بچے سلطانہ بیگم اپنے بیٹے کو پیار سے دیکھ رہی تھی جو دو دن کے بعد آج گھر آیا تھا تھکا ہوا لگ رہا تھا۔

کیسے ہو۔۔۔

ٹھیک ہو۔مام بس تھوڑا سا کام تھا وہی کرنے گیا تھا۔تم نے کہا تھا تم رات تک آجاؤ گے تو پھر دو دن بعد کیوں آرہے ہو اور ایک فون کرنا بھی مناسب نہیں سمجھا اپنی ماں کو خزام کو شرمندگی ہوئی کیونکہ اس نے آج سے پہلے ایسا نہیں کیا تھا وہ اپنی ماں کو آگاہ ضرور کرتا تھا۔مام میں کام میں بہت بیزی تھا اور میرا فون سوئچ آف تھا سوری مام میرا ارادہ آپ کو

پریشان کرنے کا نہیں تھا۔آپ جانتی ہے کام کو لے کر میں کتنا سیریس ہوں آگے سے خیال رکھو گا۔جواب مختصر اور سنجیدہ لہجے میں دیا گیا تھا۔جو سلطانہ بیگم کے لیے حسب معمول تھا۔ تھک گیا ہوں بہت مام تھوڑا ریسٹ کرنا چاہتا ہوں۔۔ خزام مزید بات کرنے کی حالت میں نہیں تھا کیونکہ دو دن سے وہ کام میں اتنا مصروف تھا کہ سو نہیں سکا تھا۔

ہمم۔۔پر کھانا تو کھالو۔

نہیں مام بھوک نہیں ہے آپ نے کھالیا؟

ہاں میں نے تو رافع کے ساتھ کھالیا تھا سوچا تھا تم آج کے ڈینر پر ہم سب کے ساتھ ہونگے چلوں کل کا ناشتہ ساتھ کرے گے

جی مام ضرور آپ سو جائے۔۔

چلو ٹھیک ہے تم ریسٹ کرو۔۔۔

فی امان اللہ سلطانہ بیگم نے خزام کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔۔اور اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگی۔

اگلی صبح وہ سب کھانے کی ٹیبل پر موجود تھے۔

کیسے ہو برخوردار؟ دادو جی نے پوچھا۔

ٹھیک ہو دادو جان آپ کیسی ہیں؟

ٹھیک ہوں تیرا بھائی رافع نے تیرے پیچھے دو دن سے یونیورسٹی نہیں گیا تھا پورے گھر کو سر پر اٹھا رکھا تھا اس نالائق نے۔۔

خزام نے ایک نظر رافع پر ڈالی جس کے چہرے پر بارہ بج رہے تھے کیونکہ خزام کے انتظار میں ناشتے پر ویٹ کیا جا رہا تھا۔۔ یار ڈوڈان قاتل نگاہوں سے بعد میں دیکھ لینا پہلے ناشتہ کر لیتے ہیں۔ قسم سے بہت بھوک لگی ہے رافع نے بڑی معصومیت سے جلتے ہوئے کہا۔

ہاں بھوکڑ کہیں کے خزام نے مختصر لہجے میں کہا۔

ہاں تمہیں تو بھوک لگتی ہی نہیں جیسے ویسے بھی انسان کے روپ میں چلتی پھرتی مشین ہو تم۔۔۔

رافع تم پھر شروع ہو گئے۔اگر چپ کر کے بریک فاسٹ نہیں کر سکتے تو یہاں سے اٹھ کر چلے جاؤ کیونکہ میں سکون سے بریک فاسٹ کرنا چاہتا ہوں۔۔

دیکھ لیں دادو آپ کا یہ کریلے جیسا پوتا مجھ جیسے معصوم سے لڑکے کو ڈانٹ رہا ہے۔۔

تم کیوں میرے پھول جیسے بچے کو ڈانٹ رہے ہو دادو نے شرارتی انداز میں خزام سے کہا۔۔۔

دادو اس کی باتیں ایسی ہوتی ہیں میں نے سمپل سی بات کی ہے کیونکہ میں سکون سے ناشتہ کرنا چاہتا ہوں اور رافع جلدی ناشتہ کرو تمھیں راستے میں یونیورسٹی ڈراپ دوں گا۔

بلکل نہیں ڈوڈ۔۔ تمھارے ساتھ جب جب گیا ہوں پوری یونیورسٹی گواہ ہے کہ تم جیسے جوان ہینڈسم کے آگے لڑکیاں ہمیں گھاس نہیں ڈالتی تمہیں تو کوئی دلچسپی نہیں بھائی۔۔ میں تو زندہ دل انسان ہوں میری ریپوٹیشن خراب نہ ہو ہم بھی کسیی سے کم نہیں ہے۔۔رافع نے مسکراتے ہوئے کہا وہ ہر وقت مذاق کے موڈ میں رہتا تھا۔

ہاہاہا اس کی بات سن کر سبھی ہنسے تھے۔شرم کروں رافع تمھارے تو پر نکل آئے ہیں۔دادو نے اسے مصنوعی ناراضگی سے گھورا۔۔پڑھنے جاتے ہو یا لڑکیاں تاڑنے جاتے ہو یونیورسٹی رافع جیتا بھی شرارتی،ہر وقت مذاق کرنے والا اپنی یونیورسٹی میں اپنے کارناموں کی وجہ سے مشہور ضرور تھا پر اس نے آج تک کیسی بھی لڑکی کو غلط نگاہ سے نہیں دیکھا تھا اور نہ کچھ ایسا کیا تھا جو باعث ذلت ہو اسی وقت زارا بولی۔

خزام بھائی کا تو پتا نہیں پر لگتا ہے آپ کے لیے ہمیں اپنی بھابھی ڈھونڈنی پڑے گی۔زارا نے حمزہ کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

ارے واہ آج پتا چلا سچ میں دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔کمال کر دیا تم نے زارا میرے دل کی بات کر دی تم نے۔رافع خوش ہوتے ہوئے بولا سب اس کی بات پر مسکرائے تھے۔۔

واؤ اس کا مطلب میری بھابھی آجائے گی۔۔کتنا مزہ آئے گا مجھے میری دوست مل جائے گی پھر تو۔۔

زارا خزام اور رافع کی اکلوتی سب سے چھوٹی بہن تھی جو انٹر میڈیٹ کی سٹوڈنٹ تھی۔

رافع اور خزام زارا پر جان نچھاور کرتے تھے۔

اور تم خزام تھوڑا سا تم بھی ہنس لیا کرو ہنسی مذاق چل رہا ہے بندہ تھوڑا مسکرا ہی دیتا ہے پر تمھارے چہرے پر تو ہر وقت سنجیدگی رہتی ہے۔اتنے بور نگ تو تمھارے دادا اور باپ بھی نہیں تھا اور تم ابھی سے اتنے سنجیدہ رہنے لگے ہو۔

ارے دادو۔۔۔یہ چلتی پھرتی مشین انسان تب بنے گی جب اسکی شادی کروائے گی آپ۔کیوں ڈوڈ ٹھیک کہا ناں میں نے؟

ویسے کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو دادو نے خزام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہر وقت فضول باتیں مت کیا کرو رافع اگر یونیورسٹی میرے ساتھ جانا چاہتے ہو تو آجاؤں پانچ منٹ کے اندر اندر اتنا کہہ کر وہ کمرے سے جا چکا تھا۔۔رافع اور خزام کا یونیورسٹی تک کا سفر خاموشی سے گزرا کیونکہ رافع جانتا تھا اس وقت خزام کا موڈ خراب ہے اس کے ساتھ مزید بات کرنا شیر کے منہ ہاتھ ڈالنے کے برابر ہے۔

خزام رافع کو یونیورسٹی چھوڑ کر سیدھا آفس پہنچا تھا۔آسمان پر بادل تھے کے تہہ در تہہ جھکتے ہی آرہے تھے بادلوں نے خوب اودھم مچار کھا تھا۔ بھیگی ہوئی ہوا میں برسات کی ایک مخصوص سی مہک تھی جو دل کو کافی اداس کر رہی تھی۔وہ جیسے ہی گاڑی پارکنگ ایریا میں پارک کر کے باہر نکلا ایک تیز بوچھاڑ نے ان کا سارا چہرہ بھگو دیا تھا۔بارش سے خزام کو اچھی خاصی چڑ تھی ایسے موسم میں خزام کا موڈ اور خراب ہو جاتا تھا اُسے مزید غصہ اور کوفت ہوتی تھی۔بارش سے بچتے ہوئے اُس نے شارٹ کٹ راستہ اختیار کیا تھا۔

خزام جیسے ہی آفس میں انٹر ہوا سامنے کا منظر دیکھ اس ماتھے پر کئی شکنے نمودار ہوئیں پہلے ہی رافع کی بے تکی باتوں اور باہر بارش کے موسم سے اسکا موڈ خراب کر دیا تھا اب جو سامنے اپنی ٹیبل پر پڑی اسکی تمام ضروری فائل ادھر سے ادھر بکھری پڑیں تھیں انہیں اس طرح دیکھ کر خزام کے اندر کے غصے کو موقع ملا تھا کسی پر برسنے کا

خزام کی زوردار دھاڑ پر تمام ورکر سر نیچے کئے خاموشی سے اس کے سامنے موجود تھے

کس نے کیا یہ سب۔۔؟میری فائلز کو ہاتھ لگانے کی ہمت کس نے کی کیا پوچھ رہا ہوں میں ہاں یہ میری سب سے ضروری فائلز تھیں کس نے یہ معلومات نکالنے کی کوشش کی ہے۔۔۔؟

کیا پوچھ رہا ہوں میں۔۔۔سب کو خاموش دیکھ کر خزام ایک بار پھر سے دھاڑا۔

بوس ہمیں نہیں پتا آپ کی اجازت کے علاوہ آپ کے آفس میں کسی کو بھی آنے کی اجازت نہیں اگر نہیں پتا تو پتا کرو رائٹ نو۔۔۔کیمرے چیک کرو سرد لہجے میں کہا گیا سب ورکرز خاموشی سے روم سے نکل گئے۔سحر کو بھجو میرے پاس اسے نہیں پتا اُس کا بوس آچکا ہے اسے اس وقت آفس میں ہونا چاہیے۔اوکے سر۔۔رضوان نے جواب دیا

اور آفس سے نکل گیا۔۔ایک منٹ ضائع کیے بنا سحر خزام ہے سامنے موجود تھی۔ مس سحر آپ کو سکیڑری کی حیثیت سے پتا ہونا چاہیے کے آپ کے بوس کے آنے کی ٹائمنگ کیا ہے اور اپنے بوس کی غیر موجودگی میں اپنے بوس کے آفس کی اجازت کے بنا کوئی بھی آفس میں قدم نہیں رکھ سکتا ہے اگر آپ کو نہیں پتا تو شاید آپ کو اپنی جاب عزیز نہیں ہے۔

سوری باس میں آپ کے دیے ہوئے ڈاکیومنٹ حل کر رہی تھی اور آپ کی غیر موجودگی میں کون آسکتا ہے سوائے رافع کے ہو سکتا ہے وہ آیا ہو کیونکہ اس میں ہی اتنی ہمت ہے۔۔ خزام نے سحر کی بات درمیان میں کاٹ کر حیرانگی سے کہا پر میں اُسے ابھی یونیورسٹی ڈراپ کر کے آیا ہوں۔۔

یار رافع کہاں تھے تم دو دن علی نے کنٹین کے وئٹر کو آڈر دیتے ہوئے پوچھا تم نہیں تھے تو ہمارے کھانے پینے کا ذریعہ بند ہو گیا تھا کیونکہ تیرے بھائی خزام کے مفت کے پیسوں سے کھانے کی الگ ہی بات ہے۔۔۔۔

ہاں میرے بھائی کے پیسوں پر عیش کیا کرو تم لوگ ویسے بھی ڈوڈ نے میری پوکیکٹ منی کم کر دی ہے ان کے آفس پہنچنے سے پہلے میں نے آفس میں جا کر چھاپا مارا کیونکہ ان کے اکاؤنٹ کے کوڈ کا ریموٹ کنٹرول ان کے آفس میں ہوتا ہے پر اس بار مجھے نہیں ملا اب شامت پکی میری ڈوڈ کے ہاتھوں

چھوڑ یار چلّ کر بریانی کھا تم لوگ کھالو اور بل ادا کرنے کے لیے میں ایک روپے نہیں دینے والا۔۔۔اس بار خود دینا تم لوگ بہت عیش کر لی میرے ڈوڈ کے پیسوں پر۔۔۔

علی نے معصوم شکل بنا کر رافع کو دیکھا یار ایسا مت کر میرا آج کیٹین کے برتن دھونے کا کوئی ارادہ نہیں ہے آج دل کھول کر کھلا دے بس ویسے بھی اب کچھ دن میں ہمارے جونیئر آنے والے یونیورسٹی میں ان کے پیسوں سے پیٹ پوجا کرے گے پھر ہم۔۔۔

رافع کے چہرے پر شرارت بھری مسکان ابھری۔ جیسے اُسے بے تابی سے انتظار تھا جونیئر کو تنگ کرنے کے لیے کہہ تو ٹھیک رہا ہے تو چل آج کھلا دیتا ہو تم لوگ بھی کیا یاد رکھوں گے رافع کی سخاوت کو۔

رات کے نو بجے کا ٹائم تھا۔۔موسم آج بھی خراب تھا دھند بڑھنے کی وجہ سے ایسا لگتا تھا جیسے رات کے دو بج رہے ہو۔۔دسمبر میں ویسے بھی سردی بڑھ گئی تھی۔۔خزام آفس سے واپس آرہا تھا اب وہ گاڑی میں بیٹھ چکا تھا اس کی گاڑی کا رخ سیدھا گھر کی جانب تھا جو سب آج پھر رافع نے کیا تھا پتا نہیں وہ اب گھر جا کر رافع کو گھونسا مارے والا تھا یا اس کے سارے دانت توڑنے والا تھا۔۔یہ تو آگے چل کر ہی پتا چل سکتا تھا۔۔۔

بہر حال آج رافع کی شامت پکی تھی اور اس شامت کو مد نظر رکھتے ہوئے رافع اپنے جان کو بچانے کے لیے بندوبست کر چکا تھا آج اس نے کھانا وقت سے پہلے ہی کھا لیا تھا کیونکہ وہ خزام کے سامنے پیش بالکل نہیں آنا چاہتا تھا پر خزام کے غصے سے بچنا نا ممکن تھا

رافع سلطانہ بیگم کو کہہ چکا تھا کہ اس کے کمرے میں کوئی نہ آئے کیونکہ وہ اپنے یونیورسٹی سے ملے پروجیکٹ پر کام کر رہا ہے۔رافع لیپ ٹاپ پر اپنا پروجیکٹ بنانے میں مصروف تھا جب اسے گاڑی کے ہارن کی آواز سنائی دی۔۔وہ بیڈ سے اٹھا اور کھڑکی کے پاس جا کر دیکھا

کہیں اس کی موت تو نہیں آ گی نیچے جھانک کر دیکھا تو خزام کی گاڑی گیٹ سے اندر آتی نظر آئی۔۔۔رات کے ساڑھے نو بج رہے تھے۔۔

اس وقت اتنی جلدی ڈوڈ گھر کیسے آ گیا۔اووووشٹ۔۔۔لگتا ہے ڈوڈ کو پتا چل گیا ہے کہ ان کے آفس میں چھاپا میں نے مارا آج جا کر۔۔مطلب میری دھلائی کرنے کے لیے ڈوڈ اتنی جلدی گھر آ گیا ہے۔۔رافع اپنی نازک سی جان کو بچانے کے لیے کچھ کر کچھ سوچ رافع کہاں چھپنا تجھے۔۔۔ورنہ تو گیا آج۔۔

رافع خود سے بڑبڑا رہا تھا۔

خزام نے گیٹ کے اندر داخل ہو کر گاڑی روکی۔۔رافع گھر پر ہے خزام نے گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے چوکیدار سے پوچھا۔۔۔

جی چھوٹے صاحب تو شام ہی سے گھر آ گئے تھے

گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے لاؤنج میں بیٹھی دادو کو سلام کیا۔ خیریت میرا بچہ آج اتنی جلدی گھر آ گیا دادو نے شفقت بھرے لہجے میں پوچھا۔۔۔

جی دادو کسی کی طبیعت ٹھیک کرنی ہے آج میں نے تو آنا پڑا

دادو رافع کہاں ہے۔۔؟؟ خزام نے پوچھا۔۔

پتا نہیں آج کونسی پڑھائی کا بھوت سوار ہے صاحب زادے شام سے ہی کمرے میں بند ہیں۔۔ دادو نے جواب دیا۔۔

مجھے پتا ہے آج کونسی خاص پڑھائی کی جا رہی ہے۔۔ آج میں کرواتا ہوا اچھے سے اس کی پڑھائی۔۔ خزام سوچتے ہوئے اٹھا۔۔

دادو آپ کھانا لگوائے میں ذرا رافع سے مل آؤ۔۔اتنا کہہ کر خزام اب رافع کے کمرے کی طرف پڑھ چکا تھا۔۔۔

خزام نے دھاڑ سے دروازہ کھولا پر یہ کیا رافع تو کمرے میں ہے ہی نہیں۔۔اس کا کمرہ خالی تھا رافع جہاں بھی چھپ کر بیٹھے ہو باہر آؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے اگر تم خود باہر نہ آئے تو تمھارے لیے اچھا نہیں ہو گا اس لئے شرافت سے باہر آجاؤ

رافع آج شام اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں ان کے اکاؤنٹ میں پیسے ڈلوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔۔رافع جانتا تھا اب ایسے چھپنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔

آواز کمرے کے باہر سے آئی تھی خزام نے کمرے سے باہر آکر دیکھا تو رافع دنیا جہان کی معصومیت چہرے پر سجائے بیٹھا تھا

تم۔۔۔ تمھیں آج میں سیدھا کرتا ہو تمہیں آج میں زندہ نہیں چھوڑنا۔۔ خزام غصے میں کہتا ہوا آگے بڑھا۔۔

لیکن رافع بندروں کی طرح ریلنگ سے پھسلتا ہوا نیچے لاؤنج میں کود پڑا۔۔۔ خزام بھی رافع کے پیچھے کودا اور اب دونوں لاؤنج میں آمنے سامنے تھے۔۔

وہ خزام بھائی۔۔۔ وہ میں۔۔۔۔ آج رافع نے اپنے آپ کو خزام کے غصے سے بچنا تھا تو وہ آج خزام کو عزت سے بھائی کہہ کر مخاطب کر رہا تھا۔ دادو اور سلطانہ بیگم کچن میں تھے ورنہ رافع کی یہ سرکس والی حرکتیں دیکھ کر دو چار جوتے تو رسید دیتی۔

تمھیں شرم نہیں آتی کسی کے آفس میں بنا اجازت لیے آکر اکاؤنٹ ہیک کرنے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔ آج تمھاری طبیعت سیٹ کرتا ہو میں خزام رافع کے پیچھے بھاگ رہا تھا اور رافع لاؤنج میں رکھے صوفوں پر بندروں کی طرح چھلانگیں لگا رہا تھا۔۔

ارے ڈوڈ بات تو سنن۔۔۔۔

میں تو بس آپ سے ملنے آیا تھا۔۔۔یاد آرہی تھی آپ کی۔۔اس سے پہلے خزام کچھ کہتا اس کے موبائل پر کال آنے لگی۔دیکھ لو تمھارا موبائل بج رہا ہے۔۔کیا پتا کوئی ضروری کال ہو۔۔۔خزام نے موبائل نکال کر دیکھا تو اسے آفس سے ہی کال آرہی تھی کال سننے کے لیے خزام وہی لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔اور رافع بھی صوفے پر آرام سے لیٹ گیا تھا پر خزام سے کچھ فاصلے پر کیونکہ اس پر خزام کی طرف سے حملہ کبھی بھی ہو سکتا تھا۔

اکاشہ رات بھر کی بے خوابی اور دل میں بے چینی اور گھبراہٹ کے باعث ساری رات نہیں سو سکی تھی۔اس کا سارا جسم درد سے دکھ رہا تھا سر کے پچھلے حصے میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا۔اس کا اپنے کمرے سے باہر نکل کر دوبارہ اپنی خالہ کا سامنا کرنے کا کوئی

ارادہ نہیں تھا۔دل پر بے تحاشہ بوجھ دھرا تھا لیکن ناچاہتے ہوئے بھی اس نے کمرے سے باہر جانے کا فیصلہ کیا۔اپنے ڈوبٹے کو اپنے شفاف چہرے کے گرد لپیٹا۔اس کا چہرہ آج بھی پھول کی طرح کھلا رہا تھا چہرے پر بلا کی معصومیت سجائے وہ لاؤنج میں آئی جہاں کلثوم اور اس کی بیٹیاں بیٹھی ایک دوسرے سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی۔اکاشہ نے نرم لہجے میں سلام کیا اور نہ چاہتے ہوئے بھی اپنی خالہ کے پاس بیٹھ گئ۔اس کی خالہ جس نظر سے اسے دیکھتی تھی اکاشہ کو لگتا تھا جیسے اس کا اوپر سے لے کر نیچے تک جائزہ لیا جا رہا ہو۔جس سے اسے شدید کوفت ہو رہی تھی۔۔

کیسی ہیں آپ خالہ۔۔

میں ٹھیک ہوں۔

تم سے بات کرنی تھی ابھی مریم کو میں تمھیں بلانے کے لیے ہی بھیج رہی تھی اچھا ہوا تم خود ہی آ گئ۔

اکاشہ کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔۔

جی خالہ کہیں کیا بات تھی۔

دیکھو اکاشہ اب تم ہمارے گھر کی بہو بن جاؤ گی تم اچھے سے جانتی ہو کہ ہم لوگ اتنے مالی طور پر اچھے حالات میں نہیں ہے جیسے تم لوگ ہو تو تمھیں سلائی کڑھائی سکھ لینی چاہیے تاکہ تم اپنی ذاتی ضروریات خود پوری کر سکو

اور ایک اور بات مجھے ہر وقت اپنے کمرے میں ہی محدود رہنے والی لڑکیاں بالکل نہیں پسند ہے تو تم ابھی جان لو کے شادی کے بعد سب کے ساتھ بیٹھنا ہے اپنے کمرے میں تم شام کے ٹائم جایا کرنا اور ویسے بھی بہو وہ اچھی ہوتی ہے جو اپنی ساس کے نقشے قدم پر چلتی ہے میں امید کروں گی یہ بات ہم ساس بہو کے درمیان ہی رہے۔۔

پر اکاشہ تو کیسی بت کی طرح برف بنی بیٹھی تھی اس نے بے دلی سے گہرا سانس لیا اور بمشکل مسکرائی افففف۔۔۔اکاشہ رونا نہیں پلیز نارمل ریکٹ کرو۔اس نے خود سے کہا اتنے میں کچن سے عائشہ اسے بلانے آئی۔۔

لاؤنج میں بیٹھے ہوئے سب لوگوں کو نظر انداز کر کے وہ اکاشہ سے مخاطب ہوئی کچن میں چلوں امی کی ناشتہ بنانے میں مدد کرو۔
اکاشہ نے سکھ کا سانس لیا وہاں سے اٹھتے ہوئے اس نے دل ہی دل میں اللہ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔اللہ جی میں ان کے ساتھ دو پل بیٹھ کر خود کو مرتا ہوا محسوس کرتی ہو کیا میں پوری زندگی ان کے ساتھ رہ پاؤں گی۔۔۔

اکاشہ کے دل سے بے ساختہ یہی دعا نکلی

"یارب ہر لڑکی کو ایسی شادی سے بچا جو اسکی روح کو تباہ کر دے۔۔"

میڈیم اکاشہ آپ ہمیں بتانا پسند کریں گی کہ ایسا بھی کیا پیار آ گیا آپ کو اپنی خالہ پر کے صبح سویرے آپ ان کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔عائشہ نے جل کر کہا۔

ارے۔۔۔میں کچن میں ہی آ رہی تھی تو سامنے خالہ لوگ بیٹھے تھے تو سوچا سلام کرتی جاؤ ایسا کچھ نہیں جیسا تم سوچ رہی ہو۔۔

تو کیا فرما رہی تھی ہماری خالہ ضرور کوئی حکم کی فہرست ہی تھما رہی ہو نگی۔۔

اس سے پہلے اکاشہ بتاتی کہ کیا کہہ رہی تھی وہ نعیمہ بی بی نے کچن سے آواز دی۔۔

دونوں ایک لمحہ ضائع کیے بنا کچن میں پہنچی۔۔

جلدی جلدی ناشتہ بنانے میں مدد کرو میری اکاشہ اور تم چائے بنا نا رکھو۔۔نعیمہ بی بی نے عائشہ کو مصروف انداز میں کام کرتے ہوئے کہا۔

امی آپ رہنے دے میں ناشتہ بنالو نگی۔۔وہ تو ٹھیک ہے پر تم کم از کم چہرے پر زیادہ نہیں تو ہلکا سا ہی میک اپ کر لیتی اب رشتہ ہو ہی رہا ہے تو تم دل سے کیوں نہیں نبھا سکتی۔۔جانتی بھی ہو تم اکاشہ کے تمھاری خالہ باتیں سنانے میں ایک پل ضائع نہیں کریں گی۔۔نعیمہ نے غصے اور دکھ بھرے لہجے میں کہا۔۔

اکاشہ نے بے بسی سے اپنی ماں کو دیکھا۔۔جیسے کہنا چاہتی ہو کہ ماں تو اپنے بچوں کے دکھ بنا کچھ کہے پہچان لیتی ہے تو اس کی ماں کیوں نہیں اسے سمجھ پا رہی کہ وہ تکلیف میں ہے۔۔

نعیمہ بی بی نے ایک نظر اکاشہ پر ڈالی وہ جانتی تھی اکاشہ کس قدر حساس تھی اور اس وقت بھی اکاشہ کی آنکھوں میں نمی واضح نظر آ رہی تھی۔۔

اکاشہ نے خود کو بمشکل سنبھال رکھا تھا کہ وہ ہر گز نہیں روئے گی پر اس کی حساس فطرت ہر بار اسے غلط ثابت کر دیتی تھی۔۔

ہمارے پاس اس وقت آئسکریم نہیں ہے جسے کھا کر تم رونا بند کر دو۔۔عائشہ نے اکاشہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔کیونکہ اکاشہ کتنی بھی اداس ہو ایک آئسکریم ہی تھی جو اس کے دکھ پر مرہم رکھنے کا کام کرتی ہے۔۔

میں کب رو رہی ہوں چلو ناشتہ بناتے ہیں تم میری مدد کروں۔

خزام کی موبائل سکرین پر اکرم نواز کا نام نمایاں ہوا۔۔

اکرم نواز خزام کا وفادار آدمی تھا اپنے مخالفین کی کمزوریوں کو جاننے کے لیے اس نے ہمشہ اس پر بھروسہ کیا۔اور اکرم نواز نے خزام کو اس معاملے میں کبھی ناراض نہیں کیا۔۔

صاحب جی وہ۔۔۔شہاب صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔

"ٹھیک ہے کل شام کا وقت طہ کر دو۔۔"

اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے شہاب وہ واحد شخص تھا جس کی وہ شکل تک نہیں دیکھنا چاہتا تھا وہ جانتا تھا شہاب اس سے کیوں ملنا چاہتا ہے

اس نے بیشتر کاموں کو بیک وقت جلدی سے کر کے سب فائلز ایک طرف کی اور زمان خان کی گلشن آباد والی فائل اٹھالی یہ زمین متنازعہ ہو گئی تھی چونکہ کہ دوسروں کے علاقے کے درمیان آرہی تھی تو اس کے دعویدار بھی بہت تھے جس کی وجہ سے خزام اب تک صبر سے کام لے رہا تھا پر اب اس کا صبر جواب دے رہا تھا کیونکہ کے اس زمین پر شہاب کے لوگ قابض تھے اور شہاب انہیں خزام کے خلاف استعمال کر رہا تھا کہ خزام کا غصہ پامال ہو اور وہ اُسے زمان خان کی نظروں میں گرا سکے اور اس زمین پر شہاب اپنا پروجیکٹ شروع کر دے

اس نے فون اٹھایا اور چند بٹن دبا کر کان سے لگایا اگلے ہی پل دوسری جانب سے کال ریسیو کر لی گئی تھی۔۔

گلشن آباد والی زمین کے جتنے بھی دعویدار ہے مجھے ان سب کا نام پتا، سب کی سرگرمیوں کی ایک ایک رپورٹس مجھے کل شام تک اپنی ٹیبل پر چاہیے۔۔اور دیر بالکل بھی نہیں ہونی چاہیے اب اس کام کو مزید صبر و تحمل سے نہیں کیا جا سکتا۔

اس نے حکم دیتے ہی فون کان سے ہٹایا اور اپنی جگہ سے اٹھنے لگا کہ سلطانہ بیگم اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔

خزام تمھاری سمجھ نہیں آتی اب کھانا بھی چھوٹے بچوں کی طرح تمھارے پیچھے پیچھے لے کر گھوموں۔۔۔

آتے ہی تم نے کہا بھوک لگی ہے کھانا لگوائے اور رافع کے ساتھ لاؤنج میں چلے گئے اور اس صاحب زادے نے پوچھنے پر بتایا تم کال سن کر اپنے روم میں آ گئے۔۔۔

موم ایک ضروری کال آ گئی تھی۔۔۔

بچے کام بھی ضروری ہے پر خود سے زیادہ نہیں سلطانہ بیگم نے نرم لہجے میں کہا اب چلو کھانا کھاتے ہیں۔۔

خزام نے پیار سے ماں کو گلے لگاتے ہوئے کہا جی موم جیسا آپ کہے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شہاب صاحب آگئے ہیں صاحب۔۔

ٹھیک ہے میں آرہا ہوں۔۔

اسے آفس میں بیٹھاد واور اس کے ساتھ رہنا ایسے بندے کا کوئی بھروسہ نہیں۔۔اتنا کہہ کر فون کٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔

جیسے ہی خزام آفس میں داخل ہوا سامنے شہاب کو بیٹھا پایا۔۔

لوگ شہاب کو بد معاش کہتے تھے کیونکہ اس کا اٹھنا بیٹھنا بد معاش لوگوں میں تھا اور خزام اس بات سے بے خبر نہیں تھا۔۔۔

کیسے آنا ہوا۔۔ تمھارا خزام نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

وہ کیا ہے ناں خزام تم سے کافی وقت سے ملاقات کا موقع نہیں ملا تو اس لیے سوچا دشمنی کو برقرار رکھنے کے لیے یاد دہانی کرائی جائے تمھاری۔۔

اور ویسے بھی تم تو آتے ہی نہیں اس لیے میں خود چلا آیا۔۔۔

خود پر بہت غرور ہے ناں تمھیں۔۔ تو بس اسی کا احترام کرتے ہوئے میں خود حاضر ہوا ہوں۔ حاضری قبول فرمائیں گے تو اچھا لگے گا مجھے۔۔۔

اس کا مذاق اڑاتا لہجہ خزام کے غصے کو مزید ہوا دے رہا تھا۔۔

خزام کا بھی بد معاش لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا تھا کیونکہ اُسے ان سب میں زندہ رہنے کے لیے ان سے دوستی رکھنی تھی اگر شہاب خطرناک آدمی تھا تو خزام بھی کسی سے کم نہیں تھا وہ بھی خوفناک راتوں کا مسافر تھا اسے بھی ایسے درندوں کو اکیلے مات دینا آتا تھا۔۔

پر اس وقت اسے صبر سے کام لینا تھا جو کرنے کی وہ بھرپور کوشش کر رہا تھا

شہاب کے چہرے شیطانی مسکراہٹ واضح ہوئی۔۔وہ اس کے منہ سے سننا چاہتا تھا کہی تو غلطی کریں گا پر سامنے بیٹھا بھی خزام تھا جو جذبات پر قابو پانا جانتا تھا۔۔۔

اپنی بکواس بند کرو شہاب کام کی بات کرو کہ کیوں آئے ہو ملنے۔۔

"انجان مت بنو"۔۔ خزام تم اچھے سے جانتے ہو کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں۔۔۔

گلشن آباد والی زمین سے پیچھے ہو جاؤ تمھارے حق میں بہتر ہو گا ورنہ تم اچھے سے جانتے ہوں ناں میرے علاقے کے لوگ لاشوں کو ٹھکانے لگانے میں کتنے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔۔

اس لیے اگر زندگی پیاری ہے تو اس زمین کے متعلق دوبارہ بات مت کرنا ورنہ مارے جاؤ گے۔۔اپنی قبر وقت سے پہلے مت بناؤ۔۔۔

اوہ۔۔۔ تمھاری بکواس ختم ہوئی یا اور بھی کچھ کہنا ہے خزام نے اپنے آنکھیں شہاب کی آنکھوں میں گاڑھی، ہونٹ سکڑے۔۔۔ مگر آنکھوں سے گویا آگ نکل رہی ہو۔۔

رہی بات میری قبر کی تو مجھے کوئی ڈر نہیں در حقیقت میں نے اپنی قبر کا انتظام خود کر رکھا ہے اور جو تم موت سے ڈرا رہے ہو ناں مجھے۔۔۔اس کا کوئی فائدہ نہیں۔۔

لاشوں کو ٹھکانے لگانا ہم بھی جانتے ہیں بس یہ بتادو تمھاری قبر پہلے کھودوں یا تمھارے آدمیوں کی جنھیں تم اپنے اشاروں پر ناچتے ہو۔۔۔۔

بہت بڑے ہو گئے ہو ناں تم خزام۔۔۔بہت بڑے لگتا ہے تمھیں بتانا پڑے گا ذلت کیا ہوتی ہے۔۔

بہت غرور ہے ناں تمھیں خود پر۔۔۔لگتا ہے تمھارے گھر والوں کی پرواہ نہیں کرتے تم ان کی زندگی عزیز نہیں شاید۔۔۔

کان کی لو چھوتے ہوئے خزام اٹھا شہاب کی ٹیبل کے اس پار شہاب کی جانب آیا اور شہاب کو گریبان سے پکڑ الیا۔۔۔

اس کا چہرا غصے سے لال تھا گویا آگ میں جل رہا ہو۔۔

ایک لفظ بھی کہاا گر تم نے شہاب تو میں بھول جاؤ گا کسی شریف گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں میں۔۔

اور تمھیں اتنی ذلت سے ماروں گا کہ تم موت کے لیے تڑپو گے مگر تمھیں موت نہیں آئے گی۔

انھیں باہر کا راستہ دکھا آؤ اکرم نواز

خزام مسکراتے ہوئے مخاطب ہوا۔۔

خزام کے اس زہریلے وار پر شہاب نے ایک پل ضائع کیے بنا زوردار مکا خزام کے چہرے پر دے مارا۔۔

تو خزام خود کو سنبھالتے ہوئے بے اختیار پیچھے ہٹا شہاب کے وار سے اُس کا ہونٹ پھٹ چکا تھا۔اور منہ سے بے اختیار خون بہہ رہا تھا۔ مگر وہ خزام تھا اس کے لیے یہ سب معمولی تھا۔۔۔

وہ پرواہ کیے بنا کسی زخمی شیر کی طرح آگے بڑھا اور شہاب کو پوری قوت سے ٹیبل پر گرایا پھر اندھا دھند اس پر گھونسوں کی بارش کر دی۔۔

میں نے کہا تھا مجھے مت اکسانا آج

انجام اچھا نہیں ہو گا پر تمھیں شوق ہے خزام کے ہاتھوں مرنے کا تو ایسا ہی سہی۔۔۔۔

صاحب۔۔ چھوڑ دیں اسے یہ مر جائے گا، اکرم نواز نے شہاب کو خزام کے حملے سے بچانے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے کہا اگر یہ مر گیا تو گلشن آباد والی زمین ہمارے ہاتھ سے نکل سکتی ہے۔۔دماغ سے کام لیں

اسی پل خزام کے موبائل پر سلطانہ بیگم کی کال آئی۔۔۔ خزام ایک دم روکا اور خود کو ہوش میں لاتے ہوئے آفس سے باہر کی جانب رخ کیا ساتھ ہی ساتھ اکرم نواز کو شہاب کو آفس کے پیچھلے ایریا سے باہر لے جانے کا اشارہ بھی کیا۔۔

"السلام علیکم "

سلطانہ بیگم نے پیار بھرے لہجے میں سلام کیا۔۔

وعلیکم السلام موم خیریت ہے سب موم آپ نے کال کی۔۔۔

ہاں بچے تمھاری دادو کی طبیعت نہیں ٹھیک گھر پر کوئی موجود نہیں رافع یونیورسٹی گیا ہے۔ زارا بھی کالج ہے اور تم جانتے ہو ڈرائیور کچھ دن کی چھٹی پر ہے اگر تم آسکتے ہو تو تم آجاؤ۔۔

جی موم میں آتا ہو بس اتنا کہا اور کال کٹ کر دی۔

شام ہونے کی وجہ سے سردی کی شدت میں اضافہ ہو رہا تھا۔پرندے نے اپنے گھونسلوں کا رخ کر لیا تھا۔

وہ وہی کھڑی تھی برف کی طرح جمی،پر اندر ہی اندر آگ میں جل رہی تھی۔آہستہ آہستہ اُس کی پلکے بھیگنے لگی شاید پھر اُسے کوئی یاد آیا تھا ہر بار کی طرح ڈھلتی شام میں اپنے گرد شال کو لپیٹے وہ اداسیوں کا ساحرہ لگ رہی تھی۔۔۔

"میرا دل تمھاری تسبیح کرتا ہے ہر پل ہر وقت کیا تم محسوس نہیں کرتے کہ تمھیں میرا دل ہر پل پکارتا ہے۔۔۔"

"سوچتی ہوں کہ اگر نصیب نہیں تھا تو دعا کی توفیق کیوں ملی یہ اب وقت ہی سمجھائے گا"

اللہ جی میں ان چاہے مرد کے ساتھ پوری زندگی چل تو سکتی ہوں لیکن میرا دل، دماغ کہیں کسی اور کے ساتھ محوِ سفر رہیں گے !

کیونکہ کہتے ہیں کہ محبت میں کسی کا زور نہیں چلتا یہاں تک کہ اپنے دل اور دماغ کا بھی نہیں یا یہ کہ لوگ کیا کہیں گے یہ سب بھول جاتا ہے
بس یاد رہتا ہے تو وہ جس سے روح کا تعلق جڑا ہو جس سے "عہدِ الست" ہوا ہو !

اِسی لئے میں ڈرتی ہوں اپنی محبت سے کہ کہیں میرے پاؤں کسی اور کے ساتھ سفر میں ہو، اور دل و دماغ کسی اور کے ساتھ محوِ سفر !

آپ سمجھ رہے ہیں ناں اللہ جی میرا درد میں مبتلائے اذیت ہو۔۔۔۔"

وہ خود سے مخاطب تھی کہ اُسے نعیمہ بی بی کی پکار سنائی دی۔

اکاشہ یہاں کیوں کھڑی ہو۔۔۔

ویسے ہی امی اندر دل عجیب ہو رہا تھا تو سوچا باہر آ جاؤ۔

نعیمہ بی بی پریشانی سے اس کا جائزہ لیتی ہے۔۔۔ تمھاری طبیعت ٹھیک ہے اکاشہ۔۔۔

جی امی میں ٹھیک ہو آپ پریشان مت ہو۔۔پر کون جانے اس وقت بھی اذیت کا طوفان اس کے اندر شور کر رہا تھا پر ہر بار کی طرح اس بار بھی اس نے وہی کیا، سب کچھ سہہ لیا خاموشی سے پر اس بار درد شدت اختیار کر رہا تھا۔اس بار بھی کچھ مختلف نہیں تھا لیکن اذیت پہلے سے بھی زیادہ تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے اندر آجاؤ سردی کا موسم ہے تم بیمار نہ پڑ جاؤ کہیں۔۔ نعیمہ اتنا کہہ کر پلٹنے ہی لگی تھی کہ اکاشہ نے روک لیا۔۔

امی میں آپ سے کچھ کہنا چاہتی تھی۔۔

"ہاں بولو اکاشہ"

امی میں نے آگے پڑھنے کے لیے اپلائے کیا تھا آن لائن ایڈمیشن فام دیا تھا یونیورسٹی میں۔۔ تو میرا داخلہ ہو گیا ہے کل مجھے ہر صورت جانا ہے یونیورسٹی کیا میں کل جا سکتی ہو۔۔۔ آنکھوں میں نا جانے کتنا خوف لیے وہ یہ پوچھ رہی تھی۔۔ کہی اسکا آگے پڑھنے کا خواب بھی ناٹوٹ جائے۔۔۔ باقی خوابوں کی طرح۔

نعیمہ نے اکاشہ کو پیار سے دیکھا میں بھی چاہتی ہو تم آگے پڑھو اور میں پڑھاؤں گی جب تک تم اس گھر میں ہو پر اکاشہ کل کیسے جاؤ گی تمھاری خالہ جو ہے انھیں پتا چل کہ تم یونیورسٹی جانا چاہتی ہو۔۔وہ بلاوجہ کا رولا ڈالے گی کہ لڑکوں کے ساتھ پڑھو گی تم اب۔۔۔

پر امی کل خالہ لوگ تایا لوگوں کے گھر جا رہے ہیں تو میں جا سکتی ہو ان کے آنے سے پہلے میں آجاؤ گی پلیز مجھے جانے دیں کل میرا جانا بہت ضروری ہے۔۔۔

چلو ٹھیک ہے تم اتنا کہہ رہی ہو تو چلی جانا پر انھیں کچھ بولنے کا موقع مت دینا وقت پر واپس آجانا۔۔

اکاشہ خوشی سے اپنی ماں کے گلے لگ گئی جی امی۔۔۔آپ پریشان مت ہو میں آپ کو ناراض ہونے کا موقع نہیں دونگی۔۔ عجیب لڑکی تھی یہ اک پل میں خزاں سے بہار بن جانے کا فن رکھتی تھی۔۔۔

چلو اب اندر آجاؤ تمھیں تو ویسے بھی جلدی سردی لگ جاتی ہے۔۔۔

"جی امی چلیں"

شام رات میں بدلنے کے لیے بے چین تھی

جبکہ گملوں میں رکھے پودے ویسے ہی پر سکون اپنی بہار قائم رکھے ہوئے تھے۔

آج اکاشہ بہت خوش تھی۔ کیونکہ آج اسے عرصے بعد کتابوں کی دنیا میں واپس جانے کا موقع ملا تھا۔ صبح سے ہی وہ اپنی تیاریوں میں لگ رہی تھی۔اب اُس کی خالہ لوگ کے جانے کے بعد وہ وقت ضائع کیے بنا یونیورسٹی پہنچنا چاہتی تھی۔۔

اچھا امی اپنا خیال رکھنا آپ میں وقت پر گھر آجاؤ گی۔

ایک منٹ عائشہ نے پیچھے سے آواز دی۔۔۔ایک لمحے کو اکاشہ چونکی۔۔۔اور پیچھے موڑ کر عائشہ کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔

اکاشہ میڈیم آپ گھر کے سلیپر پہن کر جا رہی ہے۔۔ تھوڑا خیال کرو میرا لوگ کیا کہے گے عائشہ کی بہن ملنگ بن کر آئی ہے۔۔

چلوں شاباش یہ پہن لو۔۔۔اور وہ اتار دو۔۔اس نے اکاشہ کے سلیپر شوز کی طرف اشارہ کیا۔۔

اکاشہ نے شوز چینج کر لیے۔۔۔ سچی میں تو بھول گئی تھی شکریہ پیاری عائشہ۔۔۔۔

ہاں ہاں مکھن مت لگاؤ اب جاؤ لیٹ ہو جاؤ گی۔۔۔عائشہ نے شرارت سے کہا۔۔

سارا سفر خاموشی سے کٹا تھا۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد وہ یونیورسٹی کے سامنے تھی۔۔۔اکاشہ بہت کنفیوز تھی۔

وہ گاڑی سے اتری۔۔۔

خود کو سنبھالتے ہوئے اس نے اپنے قدم یونیورسٹی کے گیٹ کی طرف بڑھائے۔۔

یار۔۔۔ہم موی دیکھنے جاتے ہیں علی نے رافع سے کہا۔۔

نہیں میچ وقاص نے اکڑ کے جواب دیا۔۔۔

ہم موی دیکھنے جا رہے ہیں۔۔ علی نے وقاص کو دیکھتے ہوئے غصے سے اعلان کیا۔۔۔

جی نہیں ہم نے کرکٹ میچ کی تیاری کرنی ہے۔

تم بتاؤ۔۔ میچ ضروری ہے یا موی۔؟؟ علی اور وقاص نے رافع کی طرف دیکھا جو آرام سے دونوں کی لڑائی دیکھ رہا تھا۔۔۔

آج نیو جونیئرز آرہے تھے جس کی وجہ سے یونیورسٹی کے گیٹ پر ہجوم لگا تھا۔

دونوں کا جھگڑا اس بات پر تھا کہ یونی کے بعد موی دیکھنے جائے یا میچ کھیلا جائے۔۔

جھگڑا بڑھتا ہی جارہا تھا۔۔اس لیے دونوں نے رافع سے فیصلہ لینے کا کہا۔۔

یار اب تم دیکھ کیا رہے ہو جلدی بتاؤ۔۔

اوکے۔۔سٹاپ۔۔چپ کرو دونوں۔

رافع اٹھتے ہوئے ان کے پاس آیا۔۔کیا بچوں کی طرح ڈرامے کر رہے تو تم دونوں۔۔۔پر خیر چلو ٹاس کرتے ہیں۔۔رافع نے دلچسپی سے کہا

کیسا ٹاس۔۔دونوں نے ایک ساتھ پوچھا۔۔

جو بھی سب سے پہلا سٹوڈنٹ اندر آئے گا اس سے پوچھا جائے گا

اوکے ڈن۔۔۔

لیٹس گو۔۔رافع نے گیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بھاگنا شروع کیا۔

دونوں اس کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔

گیٹ پر پہنچ کر رافع نے کہا دیکھتے ہیں کون آتا ہے۔۔تینوں کی نظریں گیٹ پر جمی تھی۔

دونوں اس کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔

رافع لک۔۔ علی نے رافع سے کہا۔۔

سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ کر ایک پل کے لیے رافع چونکا۔۔ کیونکہ وہ پہلی لڑکی تھی جو حجاب اور عبایا پہنے ہوئے تھی۔۔

رافع نے اپنی بند مٹھی سامنے کھڑی لڑکی کے آگے کی۔

ٹاس کرو۔۔

"موی یا میچ"

Nothing

سامنے کھڑی لڑکی جواب دے چکی تھی۔

رافع نے دوبارہ پوچھا.

"موی یا میچ"

--I say Nothing

لڑکی نے دوبارہ سے وہی جملہ دہرایا۔

لہجہ پہلے سے بھی سخت تھا۔

میں نے پوچھا۔

"میچ یاموی"

اب کی بار وہ اکڑا اور غصے میں پوچھ رہا تھا۔۔

اور میں کہہ چکی ہو کچھ بھی نہیں۔۔

شاید تم جانتی نہیں۔۔رافع کو یہاں کا ڈون مانا جاتا ہے یہاں اور تم مجھے جواب دے رہی ہو۔

سامنے کھڑی لڑکی نے ایک نظر اُس پر ڈالی اور آگے ں ڑھ گئ۔

وہ جھٹکے سے مڑا اور اُس جاتی لڑکی کو دیکھا اس سے تو بدلا لینا پڑے گا۔

ایک لڑکی اکاشہ کے پاس لڑکیوں کے گروپ سے نکل کر ملنے آئی

ہائے۔۔ایم آیت نور

اووہائے۔۔ایم اکاشہ

اکاشہ نے مسکرا کر ہاتھ ملایا۔

آپ نیو ہیں۔۔پہلے کبھی آپ کو نہیں دیکھا۔۔آیت نے پوچھا۔

جی آج فرسٹ ڈے ہے۔اکاشہ ابھی بھی کنفیوز تھی۔

اوو۔۔۔۔

Welcome to Numl university Islamabad

شکریہ اکاشہ نے نرم لہجے میں جواب دیا۔

کس ڈیپارٹمینٹ سے ہیں۔۔؟؟

"بزنس ڈیپارٹمینٹ"

اکاشہ نے بتایا۔۔آپکا کونسا ہے آیت؟؟

میرا بھی یہی ہے۔۔آیت نے خوشی سے بتایا۔چلو اپنے ڈیپارٹمینٹ کی طرف چلتے ہیں۔

ویسے یہ کون لوگ سے جو پاگلوں کی طرح مجھ سے بار بار موی یا میچ کا ٹاس پوچھ رہے تھے۔اکاشہ نے پوچھا؟؟

یہ بھی بزنس ڈیپارٹمینٹ کے سٹوڈنٹ تھے بس فرق یہ ہے ہمارے سینئر ہے ان کا گروپ پوری یونی کی رونق ہے یہ سب۔

صبح صبح کا ٹائم تھا سٹوڈنٹ اپنے اپنے ڈیپارٹمینٹ کی طرف جا رہے تھے۔

پہلے دو لیکچر لینے کے بعد وہ فری تھی۔

کیفے چلیں۔۔آیت نے اکاشہ سے کہا۔

جی چلیں۔۔مجھے بھی بھوک لگ رہی ہے۔

وہ دونوں کیفے کی جانب چل پڑیں۔

آیت۔۔پیچھے سے ایک لڑکی نے آواز دی تھی۔۔

دونوں نے مڑ کر دیکھا۔۔

ہاں۔۔۔مہر بولو یار مجھے اپنے نوٹس تو دوں آج کے لیکچر رکے۔۔

دبلی پتلی سی۔۔صاف حلیے میں وہ انہی کی عمر کی لڑکی تھی۔

اس کی نظر ساتھ کھڑی اکاشہ پر ڈالی۔۔

یہ کون ہے؟؟آیت سے پوچھا۔

یہ اکاشہ ہے آج ان کا پہلا دن ہے یونی میں، آیت نے اکاشہ کا تعارف کرواتے ہوئے کہا۔

نائس گٹ اپ۔۔مہر نے اس کے حجاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور اکاشہ یہ مہر،

ہماری کلاس فیلو ہے۔

ویلکم سسٹر۔۔مہر نے اکاشہ سے کہا۔

اکاشہ۔۔مہر کے منہ سے سسٹر سن کر خوش ہوئی۔

کیا میں تم دونوں کو جوائن کر لوں۔

مہر پوچھ رہی تھی۔؟؟

ہاں کیوں نہیں اکاشہ نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے جواب دیا۔

تم نے یونیورسٹی دیکھی۔مہر نے اکاشہ سے پوچھا نہیں آپ دونوں مجھے دیکھائے گے۔

دیکھائے گے ناں۔۔۔؟

صبح سے دو لوگ اسے جو ملے تھے۔کافی اچھے تھے۔

ہاں پہلے کچھ کھا لیتے ہیں پھر پوری یونیورسٹی دیکھائے گے تمھیں۔۔

کیفے صاف ستھری تھی۔کیفے میں جاتے ہی اکاشہ کی نظر ان تین لوگوں پر پڑی جو صبح اُسے گیٹ پر ٹکرائے تھے۔

اب وہ تینوں کیفے میں بیٹھے تھے اکاشہ ہر چیز کا بخوبی جائزہ لے رہی تھی۔

کیا کھاؤ گی اکاشہ۔۔یہاں پر سب ملتا ہے۔آیت نے پوچھا اور بتایا۔

مجھے آئس کریم چاہیے بس۔۔کیا یہاں ملے گی۔اکاشہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

لو۔۔اتنی سردی آئسکریم کون کھاتا ہے۔مہر نے حیرانی سے پوچھا۔

میں کھاتی ہوں ناں۔۔

اچھا کھالوں۔

تم لے کر آؤ۔۔مہر نے آیت سے کہا۔

نہیں میں بہت تھک چکی ہو یار۔۔تم لے آؤ۔۔

کوئی بات نہیں میں چلی جاتی ہوں اکاشہ نے نرم لہجے میں کہااور آرڈر کے لیے اپنی جگہ سے اٹھی۔

سامنے سے آتے رافع نے اکاشہ کا راستہ روکا۔

ہاں تو میڈیم کیا کہہ رہی تھی تم۔۔۔اپنے گروپ سے کے میں پاگل ہوں۔۔ہاں

اکاشہ نے خود کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔

دیکھو بھائی میرے راستے سے ہٹو۔

تمھاری اتنی ہمت تم رافع کو ہٹنے کا کہہ رہی ہو۔

ہاں تو کہی کے وزیر اعظم ہو۔

وزیر اعظم سے کم بھی نہیں ہو، تمہیں پتا نہیں تم نے کس سے پنگا لیا ہے۔

دیکھو تم میری شرافت کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہو، راستے سے ہٹو ورنہ.....

ورنہ کیاہاں!!!!...

اکاشہ نے آس پاس نظر دوڑائی لیکن اسے اپنے آپ کو بچانے کے لیے کچھ بھی جب نظر نہ آیاتواس نے رافع کو زور کا دھکا دیا جس سے رافع اپنا توازن کھوتے ہوئے سر کے بل زمین پر گرااور زمین پر موجود پتھر اس کے سر میں لگا تھا

اکاشہ نے جب زمین پر موجود رافع کو درد سے تڑپتے ہوئے دیکھا تو وہ ڈر گئی اس کے ڈر کی انتہا تو تب ہوئی رافع کے سر سے خون نکلنے لگا۔

اکاشہ نے رافع کے بہتے خون کو دیکھ کر چیخ لگادی جس سے کچھ فاصلے پر ان سب سے بے خبر رافع کے دوست اور آیت بھی ان کی جانب اٹھ کر آئے۔

اومائی گاڈ۔۔

رافع۔۔۔کیاہوا تمھیں؟؟علی نے رافع کو زمین پر زخمی حالت میں گرا پایا۔تم نے میرے دوست کی کیاحالت کر دی۔ساتھ کھڑی خوف سے لرزتی اکاشہ سے پوچھا۔۔

می۔۔میں کچھ نہیں کیا۔۔

میں ابھی خزام بھائی کو بلاتا ہو۔۔وقاص اسے جانے مت دینا نظر رکھو اس پر۔۔

اکاشہ کے ڈر کے مارے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے آج اُس کا یونیورسٹی میں پہلا دن تھا اور یہ سب ہو گیا تھا۔۔

وقاص اکاشہ نے جان بوجھ کر نہیں کیا اسے جانے دو وہ نیو سٹوڈنٹ ہے۔۔اس سے غلطی سے دھکا لگا۔۔رافع کو۔۔۔آیت نے کہا۔

اس بات کا فیصلہ اب خزام بھائی کریں گے۔

اکاشہ۔۔۔تم تو گئی آج خزام کے ہاتھوں۔۔آیت نے اکاشہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تم جانتی نہیں اس کے بھائی کو رافع کو ہلکی سے خراش آجائے خزام ولن بن جاتا ہے۔

اگلے ہی پل وقاص نے خزام کو کال ملادی اور سب ایک سانس میں بتادیا۔

کس نے رافع کو اس طرح سے زخمی کیا۔۔خزام نے وقاص سے پوچھا۔

ایک لڑکی ہے نام اکاشہ ہے۔۔

ہمم۔۔رافع کو ہسپتال لے کر پہنچو میں آرہا ہو،اور ہاں اس لڑکی کو بھی۔۔وہ لڑکی ہر حال میں مجھے میرے سامنے چاہیے۔۔سخت لہجے میں کہہ کر کال بند کر دی آج خزام کی گلشن آباد والی زمین کو لے کر میٹنگ تھی جو اس لڑکی کی وجہ سے کنسل کی گئی تھی۔۔۔

خزام کے کہنے پر رافع کو ہسپتال لے گئے تھے ساتھ اکاشہ کو بھی وقاص اپنے ساتھ خزام کے کہنے پر ہسپتال لے گیا تھا۔

خزام کے پہنچنے سے پہلے ڈاکٹر رافع کے سر کی پٹی کر چکے تھے۔ سر پر لگی چوٹ زیادہ گہری نہ تھی۔ ہلکی سی چوٹ تھی جو کچھ دن میں ٹھیک ہو جانی تھی۔

خزام نے آتے ہی اس پیشٹ روم کی طرف رخ کیا جس میں رافع ایڈمٹ تھا۔

ڈاکٹر سے تسلی بخش لفظ سننے کے بعد خزام کو تھوڑی تسلی ہوئی تھی۔

اب شامت باہر گھبراہٹ کی زد میں لپٹی اکاشہ کی آنی تھی۔

باہر اس وقت اکاشہ کا بھی کچھ یہی حال تھا۔ وہ اتنی گھبرائی ہوئی تھی کہ اُس کے آس پاس کیا ہو رہا تھا اسے کوئی ہوش نہیں تھا۔۔

خزام کے باہر آتے ہی وقاص نے کچھ فاصلے پر سر جھکا کر بیٹھی لڑکی کی طرف اشارہ کیا۔۔

خزام نے اک پل عبائے میں لپٹتی نازک دل والی لڑکی کو دیکھا اور قدم اس کی جانب بڑھا دیے

آیت نے پاس آتے خزام کو دیکھ کر دل ہی دل میں اکاشہ کے لیے خیر کی دعا کی۔۔۔اور اکاشہ کو دھیمی آواز میں پکارا۔۔

"اکاشہ"

خزام ہماری طرف آرہا ہے۔۔

اکاشہ۔۔۔!!دوبارہ پکارا۔

اکاشہ نے دوسری پکار پر سر اٹھا کر اک نظر پاس آتے شخص کو دیکھنا چاہا پر خزام تب تک اکاشہ کے سامنے کھڑا تھا۔۔اب سر اٹھا کر اس شخص کو دیکھنا مشکل تھا۔

وہ اپنے آپ میں آنکھیں اوپر کرنے کی ہمت جمع کرتی ہوئی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔

اور پھر جیسے نگاہ اوپر کو اٹھائی

وہ بلیک کلر کے بوٹ اور گرے کلر کے پینٹ کوٹ کے ساتھ آف وائٹ شرٹ لیے ہوئے تھا،ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کر رکھی تھی اور پھر جیسے جیسے اسکی نگاہیں سفر کرتے خزام کے چہرے تک گئیں وہ آنکھوں میں حد درجہ غضب لیے اسے گھور رہا تھا۔۔

غصہ کی وجہ سے چہرہ اور کان حد درجہ تک سرخ ہو رہے تھے اور ایسے میں اس خوبصورت مرد کی وجیہہ پرسنالٹی اور زیادہ نمایاں ہو رہی تھی۔۔۔۔

خزام نے اس کی سہمی آنکھوں میں دیکھا جو اس بات کی گواہی دے رہی تھی۔۔۔اس وقت وہ ڈر کے حصار میں تھی۔کچھ تھا اس کی آنکھوں میں جو خزام کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔۔کچھ اپنا سا۔۔۔وہ سمجھ نہیں سکا۔

پر خزام تو خزام تھا جو سب کے سامنے ایک پتھر دل انسان کی طرح تھا۔۔پر اس کے اندر کہی ایک نرم دل شہزادہ بھی آباد تھا۔۔اب بس اس کے اندر کے اس گمشدہ شہزادے کو جگانا باقی تھا۔

نام کیا ہے تمھارا..؟؟

سرد لہجے میں پوچھا گیا۔

اکاشہ۔۔!!

پورا نام۔۔خطرناک حد تک سنجیدہ لہجہ اپنایا تھا۔

اکاشہ قریشی۔۔ڈرتے ڈرتے بتایا تھا۔

غلط۔۔!! بالکل غلط۔

اکاشہ پہلے ہی سہمی ہوئی تھی۔۔اور کنفیوز ہوئی۔

تمھارے نام کے آگے سیکرٹری زیادہ اچھا لگے گا آج سے۔۔خزام شاہ کی سیکرٹری۔۔!!

خزام۔۔اس کے قریب ہوتے ہوئے بولا۔

اکاشہ کا دل خزام کی قربت سے بری طرح دھڑکا۔

می۔۔میں سمجھی نہیں۔بھائی آپ کیا کہہ رہے ہیں بمشکل اتنا بول سکی۔

شٹ اپ۔۔"

بھائی نہیں ہوں میں تمھارا۔آج سے باس ہوں۔۔

اکاشہ سہمی ہوئی چڑیا کی طرح اسے خوف سے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی۔

خزام نے اکاشہ کو الجھا ہوا پایا تو خود وضاحت کرنا بہتر سمجھی۔۔

ابھی سمجھاتا ہوں پہلی بات تم نے میرے بھائی کو زخمی کیا۔۔

اور

دوسری بات تمھاری وجہ سے مجھے سب سے ضروری میٹنگ کینسل کرنی پڑی۔صرف تمھاری اس حرکت کی وجہ سے میرا اتنا بڑا نقصان ہوا ہے اس کی بھرپائی تم میرے آفس

میں کام کر کے کروں گی۔اور مجھے تم سے پوچھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔یا میری سکیڑری بنو یا جیل میں اپنے کیے کی سزا کاٹو۔

تم نے جو بھی میرے بھائی کے ساتھ کیا اتنا تو پتا ہو گا یہ س تم پر کیس کر سکتا ہوں اور تم کچھ نہیں کر سکوں گی۔۔میں امید کروں گا تم جیل میں جا کر اپنے خاندان کی عزت خاک میں ملانے سے بہتر میری سیکرٹری بننا مناسب سمجھو گی۔اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر لفظ ادا کیے گے۔نقاب کی وجہ سے اس کی آنکھیں ہی نظر آ رہی تھی جو خزام کو مشکل میں ڈال رہی تھی۔اکاشہ کی آنکھیں خزام کو اپنے حصار میں قید کر رہی تھی۔

کچھ حیرانی تھی اس کی نظروں میں اور کچھ بے اختیاری بھی۔ایسا کچھ پل کے لیے ہوا۔اور پھر پیچھے کو ہوا۔۔

اکاشہ ایک پل کے لیے کچھ نہ بول سکی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔

ہمت دیکھاتے ہوئے۔۔اکاشہ ڈرے ڈرے لہجے میں بولی پر۔۔۔میں جاب نہیں کر سکتی میں سٹوڈنٹ ہوں۔۔اور میرے گھر والے بھی اجازت نہیں دے گے۔۔آپ پیسے بتا دیں۔۔کتنے دینے ہیں شاید میری وجہ سے جو آپ کا نقصان ہوا ہے اس کی کچھ بھر پائی کر سکوں۔

مجھے پیسے نہیں چاہیے مجھے وہ محنت چاہیے جو میں نے دن رات اپنے پروجیکٹ کے لیے کی۔ جو اس وقت تمھاری وجہ سے میں نے گوادیا ہے۔۔اور رہی بات تمھارے خاندان کی تو خزام کے لیے کچھ ناممکن نہیں وہ میں ہینڈل کر لونگا۔۔

فلحال میں تمھارے ساتھ مزید بحث نہیں کر سکتا اپنا سیل فون دو۔

و۔۔وہ اکاشہ ابھی کچھ کہہ پاتی پاس کھڑی آیت نے خزام کی نظریں خود پر ٹھہری پائی تو اکاشہ کا سیل فون آگے بڑھادیا۔

خزام نے اکاشہ کا نمبر اپنے سیل میں سیف کیا۔۔

شام تک تمھیں کام کی ساری ڈ ٹیل مل جائے گی کل شام چار سے آٹھ بجے تک تم آفس جاب کرو گی۔وقت پر آجانا مجھے وقت کی قدر نہ کرنے والے لوگ بالکل نہیں پسند۔۔۔۔

Best of luck...!!!

اتنا کہہ کر خزام آگے بڑھ گیا۔اور اکاشہ وہی کھڑی اسے جاتا دیکھتی رہی۔

اس کے جاتے ہی آیت بولی مجھے آج ہوا میں سے خطرے کی بو آرہی تھی۔آیت نے کہتے ہوئے اپنا بیگ اٹھایا۔

اب چلو اکاشہ یونی بھی آف ہونے والی ہے۔

اکاشہ جب یونی پہنچی تو یونی آف ہونے میں تھوڑا وقت باقی تھا۔آیت اور مہر بھی آکر اکاشہ کے ساتھ یونی کے گیٹ سے کچھ فاصلے پر کھڑی ہوئی تھی۔اکاشہ کل تم جاؤ گی خزام کے آفس۔۔کیونکہ اگر خزام نے کہہ دیا کہ تم اُس کی سیکرٹری بنو گی تو تم ہی بنو گی۔

وہ کوئی بادشاہ نہیں ہے اور نہ میں ان کی کنیز جو وہ کہیں گے وہ کرنا فرض ہو جائے گا مجھ پر اور میں پڑھنے آئی ہوں۔ حکم ماننے نہیں۔اسی ہی پل اس کو لینے کے لیے ڈرائیور آچکا تھا۔

گھر آتے ہی اکاشہ لاؤنج میں بیٹھی نعیمہ کو سلام کیا۔۔

السلام علیکم امی۔۔"

وعلیکم اسلام۔۔ شکر ہے تم ٹائم پر آگئی میں تمھارا ہی انتظار کر رہی تھی تمھاری خالہ بھی آنے ہی والی ہو نگی فکر مندی سے کہا۔

اکاشہ بچے کھانا لگا دیتی ہوں تمھیں بھوک لگی ہو گی۔۔۔نعیمہ نے اکاشہ کو الجھا پایا تو پوچھا۔۔

نہیں بھوک تو نہیں ہے امی ایک کپ چائے بنادیں گی آپ۔۔۔میرے سر میں درد ہے میں تھوڑا آرام کرنا چاہتی ہوں۔۔

چلو ٹھیک ہے میں تمھارے کمرے میں چائے بھجوادیتی ہوں۔۔تم آرام کرو جا کر۔۔۔۔ اپنا بیگ اٹھاتے ہی وہ اپنے روم کی طرف بڑھی۔

اپنے چہرے کے گرد لپٹے حجاب کو اتار سائیڈ پر رکھا اور خود بیڈ پر تھکے وجود کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں بند کیے بیٹھ گئی۔۔۔

افففف اکاشہ تم کیوں اُس کے بارے میں سوچھ رہی ہو۔۔کیا نام تھا اس ظلم اور پتھر دل انسان کا۔۔۔ہاں خزام شاہ۔۔جو بھی تھا۔۔میں اس سے نہیں ڈرتی اور نہ جاب کروں گی اُس کے لیے۔۔میں نے جان بوجھ کے کچھ نہیں کیا۔اکاشہ خود سے مخاطب ہوئی۔۔ اکاشہ نے سائیڈ پر رکھے ڈوبٹے کو اپنے چہرے کے گرد اچھے سے لپیٹا اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔۔۔

میرے پیارے اللہ جی۔۔۔مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔۔دیکھیں ناں اللہ جی آپ کی اکاشہ تھک گئی ہے سب سے میری زندگی میں سب مجھے ہرٹ کیوں کرتے ہیں میں تو کسی کے ساتھ بھی غلط نہیں کرتی تو میرے ساتھ سب کیوں غلط کر جاتے ہیں۔۔اس کی آواز میں نمی تھی اور التجا بھی جیسے چھوٹا بچہ شکایت کر رہا ہو۔۔اللہ جی پلیز سب ٹھیک کر دیں ناں آپ تو میرے پیارے اللہ جی ہیں ناں۔۔

اتنے میں عائشہ کمرے میں داخل ہوتے ہی اکاشہ کو بنا دیکھے بولی آج یونی کا پہلا دن تھا اور خدمتیں کروائی جا رہی ہیں ہم جیسے معصوم لوگوں سے۔۔

اکاشہ نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔۔۔ارے نہیں وہ سر درد تھا بس۔۔تو سوچا چائے پی لیتی ہوں۔۔۔

ہاں ہاں وہ بھی تمھارے پسندیدہ بسکٹ کے ساتھ۔۔

ارے۔۔۔ہاں تھنکیو۔بسکٹ کے لیے مسکراہٹ سجائے اکاشہ نے کہا۔۔۔

ویسے تمھیں ایک خوشخبری سنانی ہے۔

عائشہ نے پرجوش انداز میں کہا۔۔

ہاں بتاؤ۔۔۔بتاؤ۔۔

باباجان کے پاس کوئی خزام شاہ کی کال آئی تھی یاوہ خود آیا تھا۔تمھاری جاب آفر کے لیے۔۔۔

اکاشہ کے دل کو بے اختیار کچھ ہوا۔۔۔

پھر۔۔۔بابا نے کیا کہا۔۔

تمھیں پتا تو بابا کو شوق کہ ان کی بیٹیاں جاب کریں انہوں نے ہاں کر دی۔۔۔

اب کل سے تم بھی جاب والی بن جاؤ گی۔ تمھاری تو بلے بلے ہو جائے گی۔۔عائشہ نے شرارت سے کہا۔۔۔

پر اکاشہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی۔۔

اور پھر ہواؤں نے امید سے تقدیر کی طرف دیکھا۔۔تقدیر مسکرائی۔۔اور تقدیر نے پنوں پر نا جانے کیا لکھا جسے پڑھ کر ہواؤں کی ہنسی لوٹ آئی۔اور وقت نے گنگنانا شروع کیا۔

ایک اور لازوال محبت کا آغاز تقدیر نے محبت کی کتاب کے پہلے پنے پر لکھنا شروع کر دیا تھا۔

یار یہ اکاشہ نے تجھے تیری نانی یاد کروادی۔۔۔وقاص اور علی نے سر پر پٹی باندھے رافع کو تنگ کرتے ہوئے کہا۔

ایک بار میں ٹھیک ہو جاؤ تم دونوں کو بتاتا ہوں۔اور اس اکاشہ کو تو ڈوڈو ہی سنبھال لیں گے اس کی تو خیر نہیں میں کیا بدلہ لونگا ڈوڈو کافی اس کے لیے۔۔۔رافع نے فخریہ انداز میں کہا۔

فلحال مجھ جیسے معصوم کے لیے کچھ کھانے کو لادو جا کر۔۔۔۔۔

اتنے میں سلطانہ بیگم اور دادو رافع کے کمرے میں آئی۔کیا ہوا میرے بچے کو کس نے اس طرح سے میرے بچے کو زخمی کیا۔۔ذرا رحم نہیں آیا اسے۔۔دادو نے رافع کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

سلطانہ بیگم بھی فکر مندی سے رافع کے جواب کی منتظر تھی۔۔

ارے دادو۔۔۔کچھ نہیں ہوا آپ کے ہیرو جیسے پوتے کو بڑے بڑے لوگوں کے ساتھ چھوٹے چھوٹے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔۔۔

ہاں اتنا تو سپر مین۔۔وقاص نے رافع کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔۔

مذاق مت کرو۔۔رافع سہی سہی بتاؤ ہمیں ہر وقت کا مذاق بھی اچھا نہیں ہوتا۔۔ساتھ بیٹھی سلطانہ بیگم نے غصے اور فکری مندی کے ملے جلے تاثرات میں کہا۔۔

ہونا کیا تھا آنٹی ایک لڑکی نے ہمارے ہیرو کو دن میں تارے دیکھا دیے ہیں۔۔۔اپنی ہنسی قابو کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تجھے تو میں۔۔۔۔ارے ارے آرام سے لیٹے رہو سر پر چوٹ لگی ہے۔۔کچھ تو خیال کرو اپنی بوڑھی دادی کا۔۔۔۔

ارے میری حسین دادی آپ بوڑھی کہاں ہیں۔۔اتنی حسین ہیں اس عمر میں بھی کے دادا آج ہوتے تو فدا ہو جاتے آپ پر۔۔۔

توبہ توبہ ذرا شرم لحاظ نہیں اپنی بوڑھی دادی کے سامنے ایسی باتیں کرتے تجھے شرم نہیں آتی اگر چوٹ نہ لگی ہوتی تو دو جوتے لگتے دادی سے اور تو سدھر جاتا رافع۔۔۔۔

داداو نے رافع کے کان کھینچتے ہوئے کہا دادی مجھ جیسے معصوم پر رحم کریں۔۔۔اتنے نازک کان میرے۔۔۔

اتنا تو نازک پرا۔۔۔دادو نے رافع کے کان چھوڑتے ہوئے کہا۔

چل آرام کر تو سلطانہ اس کے لیے گرم ہلدی والا دودھ اور کھانے میں کھچڑی، دلیہ لے آؤں۔

کچھ دیر میں سلطانہ بیگم اسکے لیے کھانے کو لے کر آئی۔

اخ میں یہ سب نہیں کھانے والا۔۔چپ کر کے کھالو یہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں سلطانہ تم اسے خود اپنی نگرانی میں کھلانا۔۔

اس اکاشہ کی وجہ سے مجھے بیماروں والا کھانا پڑ رہا ہے۔رافع بڑبڑایا۔۔

اب یہ منہ بنانے کی ضرورت نہیں ہے چپ چاپ کھالو یہ سب ورنہ اپنی دادو کی کڑک جوتی یاد رکھنا۔۔

سلطانہ بیگم نے کھچڑی رافع کو کھلاتے ہوئے کہا۔

اس سے اچھا میں بھوکا رہ لیتا مام یار یہ مریضوں والا کھانا کھلا کر ظلم کر رہی آپ مجھ پر۔۔۔

رافع نے بچوں کی طرح احتجاج کرتے ہوئے کہا پر سلطانہ بیگم نے اس کی باتیں ان سنی کرتے ہوئے ایک اور چمچ رافع کی طرف بڑھایا۔

اس کا مطلب اب سچ میں اس ظالم انسان کے لیے کام کرنا ہو گا۔

افففف۔۔۔۔اللہ جی میرا کیا ہو گا۔اکاشہ نے خود سے کہا۔اتنے میں سائیڈ پر میز پر رکھے موبائل پر کال آئی۔۔۔

اکاشہ جو خود کی سوچ میں مگن تھی۔موبائل کی گھنٹی بجنے پر موبائل کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔

khazam shah calling...

سکرین پر خزام کا نام جگمگایا۔

اکاشہ کو لگا جیسے موت کے فرشتے کا بلاوا آیا ہوں۔

اکاشہ کو اپنے دل کی دھڑکن بند ہوتے ہوئے محسوس ہوئی۔۔

میں نہیں اٹھا رہی فون۔۔ مجھ سے بات نہیں ہو گی اللہ جی کیا کروں اب۔۔۔

اکاشہ بیڈ سے اتر کر ٹہلنے لگی۔ میں منا کر دو نگی اس جاب سے بابا کو پھر وہ نہیں کہے گا اس جاب کے لیے۔۔ پر اگر اس نے کیس کر دیا تو۔۔۔۔

خزام نے ایک نظر اپنے ہاتھ پر پہنی گھڑی پر دہرائی جس میں شام کے سات بج رہے تھے۔ یہ لڑکی میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہی۔ اتنا فارغ نہیں ہوں میں جو بار بار کال کرو اسے یہ لاسٹ بار ہے اب نہ اٹھائی تو اس کے حق میں اچھا نہیں ہو گا۔

ابھی اکاشہ اپنی سوچ میں ہی گم تھی کہ اس کا فون دوبارہ بجنے لگا۔

افففف پھر سے۔۔اکاشہ نے موبائل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔اٹھالیتی ہوں کہہ دونگی مجھے نہیں کرنی جاب۔

اکاشہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ کال اٹھائی۔۔

دوسری طرف سے بھاری مردانی آواز میں کہا گیا۔

ہیلو۔۔۔!!

اکاشہ نے کچھ پل کی خاموشی کے بعد ہمت کرتے ہوئے کہا۔

السلام علیکم کون۔۔!!

خزام نے موبائل کان سے ہٹا کر موبائل کی طرف دیکھا جیسے کہنا چاہتا ہو عجیب لڑکی ہے یہاں لڑکیاں خزام شاہ سے بات کرنے کے لیے ترس جاتی ہیں اور یہ پہچاننے سے انکار کر رہی ہے۔۔۔دوبارا کان سے لگتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

خزام شاہ۔۔۔!!

اکاشہ قریشی اب یہ مت کہنا کون خزام شاہ۔۔خیر کل شام چار بجے آفس آجانا باقی ڈیٹیل اور ایڈریس تمیھں رافع بتادے گا ابھی وہ کچھ بولتی دوسری طرف سے کال کٹ چکی تھی۔۔۔۔۔

اور اکاشہ کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔۔

"حجاب آپی"

زندگی اچھی گزارنے کے لیے آپکے پاس چند لوگ ایسے ہونے چاہیے کہ جن کی موجودگی میں آپ ہر دکھ سکھ ہنس کر گزار لیں
اور آپ کو محسوس ہو کہ آپ زندہ ہیں آپ ہر فیز سے گزر سکتے ہیں کیونکہ آپکے پاس ایسے لوگ موجود ہیں جن کی وجہ سے آپ خود کو مضبوط سمجھتے ہیں! .

اور اکاشہ کے لیے حجاب ایسی ہی تھی اس کی رازدار۔۔۔

اکاشہ اکثر حجاب سے پوچھا کرتی تھی کہ آپ میرے دل کا حال بنا کہے کیسے جان لیتی ہیں آگے سے حجاب ہمیشہ محبت بھرے لہجے میں اکاشہ سے کہا کرتی تھی بھول گئی چندہ تمھاری یہ حجاب آپی تمھارے اس دل سے پھیر کر آئی ہے اُسے تکلیف اور پریشانی اللہ کے بعد اس کی حجاب آپی بھی یاد آتی تھی۔ جو اس کے لیے اللہ کی طرف سے ایک خوبصوت تحفہ تھی جو اس کے لیے درد میں مرہم کا کام کرتی تھی اور آج اسے پھر کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔ آج اس نے پھر اپنی ایمانی ساتھی سے رہنمائی لینی تھی۔ حجاب تھی ہی بہار جیسی ہر ایک سے محبت کرنے والی مردہ دل میں بہار لانے والی اللہ سے محبت کرنا دعا کرنا حجاب نے

ہی تو سکھایا تھا اکاشہ کو۔۔۔یہی وجہ تھی کے حجاب اکاشہ کے سب سے قریب تھی اکاشہ عکس تھی حجاب کا۔۔۔

حجاب آپی سے کہتی ہوں وہ بتائے گی مجھے کیا کرنا چاہیے۔۔۔پر اس وقت وہ بزی ہو نگی کیونکہ یہ ان کا قرآن کلاس ٹائم ہے اکاشہ نے دیوار پر لگی کھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے سوچا۔۔جب انہیں فجر میں مصحف سنانے جاؤ گی تب بتاؤ گی۔۔ہاں یہی سہی رہے گا۔۔۔اکاشہ نے خود سے کہا۔۔

اکاشہ۔۔

عائشہ نے پکارا وہ کب روم میں آئی پتا ہی نہیں چلا۔

ہاں بولو۔۔اکاشہ نے نرم لہجے میں جواب دیا۔۔۔

تمھاری پیاری خالہ کا پیغام آیا ہے کہ کنیز اکاشہ حاضر ہو۔۔۔۔

اافففف ابھی اُس ظالم خزام شاہ کے صدمے سے باہر نکلی نہیں کہ ایک اور مشکل اکاشہ نے دل میں سوچا۔۔

ہمم چلو۔۔ویسے کیا کہنا انھوں نے۔۔اکاشہ نے عائشہ سے پوچھا جو اکاشہ کے ہمراہ چل رہی تھی۔

کہنا کیا ہے ہو گا پھر سے کوئی گیں ت سنائے گی تمھیں اپنا۔۔عائشہ نے منہ بناتے ہوئے بتایا۔عائشہ سہی سے بتاؤ ناں۔۔۔

کیا بتاؤ بہن بس یہ سمجھو بلا ٹل رہی ہمارے سر سے۔۔

اکاشہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔مطلب۔۔اکاشہ نے نا سمجھی سے عایشہ کی طرف دیکھا۔

ارے خوشی کی بات ہے ہماری ظالم شیشی کلا مطلب خالہ اپنے گھر کو تشریف لے جا رہی ہیں کل۔۔۔عائشہ نے خوشی سے بتایا۔۔۔

عائشہ تمھیں کتنی بار کہا ہے کہ ایسے نہیں کہتے بڑوں کو۔۔۔۔اچھا اچھا سوری میری اماں۔اب چلو سامنے لاؤنج میں بیٹھی خالہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

اکاشہ اور عائشہ لاؤنج کی طرف بڑھ گئی جہاں سب بیٹھے تھے۔۔

جی خالہ۔۔آپ نے بلایا مجھے اکاشہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے سادہ لہجے میں پوچھا۔۔

ہاں میں سوچا اپنی ہونے والی بہو سے باتیں کی جائے

ویسے بھی کل ہم جا رہے ہیں تمھاری ماں تو روک رہی ہے میرا بھی دل نہیں جانے کو پر سردیوں کی چھٹیوں ختم ہو گئی ہیں اور ان کے کالج بھی کھل جائے گے پرسوں اس لیے جانا

پڑے گا۔ویسے میں سنا ہے تم نے یونیورسٹی جوائن کی ہے اور کوئی جاب بھی لگی ہے تمھاری۔۔۔

جی خالہ۔۔۔آج پہلا دن تھا میرا یونی میں۔۔

چلو ٹھیک ہے تمھاری مرضی۔۔ویسے جو پیسے آئے گے جاب سے انکا کوئی اچھا سا جہیز لے لینا اچھی زندگی گزر جائے گی تمھاری۔کچھ پیسے کماؤ گی تو اچھا سامان جوڑ پاؤ گی۔۔۔

لالچ تو دیکھو اس شیشی کلا کا کیسے مکھن لگا رہی ہے عائشہ نے ساتھ بیٹھی اکاشہ سے کان میں سرگوشی کی۔

اب جاؤ تم آرام کر لو کل سے جاب بھی سٹاٹ تمھاری۔۔جی خالہ۔۔اکاشہ بجھے دل کے ساتھ اٹھی۔

اور اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھا دیے۔اب بس اسے صبح کا انتظار تھا۔ صبح ہو اور وہ حجاب آپی سے خزام شاہ سے دور رہنے کا کوئی حل نکالے پر کسے خبر تھی قسمت نے دونوں کا ملنا لکھ دیا تھا۔

صبح ہمشہ کی طرح پر سکون اور خوبصورت تھی۔دور مسجدوں میں تہجّد کی اذانوں کی آواز آرہی تھی۔یہ وقت ہی اللہ اور انسان کے درمیان بات کا ہوتا ہے۔اللہ اس وقت خود سے ہم کلام ہونے کا موقع اپنے خوش نصیبوں کو دیتا ہے۔۔اور ان خوش نصیبوں میں وہ بھی شامل تھی۔جب سارا زمانہ سو رہا ہوتا ہے اللہ کے چونے ہوئے بندے اس وقت اللہ کی عبادت میں مصروف ہوتے ہیں۔وہ سورہ نور کھولے پڑھ رہی تھی یہ اس کی پسندیدہ سورہ تھی۔ویسے تو پورا قرآن ہی کمال ہے۔۔اللہ مگر یہ سورہ اس میں کچھ خاص کشش تھی۔

ہر صبح کی طرح آج بھی اس کا چہرہ پھول کی طرح کھل رہا تھا۔اس نے نفاست سے ہلکے گلابی رنگ کا سگاف اپنے چہرے کے گرد لپیٹا اور حجاب کے گھر کی طرف روانہ ہونے کے لیے اپنے کمرے سے مرکزی دروازے کی طرف رخ کیا۔

اکاشہ کے دماغ میں تو بس یہی بات گھوم رہی تھی۔۔۔اب کچھ کرنا تھا لیکن کیا۔۔یہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی وہ کیسے خود کو خزام سے بچائے اس نے کبھی آفس میں کام نہیں کیا تھا اور نہ کبھی اس کی زندگی میں آج سے پہلے ایسا کچھ ہوا تھا جو اب ہوا تھا۔

ان کے گھر کے سامنے رکتے ہی ایک لمحے کے لیے اس کے دل کو کچھ ہوا تھا کہ وہ ساری بات کس طرح سے بیان کرے گی، مگر ہمت کر کے وہ گھر کے دروازے کھولتے ہوئے اندر داخل ہوئی، رنگ برنگے پھولوں سے مہکتے ہوئے آنگن نے اس کا استقبال کیا، ہر مرتبہ جب وہ یہاں آتی تھی تو اس آنگن کو دیکھ کر اسے ایک جنت کے باغ کا سا گمان ہوتا تھا اک سکون سا اس کی رگ رگ میں سرایت کر جاتا تھا، ان کا گھر چھوٹا سا تھا مگر بہت خوبصورت سجا رکھا تھا، اگر کوئی اجنبی بھی اس گھر میں داخل ہو تو وہ اس کی سادگی اور سلیقے سے سجے ہوئے دیکھ کر کھو سا جائے، ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نے اسے خیالوں کی دنیا سے باہر نکالا ایک گہری سانس بھر کر وہ آگے بڑھی، آنگن سے گزر کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوئی جس کو حجاب نے اللہ پاک کی عبادت کے لئے مخصوص کر رکھا تھا

وہ کہتی تھی جیسے گھر میں سب کے آرام اور سکون کے لیے ایک کمرہ ہوتا ہے ویسے یہ کمرہ میرے زندگی کا سکون ہے وہ یہاں بچیوں کو قران کی تعلیم کے ساتھ ساتھ زندگی جینے کا ہنر بھی سیکھاتی تھی، کچھ بچیوں کو حفظ کرواتی تھی اور کچھ کو تجوید۔

آگے بڑھ کر وہ اس کمرے میں داخل ہوئی تو قرآن کی تلاوت کی آواز نے اس کے کانوں کو سکون بخشا، کمرے میں قدموں کی آواز سن کر حجاب نے سر اٹھایا اور ہمیشہ کی طرح پیاری سی مسکراہٹ کے ساتھ اکاشہ کا استقبال کیا۔ اکاشہ نے جوابی مسکراہٹ کے ساتھ سلام کیا۔

اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔۔!!

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔۔!!

پیاری حجاب نے جواب دیا۔۔آگئی یاد آپی کی۔۔بہت اچھی بات ہے آپ اپنی دنیاوی زندگی میں مصحف کو کیسے بھول سکتی ہیں۔اکاشہ کو۔شرمندگی ہوئی کیونکہ اکاشہ کچھ دن سے مصحف سنانے نہیں آرہی تھی۔۔

نہیں حجاب آپی میں روز فجر ٹائم دوہرائی کرتی ہوں اور کچھ مصروفیات کی وجہ سے میں آپ کے پاس نہیں آئی۔اکاشہ نے شرمندگی بھرے لہجے سے جواب دیا۔حجاب جان چکی سے کونسی مصروفیات کی وجہ سے وہ اس تک نہیں آئی۔

چلو کوئی بات نہیں پر اب سے روز آنا تمھارا آنا میرے دل کو سکون دیتا ہے چندہ۔اکاشہ کا مرجھایا ہوا چہرہ پھر سے کھل اٹھا۔چلو اب بتاؤ کیا ہوا ہے پریشان کیوں ہو۔۔حجاب نے پیار سے اس کے گال کو تھپتھپاتے ہوئے پوچھا۔اکاشہ نے پہلے سلیم سے جڑے رشتے کی بات بتائی کے وہ اس رشتے سے ناخوش ہے۔۔۔

ہمم تو اس لیے پریشان ہے میری چندہ۔۔۔چندہ اللہ پاک کبھی ناانصافی نہیں کرتے۔جب آپ یقین رکھے گی کہ میرے اللہ ہاں نہیں کرے گئے سو لوگ دیکھ جائے۔آپ کی خالہ یا جس سے آپ کا رشتہ ہوا ان کے کہنے سے کچھ نہیں ہو گا۔اور اسلام میں نکاح کے علاوہ نامحرم مرد اور عورت میں کوئی رشتہ ہی نہیں یہ منگنی بات پکی کرنا یہ سب ہندوں کی رسمیں ہیں اسلام میں تو ہے ہی پسند کا نکاح اور آپ کو پتا اکاشہ نکاح کا مطلب کیا۔

اکاشہ نے نا سمجھی سے سر نہ میں ہلایا۔۔

میں بتاتی ہوں ہمارے اسلام میں نکاح عربی کا لفظ ہے۔جسکا مطلب ہے دو چیزوں کا آپس میں اسطرح ملنا کہ یک جان ہو جائے۔لغت میں اس کی مثال ہے جیسے نیند آنکھوں میں جزب کو کے آنکھ بن جاتی ہے۔اور بارش کا پانی مٹی میں جزب ہو کر مٹی بن جاتا ہے دو زندگیوں کا آپس میں ایسے جڑنا کہ ایک جان ہو جائیں یہ نکاح ہے۔آپ سمجھے آپ کا پیپر ہے اور آپ نے اسے پاس کرنا ہے۔

اللہ پاک کا پیپر کیسے پاس کرتے ہیں۔۔؟؟

اکاشہ نے چھوٹے بچوں کی طرح معصومیت بھرے لہجے میں پوچھا۔اللہ امتحان لیتے ہیں میرا بندہ مجھ پر کتنا یقین کرتا ہے اور جب بندہ کامل یقین کرتا ہے تو وہ معجزے کرتا ہے۔میں اکثر سوچتی تھی اکاشہ کہ جب اللہ کسی انسان پر اسکی سکت سے زیادہ اس پر بوجھ نہیں ڈالتا تو اکثر ایسے لمحات ہماری زندگی میں کیوں آتے ہیں جب انسان تھک کر ٹوٹ جاتا ہے دل تکلیف اور اذیت سے بھر جاتا ہے اور اپنا آپ کسی بوجھ جیسا لگنے لگتا ہے۔لیکن اب مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے اللہ اپنے خاص بندوں کو چننے کے لیے ان پر آزمائش بھیجتا ہے آزمائش محبت ہی کا پیمانہ ہے۔

اور پھر جو لوگ اپنے رب کی چاہت کے لیے اپنی چاہت قربان کر دیتے ہیں تو اللہ انہیں ان کی تکلیفوں،ازیتوں اور قربانیوں کے بدلے میں بہتریں صلہ عطا فرماتا ہے کندھن بننے کے لیے جلنا تو پڑتا ہے۔تو آپ کیوں فکر کرتے ہیں ایک روشن صبح آپ کی بھی منتظر ہے ہو سکتا ہے کہ ایک چیز ہم پر ناگوار گزرے اور وہی ہمارے لیے بہتر ہو اور ہو سکتا ہے کہ

ایک چیز ہمیں پسند ہو اور وہی ہمارے لیے بری بھی ہو اللہ جانتا ہے ہم نہیں جانتے اور پھر ہمیں کیا لگتا ہے کہ جب ہم مسلسل آسانی کی دعا مانگتے ہو تو ہمیں اللہ جواب نہیں دیتا جب جب دعا مانگتے ہو اللہ تب تب کہیں نہ کہیں کسی کے دل کو نرم کر رہا ہوتا ہے کہیں کسی کے ذہین میں بھی خیال ڈال رہا ہوتا ہے۔ غرص۔۔۔ آپ کے لیے اسباب بنا رہا ہوتا ہے۔ اور ہم ہمیں لگتا ہے کہ دعائیں رایئگاں جا رہی ہیں۔ فرق بس اتنا ہے کہ جو اللہ آپ لیے کرتا ہے وہ نظر نہیں آتا۔

اگر آپ کو کسی طرح اللہ کے منصوبوں کا علم ہو جائے تو ایمان کیسا تو آزمائش کیسی بس توکل کی راہ پر چلتے رہو یہ راہ خوبصورت ہے۔

کیونکہ اس میں آپ کے ساتھ آپکا رب ہے وہ دروازہ بھی کھول دیتا ہے جس کا آپ نے سوچا بھی نہیں ہوتا نہ ہی آپ نے کبھی اس پر دستک دی ہوتی ہے تو وہ کیسے وہ دروازوں کو نہیں کھولے گا جن پر آپ کی مسلسل دعاؤں کی دستک ہوتی ہے صبر کریں انتظار کریں وہ کوئی نہ کوئی دروازہ ضرور نکالے گا بس اپنے دل کو سمجھاؤ جو یوسف کو مصر کا شہنشاہ بنا سکتا

ہے جو یونس کو آیت کریمہ پڑھوا سکتا ہے موسی کی مدد کے لیے سمندر کو دو حصوں میں کر سکتا ہے وہ آپ کی پریشانی کو خوشیوں میں کیوں نہیں بدل سکتا وہ اس وقت پر قدرت نہیں رکھتا ذرے ذرے کی خبر رکھنے والا تمھیں کیسے اکیلا کر دے گا۔

اور رہی بات خزام شاہ کی تو جانے انجانے میں ہی سہی پر چندہ آپ کی وجہ سے تکلیف اٹھانی پڑی ہیں ان کا نقصان ہوا ہے تو چندہ آپ تو خوش نصیب ہیں آپ کو اللہ جانی نے آپ کو موقع دیا بھر پائی کا۔۔۔اللہ آپ سے اس آنکھ کے بارے میں سوال کرے گا جس کو آپ نے رلایا۔آپ سے اس دل کے بارے میں پوچھے گا جس کو آپ نے تکلیف دی۔ اس روح کے بارے میں پوچھے گا جس کے تحفظ اور یقین کو آپ نے توڑ ڈالا،اور وہ بہترین انصاف کرنے والا ہے۔اس لیے محتاط رہیں کہ کوئی آپ کی شکایت اللہ کے حضور پیش کرے۔

اس لیے ہمت کریں اور اپنی جاب دل لگا کر کریں عزت اور ذلت تو اللہ جانی کے ہاتھ میں ہے آپ نے گھبرانا نہیں ہے حالات کا صبر کیسا تھ سامنا کرنا ہے۔

چلیں آپ اچھے بچوں کی طرح جائیں۔۔اللہ پاک اور آپ کی حجاب آپی ہمشیہ آپ کے ساتھ ہے۔۔

اکاشہ کا آج دوسرا دن تھا۔آیت اور اکاشہ پروفیسر صفدر کا لکچر رلینے کے لیے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں جانے کے لیے سیڑھیاں چڑھ رہے تھے کہ اچانک سے ان کے سامنے کوئی آیا۔رافع اپنی ٹانگ سے انکا گزرنے کا راستہ بند کر کے گرل سے ٹیک لگائے کھڑا ہوا پیچھے اس کے چمچے بھی اسکی پیروی میں موجود تھے۔

یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔اکاشہ نے رافع سے کہا۔میں نے تو کوئی بد تمیزی نہیں کی۔۔رافع نے ڈھٹائی سے کہا۔۔۔تم ہوتے کون ہو راستہ روکنے والے۔۔اس بار آیت نے کہا۔۔

" I am Rafy the Don "

رافع نے شان سے کہا۔اتنی ٹھنڈ میں بھی وہ بنا سویٹر پہنے ہوئے تھا۔اور میں یہاں اپنے ڈوڈ کی نئی سیکرٹری سے ملنے آیا ہوں۔۔۔رافع نے اکاشہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔اکاشہ یہ سن کر ہی سمجھ گئی تھی۔۔اسے خزام اور اپنی شام کی کال پر کی گئی باتیں یاد آئی۔اس لیے ذرا تمیز سے پیش آؤ تم سب اور مت بھولنا کہ اس یونی پر میرا راج چلتا ہے۔۔

تو کیا اب بھی تمھارے راستے سے ہٹ جاؤ میں اکاشہ قریشی۔۔۔رافع نے پوچھا۔۔

جی جلدی آپ بتادیں ایڈریس آفس کا۔۔لیکچر ہونے والا ہے پروفیسر صفدر کا ہم لیٹ ہو گئے تو وہ کلاس میں نہیں آنے دیں گے۔۔اکاشہ نے فکر مندی سے کہا۔

نہیں جانے دو نگا کل والا بدلہ ادھار ہے تم پر۔۔ تمھاری وجہ سے میں بیماروں والا کھانا کھا رہا ہو۔۔۔

سوری میری وجہ سے جو بھی آپکو تکلیف ہوئی۔۔۔اکاشہ نے رافع سے کہا۔۔۔

ہاں ہاں ٹھیک ہے جاؤ معاف کیا۔۔یاد رکھو گی تم بھی میری سخاوت کو۔۔۔۔

اکاشہ آگے بڑھنے لگی کے رافع نے اسکے بیگ کو پیچھے سے پکڑ کے کھینچا۔۔۔وہ گرتے گرتے بچی رافع سے پنگا۔۔۔اچھا نہیں بچو۔۔

اکاشہ نے ایک نظر رافع کو دیکھا اور آیت اور مہر کے ساتھ اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گئی۔ کہنا تو وہ بہت کچھ چاہتی تھی پر چپ رہنا اسے بہتر لگا۔

یونیورسٹی سے وہ مین گیٹ کی طرف بڑھ رہی تھی کہ جب اسے عائشہ کی کال آئی۔

عائشہ نے اکاشہ کی کال اٹھاتے ہی کہا۔۔۔میرا پیکج نہیں ہے کچھ لون لیا ہوا بیلنس بچا ہے۔جلدی بتاؤ آفس کس ٹائم جاؤ گی۔۔۔امی پوچھ رہی ہے۔۔چار بجے اکاشہ نے جواب دیا۔اور عائشہ نے فوراً کال کاٹ دی۔۔۔

اکاشہ نے ایک لمبی سانس لی۔۔۔جب اللہ پاک ساتھ تو پھر بات ختم ہو گئی میرے ساتھ بھی اللہ اور جس کے ساتھ اللہ پاک اسے ڈرنا نہیں چاہیے میں اچھے سے اپنی جاب کروں گی بس۔۔اکاشہ نے خود سے کہا اور گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔

وہ آگئی ہے۔۔اکرم نواز نے آکر بتایا۔۔

کون آگئی ہے۔۔؟؟ خزام نے پوچھا۔

اکاشہ قریشی!!!

کہاں ہے وہ۔۔؟؟

نیچے حال میں بیٹھی ہوئی ہے۔۔

ٹھیک ہے بھجواسے۔۔

السلام وعلیکم۔۔اکاشہ نے اندر آتے ہی دھیمی آواز میں کہا۔

سیاہ حجاب اوڑھے لڑکی داخل ہوئی۔اسے دیکھ کر بس ایک پل کو چونک سا گیا تھا۔اس نے یوں کیسی کو سر پر اتنی نفاست سے حجاب اوڑھے نہیں دیکھا تھا۔لمحے بھر کر چونک کر سنبھل تو گیا پر اس لڑکی کی گھبراہٹ اُس سے چھپی ناں رہ سکی۔

وعلیکم اسلام۔۔۔خزام نے جواب دیا۔

اور اکاشہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔ہاں تو اکاشہ قریشی جیسا کہ تم جانتی ہو تم میری سیکرٹری۔۔ہو اب تو میری سیکرٹری کی حیثیت سے تم نے سارے معاملات سنبھالنے ہونگے اب سے آفس کے میرے ساتھ ہر میٹنگ میں شریک ہونا ہو گا اور میری ساری

میٹنگ تم نے مینج کرنی ہو نگی۔۔میری کس کے ساتھ کس ٹائم ہے اور میٹنگ روم میں بھی تم نے سب اچھے سے نوٹ کرنا ہے۔۔

آر یو انڈر سٹینڈ۔۔۔وہ تلخ لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

جی۔۔ایم انڈر سٹینڈ۔۔۔

گڈ۔۔ایک بات یاد رکھنا مجھے باتیں ریپیٹ کرنا بالکل نہیں پسند۔۔۔!!!

میں ایک ہی بار کہتا ہوا اور یہ امید رکھتا ہوں کہ سامنے والا مجھے موقع ناں دیں ورنہ سامنے والے کے حق میں بہتر نہیں ہوتا۔۔

اور میں اُمید کروں گا کہ تم مجھے یہ بات دہرانے کا موقع نہیں دو گی۔۔۔

جی انشاءاللہ میری آپ سے ایک ریکوسٹ ہے کہ آپ مجھے تم نہیں آپ بول سکتے ہیں۔۔

سہی میں تمھیں تم ہی کہو گا اور ایک بات کل سے نقاب مت کرنا۔۔ سیکرٹری کے گیٹ اپ میں آنا۔۔اکاشہ نے ایک نظر خود پر ڈالی۔۔۔ سوری میں اپنا پردہ نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔ لوگ یہاں تمھیں دیکھنے نہیں آئے گے سو۔۔۔ تم کل سے سہی طرح کے گیٹ اپ میں آؤ۔۔

اکاشہ کو اسکی بات سن کر غصہ آیا۔۔تو

" مسٹر خزام شاہ"

شاید آپ جانتے نہیں

" پردہ عورت کی پہچان ہے"

عورت کا مطلب ہے چھپا ہوا۔

اور حضرت خدیجہؓ نے فرمایا!

"عورت کے لئے بہترین زیور پردہ ہے اور پردہ دار عورتیں جنت میں میری بیٹی فاطمہؓ کے ساتھ ہوں گی۔۔۔"

میں عارضی دنیا کے لیے اپنی آخرت تباہ نہیں کر سکتی۔۔۔آپ کو اگر زیادہ مسئلہ ہے تو میں کل سے نہیں آؤں گی۔۔

اکاشہ یہ کہہ کر ایک پل کے لیے نہیں روکی اور آفس کے خارجی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔

خزام نے اسے آواز دی۔فائن تم جیسے چاہو ویسے آسکتی ہو نو پرابلم۔۔

اور دو قدم اکاشہ کے قریب آتے ہوئے کہا۔

میری بات یاد رکھنا مجھے باتیں دہرانا پسند نہیں۔
اب تم اپنے کاؤنٹر پر جاؤ۔اور میں کچھ فائنلز بھجواتا ہوں۔۔کچھ دیر تک۔۔

اکاشہ کو خزام کی قربت سے کسی گہرے تعلق کا احساس ہوا تھا جیسے وہ بہت پہلے اس قربت کو محسوس کر چکی ہو۔۔

آپ تھوڑا پیچھے ہو کر بات کیا کریں پلیز۔۔اکاشہ نے خود پر قابو پاتے ہوئے دبی آواز میں کہا۔۔!!

واٹ۔۔۔"میں تمھارے قریب کہا کھڑا ہوں۔۔۔اسے قریب آنا کہتے ہیں خزام نے ناسمجھی سے کہا۔۔"

جو بھی ہے ایک ہی بات ہے۔۔!!

ایک ہی بات نہیں ہے۔۔

اب جاؤ۔۔ خزام نے نہایت ہی سرد لہجے میں کہا۔۔ عجیب لڑکی ہے یہ۔۔اور بڑبڑایا۔۔

اپنے کاؤنٹر پر آتے ہی اس نے سکھ کا سانس لیا پر اگلے ہی پل اسے محسوس ہوا جیسے کوئی اس پر نظرے جمائے ہوئے ہیں۔اس نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو اس کی نظر سامنے آفس میں بیٹھے خزام پر پڑی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔اکاشہ کا کاؤنٹر اس کے آفس روم کے عین سامنے تھا۔۔بس اسی کی کمی تھی اس پتھر دل جن کے سامنے رہنا پڑے گا۔۔اللہ جی سوری میں غلط نام لیا پر کیا کروں۔۔یہ خزام شاہ ہے ہی ایک پتھر دل انسان۔۔۔

انسان بھی رحم دل ہوتے ہونگے یہ تو ایک ظالم جن ہے۔۔اکاشہ بولی۔۔

جنگلی کہی کے۔۔خود کو کسی سلطنت کے سلطان سمجھتے ہیں بس باقی سب تو کچھ ہیں ہی نہیں ان کے آگے۔۔ابھی بھی اکاشہ اپنے سامنے رکھی فائنلز کو ایک نظر دیکھتے ہوئے۔۔خود سے بڑبڑا رہی تھی۔۔۔

پر اُسے نہیں پتا تھا اسکے کاؤنٹر کے اوپر ایک کیمرہ لگا ہے جس کی آواز خزام کے سامنے رکھے لیپ ٹاپ میں دھیمی آواز میں آ رہی تھی۔۔

خزام نے پہلی بار کسی لڑکی کے منہ سے اپنے الٹے سیدھے نام سنے۔۔۔خزام نے اکاشہ کو آفس میں بلایا۔۔

کچھ پل میں اکاشہ خزام کے سامنے کھڑی تھی۔۔

جی کہیں۔۔اکاشہ نے مختصر کہا۔۔

تم کچھ زیادہ نہیں بول رہی۔۔ خزام نے پوچھا۔۔

جی میں سمجھی نہیں۔۔؟؟

جن اعلیٰ قسم کے عظیم ترین ناموں سے تم مجھے یاد کر رہی تھی۔۔اس کی بات کر رہا ہوں میں۔۔۔

اکاشہ نے گھبراہٹ سے کچھ بول نہ سکی۔۔اور یہ گھبراہٹ خزام سے چھپ نہ سکی۔

جی ایسی بات نہیں وہ میں۔۔۔

جھوٹ۔۔۔!! وہ میں کیا۔۔ تم کیوں بھول جاتی رہی ہو میں خزام شاہ ہوں

خزام نے اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر کہا اس سے پہلے وہ کچھ بولتا۔۔اس کے موبائل پر کال آنے لگی۔۔اور خزام نے اکاشہ کو جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

لگتا ہے یہ کالا جادو کرتے ہیں کوئی جن ضرور قابو میں کیے ہوئے ہیں۔۔تب ہی تو میری بات کاپتا کر لیا۔۔۔اب میں دل میں کہوں گی جو بھی کہوں گی۔۔اور خوب ذکر واذکار کروں گی۔ہاں بس جلدی سے آٹھ بج جائے۔۔اکاشہ نے گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا

۔

مغرب ہونے والی ہے بس۔۔ مغرب آفس میں پڑھ لونگی اور عشاء گھر جا کر۔۔۔ شکر ہے عصر میں گھر سے پڑھ آئی تھی۔۔

السلام و علیکم۔۔۔۔

کیا آپ مجھے میٹنگ روم کے بارے میں بتا سکتے ہیں۔اکاشہ نے اپنے کاؤنٹر کے پاس ہی سے گزرتے ایک ورکر سے پوچھا۔۔اس پر اس نے اسے دائیں جانب جانے کا اشارہ کیا۔

وہ آفس ورک کے بارے میں تو کچھ بھی نہیں جانتی تھی۔یہاں تو زیادہ تر لڑکے ہی تھے۔اور جو لڑکیاں تھی وہ حد درجے کی ماڈرن تھی۔کچھ لڑکیاں تنگ ڈریس پہنے بے باکی سے لڑکوں سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی۔اسے اس ماحول سے الجھن محسوس ہوئی۔

میٹنگ روم کے قریب جاتے ہی اس کے قدم کسی لڑکی کی آواز پر ٹھٹک کر رکے۔۔

ارے وہ دیکھو۔۔۔ہمارے آفس میں ایک پارسا آنٹی بھی آئی ہوئی ہیں۔

ایک لڑکی نے اکاشہ کی ذات پر طنز کرتے ہوئے اپنی ساتھ کھڑی ساتھی لڑکی سے کہا۔

اللہ کی پناہ اکاشہ نے نم آنکھوں سے الفاظ دہرائے اور بوجھل قدموں سے میٹنگ روم کے اندر کی طرف بڑھ گئ۔

عائشہ اور جیا کے کل سے پیپر سٹارٹ تھے۔۔

یار عائشہ یہ قائدِ اعظم کے نکات مجھ سے یاد نہیں ہو رہے ہیں جیا نے عائشہ سے کہا۔

بکو مت اچھے سے یاد کروں رٹا مار لو ورنہ تمھارے سر کی قسم تم نے کمیسٹری کے ساتھ ساتھ پاک اسٹڈیز میں بھی فیل ہونا ہے۔۔

جیا بے چینی سے اس کے پاس آ کر بیٹھ گئ۔۔

امتحان میں کامیابی کا وظیفہ ملا ہے مجھے کرو گی؟؟۔۔عایشہ نے جیا سے کہا۔ہاں جلدی بتاؤ آج ہی کروں گی۔وہ منہ بنا کر گویا ہوئی۔

بس رہنے دو مشکل ہے بہن تم سے نہیں ہونا یہ۔۔تم بتاؤ تو سہی۔۔۔

درود شریف کی پانچ سو تسبیح کر لو گی ہر نماز کے بعد جائے نماز پر بیٹھ کر۔۔۔۔عائشہ نے لاپروائی سے بتاتے ہوئے اپنی کتاب بند کی۔

کیا۔۔۔۔۔۔پانچ سو تسبیح روزانہ۔۔؟؟

جیا نے بوکھلا کر عائشہ کی شکل دیکھی۔

دیکھا بچو میں نے کہا تھا ناں نہیں کر سکو گی تم۔۔

عائشہ نے بھی جیا کی نفسیات پر پی ایچ ڈی کر رکھی تھی۔۔

ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے میں ابھی جا کر شروع کرتی ہوں۔۔ایسا کہہ کر وہ پر عزم انداز میں اٹھی اور کمرے سے نکل گئی۔

وہ مسکراتے ہوئے ایک دفعہ پھر کتاب پر جھک گئی ساتھ ہی اپنے ساتھ پلیٹ پر نظر ڈالی۔۔

ہائے اللہ۔۔۔میرے نگٹس کہاں گے۔

عائشہ کو خالی پلیٹ دیکھ کر اچھا خاصا دھچکا لگا۔

ہمارے پیٹ میں۔۔ساتھ بیٹھے فاطمہ اور علی نے شرارت سے بتایا۔۔

شرم تو نہیں آتی بڑی بہن کی چیز کھاتے ہوئے۔۔

آپ کو کس نے کہا تھا آپی۔۔بیٹھ کر مخلوق خدا کا مذاق اڑاؤ۔

خالی میٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی اکاشہ نے گہرا سانس لیا۔

اسکی نظر سامنے بیٹھے شخص پر پڑی۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔؟؟

اکاشہ کو دیکھتے ہی اس کے ماتھے پر الجھن کا جال نمایاں ہوا۔

خزام کی نظریں بھٹک کر اکاشہ کی بھوری آنکھوں پر گئی تھی۔۔۔!! کچھ پل کے لیے اسے لگا پھر سے اس بھوری آنکھوں والی جادو گرنی کے حصار میں قید ہو جائے گا۔

خود کو سنبھالتے ہوئے وہ بولا

بتاؤ اب میری اجازت کے بنا تم یہاں کیا کر رہی ہو"

۔وہ م۔۔میں میٹنگ روم دیکھنے آئی تھی۔

اور۔۔۔یہ کچھ فائنلز تھی کل کی میٹنگ کی آپ سے چیک کروانے آئی تھی۔وہ فائلز خزام کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔

خزام نے اس کے ہاتھ سے فائلز چھیننے کے انداز میں لی۔۔"

آج کے بعد میرے پوچھے بغیر کہی مت جانا۔۔۔

جی باس!!!اتنا کہہ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

گڈ۔۔!!یہ کہہ کر خزام نے دروازہ کھٹاک سے اکاشہ پر بند کرنا چاہا تھا یہ دھیان دیے بنا ابھی اکاشہ سہی طرح سے دروازے سے باہر نہیں نکلی تھی لیکن جلد بازی میں دروازہ بند کرنے کے چکر میں دروازہ بری طرح سے اکاشہ کے پاؤں پر لگ چکا تھا۔

آہہہ!!!میرا پاؤں اللہ جی۔۔۔اتنی زور سے مار دیا۔۔"

اکاشہ کی سسکاری سنتے ہی خزام نے دروازہ واپس کھول دیا تھا۔

عقل نام کی چیز ہے تم میں کے نہیں۔۔مجھے تو شک ہے تمھارا دماغ ہی خالی ہی ایڈیٹ۔۔"خزام اس کے زخمی پاؤں کا لحاظ کیے بنا بول رہا تھا۔

مجھے شوق نہیں تھا پاؤں دروازے میں دینے کا آپ نے بنا دیکھے دروازہ بند کیا آپ جو ٹھہرے کھڑوس..."آپکو کیا کوئی مر بھی جائے۔۔اوپر سے مجھے ڈانٹ رہے ہیں وہ اپنے پاؤں کی طرف دیکھتی رونے والی آواز میں بول رہی تھی۔اس کے پاؤں سے خون نکل رہا تھا جس کی وجہ سے اسے تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔

مجھے تمھاری فضول باتیں سننے کا کوئی شوق نہیں ہے بس ایک کام کروں میرے پر بڑا احسان ہو گا۔۔"

خزام کے بولنے پر اکاشہ نم آنکھیں اٹھائے اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

کیسا کام۔۔!!

اکاشہ نے رونے والی آواز میں پوچھا۔۔

میرے سامنے مت آیا کرو تمھاری یہ جادوئی آنکھیں۔۔۔(مجھے تمھاری طرف متوجہ کرتی ہیں تم ایک جادوگرنی ہو۔۔)ایسا خزام کہنا چاہتا تھا لیکن"

بات اُدھوری چھوڑ کر خزام نے اکاشہ کے پاؤں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔"

فلحال تم جاؤاور کچھ لگالو پاؤں پر۔۔۔

اکاشہ کادل کیااس کے سامنے کھڑے اس ظالم انسان کو بتائے اس نے اپنی زندگی میں آج تک اُس سے زیادہ ظالم اور پتھر دل انسان نہیں دیکھا۔۔"

آ۔۔آپ بہت ظالم ہیں!!!اللہ پوچھے آپ سے۔۔خود کو سمجھتے کیاہیں آپ۔۔؟؟

تکلیف اور غصے سے تیزی سے بولتی اپنے کاؤنٹر کی طرف چلی گئی۔

خزام نے اسکے پاؤں سے خون کی چند بوندیں زمین پر گرتے دیکھ مٹھیاں بھینچی تھیں۔۔۔۔"

بس کچھ وقت اور پھر میں گھر چلی جاؤں گی اس نے سامنے لگی گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے خود کو تسلی دی۔۔"

یہ خزام باس نے آپ کے لیے دی ہے اور کہا ہے یہ مرہم لگالیں آفس ور کرنے آکر اکاشہ کی طرف مرہم کی شیشی بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔"

ان سے کہے بہت شکریہ مجھے ضرورت نہیں۔۔۔!!

اگلے ہی کچھ پل بعد خزام خود اکاشہ کے کاؤنٹر کے سامنے موجود تھا۔یہ لگالو اپنے پاؤں پر۔۔ خزام نے مرہم اس کے سامنے رکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

ٹھیک ہوں میں مجھے ضرورت نہیں آپکی دوا کی!!

میں نے تمہیں کہا تھا کہ مجھے باتیں دوہرانا نہیں پسند چپ چاپ لگالو اس بار خزام کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔ خزام نے اس کے پاؤں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بس اتنا کہا اور واپس اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا۔

"کھڑوس" کہی کے ایک تو میرا پاؤں زخمی کر دیا اتنا خون نکال دیا اور مجھے ہی ڈانٹ رہے تھے۔۔۔"پتا نہیں کب جان چھوٹے گی میری

پتھر دل انسان سے۔۔۔!!

اپنے پاؤں پر مرہم لگاتے ہوئے اکاشہ بڑبڑائی تھی۔

گھر پہنچ کر اکاشہ سیدھا اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔اس نے بیڈ پر لیٹ کر اپنا بازو آنکھوں پر رکھا۔عائشہ نے کال کر کے بتا دیا تھا کہ وہ لوگ میلاد پر جائے گے۔اس لیے وہ سب آج دیر سے آنے والے تھے۔پیچھے اکاشہ گھر پر اکیلی رہ گئی تھی تو اٹھ کر آہستہ آہستہ محتاط قدم اٹھاتی بیسن تک گئی۔اور وضو کر کے واپس اپنے کمرے میں جا کر نماز عشاء کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کرنی شروع کر دی۔گھر میں اس کی پر سوز آواز گونجنے لگی۔جیسے وہ قرآن مجید کی تلاوت سے فارغ ہوئی تو اس کی نظر سامنے رکھی اپنی ڈائری پر پڑی جس میں وہ اللہ پاک کو خط لکھا کرتی تھی۔آج اللہ پاک کو خط لکھنا تھا مجھے اب لکھ لیتی ہوں۔

اکاشہ خود سے ہم کلام ہوتی سامنے رکھی ڈائری کو اٹھا کر وہ ٹیرس پر چلی گئی اور وہاں رکھی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ کر اطمینان سے چہرے پر مسکراہٹ سجائے اپنی ڈائری کی طرف متوجہ ہوئی۔

آج اسلام آباد کا موسم کافی اچھا تھا سردی کی وجہ سے ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔اور اکاشہ کو بے شک سردی بہت لگتی تھی پر سردیوں میں شام کی ہوائیں اس کے لیے سکون کا باعث بن جاتی تھی۔۔۔!!

اکاشہ نے پن نکال کر ڈائری لکھنا شروع کی۔

میرے پیارے اللہ پاک۔۔۔!!!

آج پھر میرا دل کیا آپکو پیارا سا خط لکھو۔کیسے ہیں آپ پیارے اللہ پاک آپ تو ہمیشہ ہی کی طرح ٹھیک ہونگے ناں۔۔

میں بھی بالکل ٹھیک ہوں ہاں۔۔۔پر آپ جانتے ناں آپکی بندی کمزور ہے جیسے ہر کام میں آپکا ساتھ چاہیے ہوتا ہے۔۔آج آپ اتنے یاد آرہے تھے ناں مجھے اتنے کہ بہت زیادہ والے۔

سنیں آپ سے ایک بات پوچھ لوں اللہ پاک۔۔

کیا اپکو بھی میں یاد آتی ہونگی۔۔۔؟؟

جیسے آپ مجھے آجاتے ویسے آپکو بھی آتی ہوں کیا۔مطلب میں تو گناہ گار ہوں تو ایسے تو آپ ناراض بھی ہو جاتے ہونگے۔جب جب آپ مجھ سے ناراض ہوا کریں ناں تو آپ مجھے فوراً توبہ کی توفیق دے دیا کریں۔۔پھر میں آپکو بہت پیار سے منا لیا کروں گی۔ویسے تو آپ سب جانتے ناں کیونکہ آپ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔اللہ پاک آپ مجھے کبھی بھی خود سے دور مت جانے دینا جیسے میں جانے لگوں ناں آپ مجھے روک لینا اپنے پاس

میں تو آپ کے ساتھ رہنا ہے اچھی مومن عورت بن کر۔۔آپ کی اچھی بندی بن کر۔۔۔ٹھیک ہے ناں اس لیے آپ مجھے خود سے دور نہ جانے دینا ورنہ میں چھوٹے بچوں کی طرح بہت رونے لگ جاتی ہوں۔اور پھر آپکو اسے ہر وقت گندے بچوں کی طرح روتے اچھی تھوڑی ناں لگو گی۔۔

مجھے بس آپ چاہیے ہیں اللہ جان....ہر انعام میں ہر سرپرائز میں دونوں جہانوں میں مجھے آپکی, آپکے ساتھ کی اور آپکی محبت کی کمی کبھی محسوس نا ہونے دیجئے گا....

Missing YOu SO Much!!

خزام نے گاڑی آفس سے گھر کی طرف بڑھائی رات کے گیارہ بج رہے تھے۔۔ موسم خراب ہونے کے باعث دھند میں سب دھندلا دیکھ رہا تھا۔ گھر پہنچ کر خزام نے اپنے کمرے کی طرف رخ کیا۔۔۔

جب رافع نے اسے آواز لگائی۔۔۔"

جس کی وجہ سے خزام سیڑھیوں پر ہی رک گیا۔

ارے ڈوڈ۔۔!!!

بڑی دیر کر دی آنے میں۔۔۔ ہم آپ کے انتظار میں کب سے دروازے کی طرف آنکھیں جمائے بیٹھے تھے۔۔!!

رافع نے شرارت سے کہا۔

یار میں تھکا ہوا ہوں میں مزید کسی اور کی اب فضول بکواس نہیں سن سکتا۔۔"

ایک منٹ ایک منٹ۔۔اب اور نہیں سن سکتا کا مطلب کیا۔ مجھ سے پہلے کس نے تمھارا موڈ خراب کر دیا یار۔۔۔ !!

رافع نے تجسّس سے پوچھا۔

"اسی لڑکی نے ! کیا نام ہے اسکا؟؟

۔۔اکاشہ۔۔

دیکھنے میں لگتا ہے بولتی ہی نہیں ہو گی لیکن زبان اتنی چلتی ہے اسکی کہ نہ پوچھو۔۔ڈرتی ہے مجھ سے پر ظاہر ایسے کرتی ہے جیسے میں کچھ ہوں ہی نہیں اس کے سامنے اور پتا نہیں کیسے کیسے نام لیتی ہے میرے عجیب۔۔۔!!

اوپر سے پاؤں پر چوٹ لگا بیٹھی ہے ہاں جانتا ہوں میری وجہ سے لگی پر غلطی تو اسی کی تھی ناں ! ! مگر نہیں وہ (میری غلطی ہے) بار بار کہہ رہی تھی۔۔"

"خیر اس کے بارے میں مزید بات نہیں کرنا چاہتا۔۔"

"ہمم!! پر تم خود ہی اکاشہ اکاشہ کر رہے ہو میں تو بات بھی نہیں کی اس کی نہ ہی پوچھا۔

ویل کھانا کھاؤ گے تو بتادو تمھارا یہ بھائی ایک ماں کی طرح کچھ بنادیں گا اپنے ہاتھوں سے"

"۔۔ نہیں میں باہر سے ہی کھا آیا ہوں تمہاری مہربانی تمھارے ہاتھ کے بنے کھانے کی کوئی ضرورت نہیں مجھے "

"اب جاؤ۔۔ میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں۔۔ "

یہ کہہ کر خزام نے اپنے کمرے کی طرف رخ کیا۔

اسکا کمرہ گھر میں باقی کمروں سے بڑا تھا دیواروں پر نفاست سے اعلیٰ کوالٹی کا رنگ ہوا پڑا تھا۔!!!

کمرے میں موجود فرنیچر بہت خوبصورت اور مہارت سے بنایا گیا تھا

کمرے میں سامنے کی طرف ایک ڈبل بیڈ رکھا ہوا تھا اور سامنے دیوار پر کچھ فوٹو فریمز لگا رکھے تھے ایک سائڈ پر کھڑکی تھی جو باہر لائن کا منظر دیکھتی تھی۔"

کمرے میں موجود ہر چیز بہت نفاست سے سیٹ کی گئی تھی کہ جو بھی آتا اس کمرے سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لیکن خزام کے کمرے میں کیسی کو آنے کی اجازت کہاں تھی۔۔۔"

اس نے کمرے میں کسی کو بھی بنا پوچھے آنے کی اجازت نہیں تھی پر رافع ہر بار یہ غلطی کرتا تھا۔

"رات کا نا جانے کونسا پہر تھا ہوا میں خنکی بڑھ چکی تھی۔"

پر سکون رات میں کیسی برے خواب کے زیر اثر اس شخص کے چہرے پر ننھی ننھی پسینے کی بوندیں واضح تھی۔"

دیکھتے ہی دیکھتے اس کے چہرے پر اذیت کی ایک لہر نمودار ہوئی۔اور وہ شخص ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا تھا!!

'موسم اب بھی خراب تھا بارش کے کھڑکیوں سے ٹکرانے کے شور سے ایک عجیب سی وحشت پیدا ہو رہی تھی۔ بارش کی آواز اس کی روح کو مزید زخمی کر رہی تھی"

"بلا آخر اس کی ہمت جواب دے گئ۔کمرے میں لیمپ کی مدھم سی روشنی پھیلی تھی۔ حواس بحال ہونے پر اس نے ساتھ میز پر رکھا لیمپ ہاتھ بڑھا کر نیچے گرا دیا۔"

وہ زور سے چلایا!!!

I said Enough!!!--- Enough

ایسا پہلی بار نہیں ہوا تھا یہ تو روز کا معمول تھا۔"

"آج پھر وہ ماضی کی اذیت کے حصار میں تھا۔ نجانے کتنی راتیں وہ سکون سے نہیں سو پایا تھا۔"

اس نے گھڑی میں ٹائم دیکھا رات کے دو بج رہے تھے۔ پھر جھٹکے سے وہ اٹھا۔"

اب اسکارخ اپنی سٹیڈی روم کی طرف تھا۔روز کی طرح آج پھر وہ خود کو کام میں مشغول کر چکا تھا۔اور ایسا ہی تو کرتا تھا وہ ماضی سے دور بھاگنے کے لیے خود کو کام میں مشغول رکھتا تھا۔!!"

صبح کے تین بج رہے تھے۔اور اتنی ٹھنڈ میں خزام سوئمنگ کر رہا تھا۔۔اور ایسا روز کا معمول تھا اسے نیند نہیں آتی تھی ساری رات وہ کام میں مشغول رہتا تھا۔ناجانے پر سکون نیند نے اسکا کب ساتھ چھوڑ دیا تھا اور اذیت اور بے چینی سے کب گہرا تعلق بن گیا تھا اور یہ ساتھ کب تک چلنا تھا یہ وقت ہی جانتا تھا۔

یہ دیکھیں میں کل اللہ پاک کو خط لکھا تھا اکاشہ نے ڈائری حجاب کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔آپ دیکھ کر بتائے ناں میں کیسا لکھا کچھ غلط بات تو نہیں لکھی ناں۔۔۔اکاشہ نے معصومیت سے کہا۔

ارے چندہ آپ نے پہلے اللہ پاک کو دینا تھا ناں تہجد کی نماز پڑھتی اور دل میں کہتی کہ اللہ پاک آپ کے لیے میں نے ایک اور خط لکھا ہے اور آپ سمجھتی کہ فرشتوں نے یہ خط اللہ پاک کو دے دیا اور پھر آنکھیں بند کر کے سجدے میں جا کر جو آپ کے دل میں آتا وہ ہی اللہ پاک کا جواب ہوتا ناں پگلی۔۔۔

ہا۔۔۔۔۔!!! اچھا اب میں ایسا کیا کروں گی۔اکاشہ نے خوشی سے کہا۔

کیسا دن گزرا آپکا چندہ۔۔۔"

ٹھیک تھا حجاب آپی۔

کسی نے تنگ تو نہیں کیا حجاب نے دوسرا سوال کیا۔

پتا نہیں بس جلدی سے ختم ہو میرے دو مہینے حجاب کو اکاشہ تھکی ہوئی نظر آرہی تھی۔

بس آپ دعا کریں کہ اللہ پاک مجھے ہمت دے میں پڑھائی اور کام دونوں اچھے سے کروں پتا نہیں لوگ دن رات کیسے محنت کرتے ہیں۔اکاشہ کو احساس ہوا کہ دو کام ایک ساتھ کرنا اس کے لیے بہت مشکل تھا پر مجبوری کے تحت اسے دونوں کام بخوبی کرنے تھے۔

ارے چندہ دیکھنا اللہ پاک آپکو بہت سی کامیابیاں عطا کریں گے آمین ثم آمین۔۔۔!!

اکاشہ حجاب کی بات پر مسکرائی چلیں اب میں چلتی ہو حجاب آپی۔

بس یہ چائے پی لو پھر چلی جانا۔حجاب نے چائے اسکی طرف بڑھائی۔

آپکی ہاتھ کی چائے کی تو کیا ہی بات ہے حجاب آپی۔

اکاشہ یونی ورسٹی سے کلاسز جلدی لے کر آج جلدی گھر جانا چاہتی تھی۔ کیونکہ اس کے پاؤں پر لگی چوٹ کی وجہ سے اسے چلنے میں دشواری ہو رہی تھی۔ وہ اپنے ہی دھیان میں چل رہی تھی کہ اس کے سامنے رافع نمودار ہوا۔ سنا ہے کل کسی سے ڈوڈنے میری سر پر لگی اس چوٹ کا بدلہ لیا ہے رافع نے اکاشہ نے پاؤں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

کہی وہ تم تو نہیں۔۔۔؟؟؟

ویسے زیادہ تو نہیں لگی ناں سن کر بڑا افسوس ہوا سوچا عیادت کر لی جائے بیمار کی۔۔۔"

چلو خیال رکھو اپنا اکاشہ میڈیم پھر ملتے ہیں

یومے گو۔۔!!!

اتنا کہتا بندروں کی طرح اچھلتا آگے کی طرف بڑھ گیا۔اس کے جاتے اکاشہ نے سکھ کا سانس لیا۔دونوں بھائی ایک جیسے ہیں۔اکاشہ بڑبڑاتی ہوئی مین گیٹ کی جانب بڑھ گئی۔

آج موسم صبح سے ہی کافی سرد تھا۔ٹھنڈی ہوااور ہلکی ہوتی بارش سے اس کے گال سرخ پڑ رہے تھے۔

موسم خوش گوار ہو گیا تھاسیاہ بادلوں نے نیلے آسمان کو اپنے لپیٹ میں لے رکھا تھاہوائیں روح سے ہو کر گزرتیں تو سکون بخشتی تھی۔

"اکاشہ کو یہ موسم بہت پسند تھا۔اس موسم میں اسکا چہرہ خوشی سے گلاب کی طرح کھل اٹھتا تھا"

گھر آتے ہی وہ کھانا کھا کر نماز پڑھنے کے بعد آفس سے دی گئی فائلز کو ایک بار پھر سرسری نظر ڈال کر چیک کر رہی تھی بارش کیسی بھی لمحے ہو سکتی تھی۔

آسمان پر کہیں کہیں بجلی بھی چمک رہی تھی۔

اتنے میں نعیمہ نے آواز لگائی

"اکاشہ" جلدی جلدی اوپر جا کر کپڑے سمیت لو موسم ٹھیک نہیں ہے۔۔!!

لو جی اماں کی فکریں۔۔۔۔"

ساتھ کھڑی عائشہ ہنس پڑی۔دانت بعد میں نکال لینا ابھی میرے ساتھ آؤ۔۔۔۔!!

میں نہیں آرہی تم جاؤ خود اتار لاؤ کام چور کہی کی اکاشہ بڑبڑاتی کپڑے اتارنے چلی گئ۔"

اچانک بارش شروع ہو گئ موٹے موٹے قطرے برسنے لگے تھے کاشہ خود کو بارش سے بچاتے ہوئے جلدی سے نیچے آ گئ۔

بارش زوروں سے جاری تھی۔عائشہ،جیااور علی تینوں بارش میں لان میں کھیل رہے تھے۔

دل تواکاشہ کا بھی بارش انجوائے کرنے کا تھاپراسے کچھ دیر میں آفس کے لیے نکلنا تھا جسکی وجہ سے وہ اپنے کمرے کی کھڑکی سے تینوں کو کھلتا دیکھ رہی تھی۔

"تینوں بارش میں مکمل بھیگ چکے تھے۔نعیمہ انہیں کتنی بار بلا چکی تھی پر ماں کا چیخنا چلانا کام نہیں آیا تھا۔وہ تینوں اپنی ہی دھن میں ایک دوسرے کو پکڑ پکڑ کر بارش میں بھگونے میں مگن تھے۔"

اکاشہ نے گھڑی میں ٹائم دیکھا۔

اس کے آفس جانے کا بالکل بھی دل نہیں تھا۔نہ چاہتے ہوئے بھی وہ آفس جانے کے لیے باہر کھڑے ڈرائیور کے ہارن بجانے پر اپنے قدم گیٹ کی طرف بڑھا چکی تھی۔"

بارش ابھی بھی جاری تھی آفس پہنچتے ہی اکاشہ کل جو ہوا اس کے بارے میں سوچ کر خزام سے دور رہنے کا سوچ رہی تھی۔آفس میں جاتے ہی دبے پاؤں اپنے کاؤنٹر کی طرف بڑھ رہی تھی کہ اچانک اسکی نظر باہر سے آتے خزام پر پڑتے ہی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی ہوئی۔ خزام ایک نظر اس پر ڈال کر اسے آفس میں آنے کا اشارہ کرتے ہوئے اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"اکاشہ خزام کی بات عمل میں لاتی چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتے اس کے پیچھے ہولی اسکے پاؤں میں ابھی بھی درد تھا جس کی وجہ سے وہ قدرے آہستہ چل رہی تھی"

اکاشہ کے اندر آتے ہی خزام نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا

" الس۔۔۔السلام علیکم"

اکاشہ چند سیکنڈ بعد منہ بنا کر بولی تھی۔

خزام اسے بخوبی نظر انداز کرتے ہوئے سلام کا جواب دیے بغیر اس نے اپنی بات شروع کر دی۔

اکاشہ کو یوں سلام کا جواب نہ دینا سخت ناگوار گزرا تھا وہ نا چاہتے ہوئے بھی خزام کی بات درمیان میں کاٹ کر بول پڑی۔

شاید آپکو کسی نے بتایا نہیں مسٹر خزام شاہ کے سلام کا جواب دینا ہر مسلمان پر واجب ہے

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اسلام میں کونسا عمل سب سے بہتر ہے۔۔

!!

"تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جب دو مسلمان آپس میں ملے تو ایک دوسرے کو سلام کہے۔"

پر مجھے لگتا ہے آپ مسلمان نہیں ہیں اگر ہیں بھی تو مسلمان ہونے کے فرائض آپکو کسی نے سکھائے ہی نہیں

اکاشہ سخت لہجے میں بول رہی تھی۔

تمھاری بکواس بند ہو گی اَب کیونکہ میں بکواس سننے کے موڈ میں نہیں ہو اور رہی بات میرے مسلمان ہونے کی تو یہ میرا ذاتی معاملہ ہے اب سے تمھیں سلام کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

" جسٹ سے گڈ ایوننگ"

اور میں تم سے یہاں مذہب سیکھنے نہیں آیا۔

خزام کا پہلے ہی موڈ خراب تھا اور بارش کے اس موسم نے خزام کا موڈ مزید خراب کر دیا تھا۔ خزام مزید اُس ٹڈی سے بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔

آپ سمجھتے کیا ہیں اپنے آپ کو۔۔؟؟

وہی جو تم مجھے نہیں سمجھتی۔۔!!!

مطلب۔۔۔؟؟اکاشہ نے انجان نگاہوں سے اسے دیکھا۔

کچھ نہیں خیر یہ لو خزام نے ایک فائل اکاشہ کی طرح بڑھاتے ہوئے کہا۔

آج میری میٹنگز ہیں جا کر سب ارینج کرو اور آج کی میٹنگز میں تم میرے ساتھ ہو گی اور ہماری لاسٹ میٹنگ شام سات بجے رکھ دو اب تم جا سکتی ہو۔

خزام نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اکاشہ کو ایک بار پھر اس طرح سے نظر انداز کرنے پر بری طرح غصہ آیا تھا۔آپکو سلام کا جواب دینا چاہیئے تھا میں تو سلام کروں گی میں گڈ ایوننگ باس نہیں بولوں گی اکاشہ انگلیاں موڑتی آنکھیں معصومیت سے جھپکاتی گھبراہٹ میں بول پڑی تھی۔

تمھیں میری بات سمجھ نہیں آئی تھی؟؟کہ مجھے باتیں دوہرانا پسند نہیں۔

یہ لڑکی اب اسکا دماغ خراب کر رہی تھی۔خزام نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"اسے حیرت تھی کہ کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی اس سے بحث کرنے کی اور اس لڑکی کو اتنا ڈرانے کے بعد بھی وہ آج پھر بحث کرنے کی جرت کر رہی تھی۔"

خزام کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے، وہ اس کی جانب بڑھا۔ دیکھو میرا دماغ خراب مت کرو۔ میرے سامنے سے غائب ہو جاؤ اسی وقت تمھارے حق میں اچھا ہو گا۔ وہ سرد مہری سے بولتا واپس اپنی جگہ کی جانب بڑھ گیا تھا۔

اکاشہ منہ بنائے واپس اپنے کاؤنٹر پر جا کر میٹنگ ورک میں لگ گئی تھی۔

میٹنگ روم میں اکاشہ اور خزام اور کچھ بزنس مین موجود تھے میٹنگ ختم ہوتے ہی بزنس مین میٹنگ روم سے جا چکے تھے اندر خزام اور اکاشہ موجود تھے۔ خزام اکاشہ کو کچھ اہم باتیں پروجیکٹ سے متعلق بتا رہا تھا اور وہ ساتھ ساتھ اُن کو لکھتی جا رہی تھی لیکن اکاشہ کے ہاتھ میں موجود قلم بار بار رک رہا تھا اس نے سیاہی دیکھی جو فل تھی پھر بھی روک ہے کچھ سوچتے ہوئے وہ پین جھڑکنے لگی تاکہ لکھ سکے۔ انک تو اس میں موجود ہے پھر چل کیوں نہیں رہا۔ اکاشہ بار بار پین کو جھٹکتی یہ دیکھے بنا کہ سیاہی کے قطرے خزام کی شرٹ پر گر رہے تھے۔

"خزام اپنی بات جاری رکھے سامنے رکھے لیب ٹاپ سے ہدایات دے رہا تھا کہ اچانک اسکی نظر اپنی شرٹ پر پڑی۔۔

"واٹ دی ہیل از دس۔۔۔!!

خزام چلاتا ہوا کھڑا ہوا۔"

"پین جھٹکنے میں مصروف اکاشہ خزام کے اچانک چلانے پر اسے دیکھنے لگی۔

تمھیں کام کرنے کی تمیز نہیں ہے کیا یا پین کا استعمال کرنا نہیں آتا تمھیں؟؟

جی۔۔۔"

اکاشہ حیرانی سے خزام کو دیکھنے لگی جس کے چہرے اور شرٹ پر سیاہی کے قطرے نمودار تھے۔

افففففف اکاشہ تو بھی ناں اندھی کہی کی!!

لگتا ہے آج تو یہ مجھے مار ہی ڈالے گے۔اکاشہ خود سے بڑبڑائی۔"

تمھارے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔ خزام دانت پیستا ہوا سامنے کھڑی ڈر کے حصار میں لپٹتی اکاشہ سے مخاطب ہوا۔"

میں تم سے بات کر رہا ہو اکاشہ۔۔!!

اکاشہ کے کچھ نہ بولنے پر خزام ضبط کرتا ہوا بولا۔

"و۔۔وہ میں تو پین چیک کر رہی تھی چل نہیں رہا تھا اکاشہ انگلیاں موڑتی چہرہ جھکائے بولی تھی۔"

اور تم نے سوچا کہ میرے کپڑوں پر انک کو چھڑک کر سیاہی چیک کی جائے۔

ایم سوری۔۔۔!!!!

میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا سچی پہ یہ تو خود سے ہو گیا پتا نہیں کیسے۔۔۔اکاشہ ہاتھ مسلتے ہوئے چھوٹے بچوں کی طرح خود کو خزام کے غصے سے بچانے کے لیے بولی۔

نہیں نہیں پین تو جادو کا ہے جو میری شرٹ پر چھڑک رہا تھا خود بخود۔

"ایڈیٹ"

جاؤاب اپنی شکل گم کرو میرے سامنے سے

آئے بڑے بھلا میں جان بوجھ کے کیا ہے ہر وقت ڈانٹے ایسے ہیں جیسے منسٹر لگے ہو

میرے اوپر اکاشہ بڑبڑاتی ہوئی میٹنگ روم سے نکلتے ہی اپنے گھر کی جانب روانہ ہو گئ۔"

"خزام شرٹ پر لگی سیاہی کی وجہ سے گھر جلدی آگیا تھا اس کے چہرے پر بیزاریت نمایاں تھی۔"

"وہ جب شاہ ہاؤس میں داخل ہوا تو باہر سے ہی ہنسنے کی آوازیں آرہی تھی۔"

"گھر میں آج محفل جمی ہوئی تھی۔ خزام کی کزن نور اور عمر آئے ہوئے تھے۔(عمر اور نور رافع کے ہم عمر تھے اور خزام کی خالہ کے بچے تھے جو کہ اکثر آتے رہتے تھے۔)"

وہ لاونج میں موجود کسی کی بھی طرف دیکھے بغیر اپنے کمرے میں جانے لگا۔

"السلام وعلیکم!!!---

خزام بھائی کہاں بیزی ہو۔۔۔؟؟

ایک نسوانی آواز نے اسکا راستہ روکا۔

"اوہ۔۔۔سوری میں نے دیکھا نہیں کیسی ہو نور۔۔۔؟؟؟

ہائے عمر۔۔۔!!دور سے ہی کہا۔"

سلام کا جواب تو دیا بھی نہیں آپ نے لگتا ہے خالہ سے کہنا پڑے گا کہ جلدی سے ہماری بھابھی لے آئے تاکہ وہ آپکو سلام کا جواب دینا سیکھا دیں۔

ہمم۔۔۔!! خزام پھر سے سلام کے ٹاپک پر بحث نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے کوئی جواب دیے بنا اوپر کی طرف قدم پڑھانے لگا۔

ایک منٹ خزام بھائی۔۔!! نور نے تجسّس سے روکا۔

"یہ آپ کی شرٹ پر سیاہی کیسے لگی نور نے شرٹ دیکھتے ہوئے پوچھا۔

وہ پاگل لڑکی۔۔ خزام بولتے بولتے روکا۔

کیا کہا آپ نے بھائی نور نے ناسمجھی میں پوچھا۔

کچھ نہیں میں چینج کر لوں۔اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

"اوپر اپنے کمرے کے قریب پہنچ کر رافع نے آواز لگائی۔ڈوڈ ایک منٹ رافع نے خزام کو پکارا تب تک خزام اپنے کمرے میں جا چکا تھا رافع بھی اُس کے کمرے میں آ گیا۔"

نور اور عمر سے تو بچ آئے۔اب اس رافع سے بچنا نا ممکن ہے باس۔۔"

کیا مسٹر خزام شاہ ہمیں بتانا پسند کریں گے کہ جس محترمہ کا ذکر آپ کر رہے تھے وہ اکاشہ ہے ناں۔۔۔!!رافع نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔

"رافع میرا دماغ مزید خراب مت کرو۔۔۔!!

لو جی تمھارا یہ دماغ تو ہر وقت خراب رہتا ہے۔میں جانتا ہوں اکاشہ کے علاوہ تو کیسی کی ہمت نہیں خزام شاہ کی شرٹ نیلی پیلی کرنے کی۔۔۔اب بتا بھی دو شرماؤ نہیں۔۔رافع شرارت سے بولا۔

"اس وقت دروازہ دھڑ کر

کے کھلا عائشہ اور جیا منہ بناتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔"

اکاشہ سردی کی وجہ رضائی میں دبک کر چائے سے لطف اٹھا رہی تھی۔

"دونوں نے ہاتھ میں نوٹس اٹھا رکھے تھے۔عائشہ نے ہاتھ میں اٹھائے نوٹس سامنے رکھے ٹیبل پر رکھے۔ایک تو اس گھر میں ڈھنگ کی جگہ بھی نہیں ہے جہاں بیٹھ کر بندہ دو چار رٹے لگا سکے۔

تو کس نے کہا تھا تمھیں آخری ٹائم پر آکر رٹے لگانے کا ساتھ ساتھ یاد کرتی تو اب یہ حال نہ ہوتا تمھارا۔اب لو مزے"

"اکاشہ ہنسی۔۔ "

ویسے اکاشہ تم سے توقع نہیں تھی مجھے اس طرح کی بات کرنے کی پہلے کیا خاندان کی خواتین کم تھی طعنے دینے کے لئے جو تم بھی اب میدان میں اتر آئی ہو عائشہ اچھا خاصا برا مان گئ۔!!

"نہیں نہیں میں کیوں طنعہ دونگی بھلا اچھی طرح جانتی ہو علم حاصل کرنے کی طلب میں تم دونوں کیسے تڑپ رہی ہو آج کل اکاشہ اپنی ہنسی کو بمشکل روکتے ہوئے بولی"۔

"خدا کا نام لو اکاشہ تم اب ہمیں کتابی کیڑا بھی نہیں سمجھو کہ یہ وقت دیکھنا پڑے عائشہ نے ناک چڑھائی۔"

"فضول باتیں مت کرو اور اب پڑھ لو بیٹھ کر اکاشہ نے بات ختم کرتے ہوئے کہا۔"

"یہ سب چھوڑو تم سناؤ آفس جاب کیسی جا رہی۔۔

"خزام شاہ کے دل گردے تو فدا ہوئے ہونگے ہماری اتنی پیاری اکاشہ کو دیکھ کر۔۔۔"

'شرم کرو عائشہ۔۔ہر وقت فضول بولتی ہو۔

لو جی تم اتنی پیاری ہو تو ایسا ہوتا ہی ہو گا ناں۔۔اس میں شرم والی کیا بات ویسے بھی جس نے کی شرم اسکے پھوٹے کرم۔۔۔!!

"میری بلا سے بھاڑ میں جائے خزام شاہ سے ایک نمبر کے سڑیل پتھر دل انسان ہیں جیسے منسٹر لگے ہو میرے اوپر اب میرا موڈ خراب مت کرو سونے دو اکاشہ نے پہلی بار کسی کو اس طرح کے لفظوں سے نوازا تھا۔۔"

"ارے ارے۔۔۔!! ایسے کیسے ابھی تو کہانی شروع ہوئی ہے تم کہتی ہو چھوڑ دیں ناں بہن ناں یہ ظلم ہو گا ہم پہ"

اکاشہ کو منہ بتاتا دیکھ کر عائشہ سنبھل کر بولی۔

"چلو کل سنا دینا آج نہیں سناتی تو اور یہ بتاؤ یہ تم کب سے لوگوں کے الٹے نام لینے لگ گئی ہاں۔

"کسی کسی کے نام لینے چاہے اس لیے تم زیادہ وہ مت بنو اکاشہ نظرے چرا کر بولی کیونکہ اس نے آج تک کسی کو الٹ نام سے نہیں پکارا تھا چاہیئے کوئی کتنا ہی برا کیوں ناں ہو۔"

"ٹھیک ہے میں تمھاری زبان میں وہ نہیں بنتی۔

جی عائشہ صاحبہ مہربانی آپکی۔"

ٹھیک ہے۔

" عائشہ نے اکاشہ کے چہرے پر تھکن دیکھی تو بات کو ختم کرنا بہتر سمجھا سو جاؤ تم ہم کمیسٹری کو رٹا لگا لے۔ عائشہ دوبارا رٹا لگانے کے لیے کمرے سے باہر نکل گئ۔

"اکاشہ کو تہجد پڑھنے کی عادت تھی۔ لحاظہ وہ تھکاوٹ کے باوجود بھی تہجد قضاء نہیں کرتی تھی۔ رات کا آخری پہر تھا جب اکاشہ کی آنکھ کھلی۔ کمرے میں لیپ کی مدھم سی روشنی پھیلی تھی پاؤں بیڈ سے نیچے اتارتے ہی اسے سردی احساس ہوئی۔ اس نے بیڈ پر تکیے کے ساتھ رکھا دوبٹہ اٹھایا اور اسے اپنے چہرے کے گرد اچھے سے لپیٹا۔ وہ مدھم قدموں کے ساتھ اٹھی اور وضو کرنے چل دی۔ اسے روز کی طرح آج بھی اپنے اللہ سے بہت سی باتیں کرنی تھی۔ تہجد ادا کرنے کے بعد وہ مصلے سے اٹھ رہی تھی کہ اسکی نظر کمرے میں داخل ہوتی ہاتھ میں کمیسٹری کی کتاب اور کچھ نوٹس اٹھائے عائشہ پر پڑی جو کہ آج صبح ہونے والے پرچے کی وجہ سے اپنے پرچے کی دہرائی کے لیے اس وقت جاگی تھی۔"

"تو ہماری پڑھاکو میڈیم عائشہ اٹھ گئی رٹا لگانے کے لیے اکاشہ نے عائشہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں یار۔۔۔ورنہ پورے خاندان میں اپنی عزت کا جنازہ نکالنے کا ارادہ تھوڑی ہے میرا عائشہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔!!تم بتاؤ تم نے مانگ لی اپنی سکریٹ دعا۔"

"ہاں مانگ لی۔۔!!!اکاشہ نے نرم لہجے میں جواب دیا۔"

"ویسے اکاشہ۔۔۔ایک بات تو بتاؤ تم روز فکس تہجد ٹائم پر کیسے آٹھ جاتی ہو مطلب روز رات کے آخری پہر اٹھنا مشکل نہیں ہوتی تمھیں۔۔؟؟اور تمھیں تو سب سے زیادہ سردی بھی محسوس ہوتی ہے پھر بھی تم روزانہ باقاعدگی سے تہجّد پڑھتی ہو۔۔۔۔!!!

"ہمممم تو یہ بات ہے اسکی بات سن کر اکاشہ ہلکا سا مسکرائی۔"

"تمھیں پتا عائشہ اللہ کے نیک بندے رات کی سیاہی میں اٹھ کر اللہ سے اظہارِ محبت کرتے ہیں۔"

اور میں بس کوشش کرتی ہوں اللہ سے اظہارِ محبت کرنے کی۔

"اور رہی بات تہجد کی ویسے تو تہجّد کی آذان نہیں ہوتی.
لیکن مجھے لگتا ہے جن لوگوں کا کنکشن اللہ پاک سے بہت گہرا ہو جاتا ہے انہیں تہجّد کی اذان کی آواز آتی ہے۔

"بظاہر تو میرا کنکشن اللہ پاک سے اتنا مضبوط نہیں ہے اور مجھے معلوم نہیں اللہ پاک کے ساتھ کیسا تعلق میرا. لیکن جو بھی ہے بہت ہی مزے کا ہے!!...

اللہ پاک مجھے اور سب مسلمانوں اپنے دین پر ایسے ہی قائم رکھنے والا بنائیں آمین۔۔۔!!

تھوڑا سا اور بتاؤناں تہجد کے بارے میں۔۔!!

"ارے۔۔۔کیوں نہیں بتاتی ہو۔۔"اس نے خوشی سے کہا۔

"جانتی ہو تہجد اتنی لاڈلی عبادت کیوں ہے؟؟

" کیوں عائشہ نے اکاشہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔؟؟

کیونکہ۔۔۔"

"فرض نمازوں میں للہ رب العزت ہمیں پکارتا ہے,اپنے پاس بلاتا ہے پھر آپ اُس کی جانب جاتے ہو۔۔۔۔!لیکن تُہجد میں ہمارے دل کی تڑپ ہمیں اُس تک جانے پر مجبور کر دیتی ہے, تبھی اُس نے تُہجد کی آذان نہیں رکھی تاکہ ہم تب اُس کی جانب جائے جب جانا چاہیں!خوف سے نہیں محبت سے_اور جب ہمارا دل ہمیں للہ رب العزت کے رُوبرو لے جاتا ہے تو وہ ہمیں تھام لیتا ہے۔۔۔ہزاروں سوئے ہوئے لوگوں میں جب اُس کا ایک

بندہ تکلیف کے مارے جاگ رہا ہو تو وہ کیسے اُس ایک بندے کو تڑپتا ہوا چھوڑ سکتا ہے...؟؟ جو اپنی نیند قربان کر کے اُس ربِ کعبہ سے کچھ طلب کرنے آئے تو للہ رب العزت کیسے پھر ہمیں خالی ہاتھ جانے دے سکتا ہے...؟؟

لاڈلی عبادت تک تو وہ اپنے لاڈلے بندے کو ہی لاتا ہے اور جب لاڈلا کسی چیز کی فرمائش کرتا ہے تو وہ فرمائش ہر حال میں پوری ہو کر رہتی ہے، جو ہاتھ تُہجد میں دُعا کے لئے اُٹھائے جاتے ہیں وہ کبھی ٹُھکرائے نہیں جاتے، جو حرف وقت تُہجد مُنہ سے ادا ہو جائیں وہ رَد نہیں کیے جاتے، جو وقت تُہجد مانگ لیا جائے وہ مانگ کبھی اُدھوری نہیں رہتی!...

جو سُکون ہمیں کہیں نہیں ملا اُسے ایک دفعہ تُہجد میں ڈُھونڈ کر دیکھیں تو...! جو ہمیں اب تک نہیں ملا اسے تُہجد میں مانگ کر تو دیکھیں...! تھوڑے رابطے سے بات نہیں بنتی تو رابطہ بڑھا کر دیکھیں...! للہ ربّ العزت سے مانگیں اور بار بار مانگیں، تب تک مانگتے رہے جب تک وہ اُس چیز کو ہماری جھولی میں نہیں رکھ دیتا یا ہمارا دل بدل نہیں دیتا.....! ہم اُس سے اُمید لگا کر رکھنی چاہئے... وہ اِس اُمید کو کبھی ٹُوٹنے نہیں دے گا, تُہجد کے

سجدوں میں بہایا گیا ایک آنسو ساری زندگی بدل دیتا ہے... سچے دل سے مانگی گئی بس ایک دُعا نصیب پلٹ دیتی ہے!!....

"اکاشہ نے ٹھہر ٹھہر کر ایک ایک لفظ نرمی سے ادا کیا۔"

"عائشہ نے سر اٹھا کر اپنی بہن کے معصوم چہرے کو دیکھا۔اور اسے دھیرے سے پکارا۔

" اکاشہ۔۔"!!!

اس نے آہستگی سے اُسے پکارا۔

"ہوں۔۔"

اکاشہ نے عائشہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔عائشہ کو اپنی بہن کی آنکھوں میں نمی نظر آئی۔رونے کی وجہ سے اکاشہ کی آنکھیں سرخ تھی۔"

"یہ اتنی مشکل چیزیں کیسے سمجھ جاتی ہو تم۔۔۔۔"

"اس میں مشکل کیا ہے بھلا۔۔وہ پھیکے سے انداز میں مسکرائی۔۔"

مجھے تمھاری طرح اتنی پیچیدہ باتیں سمجھ نہیں آتی عائشہ نے اکاشہ کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیوں جب اللہ سے محبت ہو جائے تو ایسی باتیں مشکل نہیں لگتی۔"

اب چلو شاباش تہجد پڑھو پھر دعا کرنا اپنے امتحان کے لیے اور مجھے بہانا نہیں چاہیے جاؤ ابھی تہجد پڑھو پھر اچھے بچوں کی طرح پڑھنا۔۔"

"ٹھیک ہے اماں جی جیسا آپکا حکم۔عائشہ نے شرارت سے کہا۔"

"صبح میں سردی کی شدت گھلی ملی تھی۔ٹھنڈ آہستہ آہستہ اپنا ٹھنڈا آنچل پھیلانے لگی تھی۔باہر ٹیبل پر سب موجود تھے۔پورے گھر میں گرم پراٹھوں کی مہک پھیل گئ تھی۔نواب ہاؤس میں معمول کی گہما گہمی تھی۔سب ناشتے کے ساتھ انصاف کرنے میں مصروف تھے۔"

"اکاشہ اور نعیمہ بی بی کچن میں ناشتہ بنا رہی تھی۔ہلکے جامنی رنگ کے جوڑے کو زیب تن کیے ہوئے تھی۔اسکا پاکیزہ چہرہ اداس سا لگ رہا تھا۔"

"نعیمہ نے ایک پل کو ہاتھ روک کر ایک نظر اسکا چہرہ دیکھا جس پر اداسیوں کا راج تھا تو اکاشہ سے پوچھ ہی لیا۔

کیا ہوا ہے اکاشہ۔۔۔؟؟

"جب سے تمھارا رشتہ طے ہوا ہے تم تب سے اور بھی اداس سی گم صُم، بہت خاموش ہو۔۔۔"

"سب ٹھیک ہے بچے۔۔؟؟

"میں جانتی ہو تم ان لوگوں کو خاص پسند نہیں کرتی ہو پر ایک بار اس رشتے کو موقع دے کر تو دیکھو۔"

"مردوں کا یہی ہوتا وہ شادی سے پہلے جیسے بھی ہوں مگر جب اُن کی شادی ہوتی ہے تُو اُن کو احساس ہو ہی جاتا ہے کہ وہ لڑکی کوئی عام لڑکی نہیں اُن کی عزت ہے اور پھر وہ اس کے لیے خود کو کسی حد تک بدل ہی لیتا ہے۔۔۔!!

"جی امی۔۔۔!! مگر میرا دل نہیں مانتا، میرا دل مطمئن نہیں ہے، مجھے لگتا ہے کہ آپ جس کو دل میں نہ بسا سکو اس کے ساتھ زندگی گزارنا مشکل ہوتا ہے۔"

"بلکل اکاشہ وقتی مشکل ہوتا ہے مگر جب نکاح ہوتا ہے تو رب خود مرہم رکھ دیتا ہے جب آپ کسی کے نکاح میں ہوتے ہو تو وہ آپ کو اپنے وجود کا حصہ تصور کرتا ہے پھر اس سے خود ہی لگاؤ ہونے لگتا ہے مشکل ہوتا ہے مگر ناممکن نہیں اور کچھ مرد تو اتنی محبت کرنے والے ہوتے ہیں کہ انسان گزرے لمحے بھول ہی جاتا ہے، یہ سب نصیبوں کا کھیل ہے میری بچی۔۔"

"جی امی آپ ٹھیک کہتی ہیں۔۔"

"پھر تمھارا مرجھایا ہوا چہرہ کچھ اور کیوں بیان کرنا چاہ رہا ہے۔۔ کچھ تھا اکاشہ کے لہجے میں جو نعیمہ کو محسوس ہوا تھا۔۔"

"ارے کچھ نہیں امی آپ ٹھیک کہتی ہیں اب میں سمجھ گئی ہو آپ زیادہ سوچ رہی ہیں۔۔خواہ مخواہ پریشان نہ ہوا کریں اور میں تو بالکل ٹھیک ہوں الحمداللہ آپکو کہیں سے لگ رہا ہے کہ میں ٹھیک نہیں ہو پھیکا سا مسکرا کر پوچھا۔

"مگر اس کے سوال کے اگلے ہی پل نعیمہ نے جان لیا تھا جو بھی ہوا ہے اور ہو گا۔وہ اکاشہ کی خوشی سے کوسوں دور ہو گا۔

"وہ ساری زندگی سب کے سامنے مسکرانے کی اداکاری کرے گی۔۔ایک طویل تھکا دینے والی اداکاری۔۔۔۔"

"بانو۔۔۔بانو۔۔۔میرا جوس کہاں ہے۔"

"سیڑھیوں سے اترتے ہوئے خزام نے غصے سے گھر کی ملازمہ کو آواز دی۔لائٹ گرے کلر کی شرٹ کے ساتھ آف وائٹ کلر کی جینز پہنے جوگنگ کے لیے تیار کھڑا تھا۔"

"اسکی غصے بھری آواز سن کر بانو جوس کا گلاس ٹرے میں رکھے کسی جن کی طرح ایک آواز پر حاضر ہوئی۔جوس کے کچھ گھونٹ بھر کر واپس رکھا اور باہر کی طرف نکل گیا۔"

"اس کے ہوتے ہوئے سب ملازمین کے سانس ایسے ہی روکے ہوتے تھے۔"

'خنک ٹھنڈی ہوا کے خوشگوار جھونکے نے اس کے چہرے کو چھو کر سکون بخشا۔ گراؤنڈ میں بنے جوگنگ ٹریک پر بھاگتے ہوئے خزام نے ہینڈ فری کانوں سے لگا رکھا تھا یہ اسکا تیسرا چکر تھا۔"

"صبح صبح یہاں کافی لوگ موجود تھے۔ہر کوئی اپنی دھن میں ٹریک پر بھاگ رہا تھا۔"

"وہ اپنی ہی دھن میں ٹریک پر بھاگ رہا تھا کہ اس کے فون کی گھنٹی بجی۔اس نے ایک پل کو رک کر اپنی جینز کی جیب سے فون نکال کر دیکھا تو اکرم نواز کا نام سکرین پر جگمگا رہا تھا۔اکرم نواز کا نمبر دیکھ کر اس کے اعصاب ڈھلے پڑے۔ صبح کی ٹھنڈی ہوا سے اس کے چاکلیٹی بال اتر رہے تھے۔"

"کال اٹھا کر خزام نے اکرم نواز سے سادہ لہجے میں پوچھا"

"کیا ہوا کچھ پتا چلا۔۔؟؟

" جی۔۔۔صاحب جی اتنا پتا چلا ہے کہ گھر کی سب سے بڑی بیٹی ہے اسکی تین بہنیں اور ایک بھائی ہے ماں سارا دن گھر میں رہتی ہے اور پاپ کسی کمپنی میں کام کرتا ہے۔"

"اور ہاں شاید اسکا کچھ دن پہلے کہیں رشتہ بھی ہوا ہے۔۔!!بس اتنا ہی پتا چلا آپ چاہے تو اور بھی معلومات نکلوا دوں۔۔؟؟

ہمم۔۔!!وہ بس اتنا کہہ سکا"

"اور کال منقطع کرتا فون کان سے ہٹا کر گہری سوچ میں پڑ گیا۔"

"تمھاری پیاری حجاب آپی کی کال آ رہی ہے جیا نے آ کر بتایا"

اکاشہ جب تک کال اٹھاتی کال دوسری جانب سے بند ہو چکی تھی اس نے دوبارہ کال کرنے کے بجائے جلدی سے مدرسے پہنچانا ضروری سمجھا۔"

"ارے میں تو بھول ہی گئی تھی آج میرا امتحان ہے حفظ والے سبق کا۔۔۔میں بھی ناں۔۔اب میں چلتی ہوں۔"

"مدرسے کے عین سامنے کھڑے ہو کر وہ چند لمحے خالی خالی نگاہوں سے مدرسے کے جدید طرز سے بنے بڑے دروازے کو دیکھتی رہی۔ پھر اندر داخل ہو گئی۔"

"مدرسے کی اندرونی سیڑھیوں پر قدم رکھتے ہی ساری تکلیفیں اور تھکن غائب ہوتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

جتنا وہ مدرسے میں آکر پر سکون ہوتی تھی اُسے نہیں لگتا تھا کہ کوئی اور جگہ اس سے زیادہ پر سکون ہو گی۔

وہ مدرسے کی چھت کو سہارا دیے پلر سے اپنی پشت کو ٹیک لگائے آنکھیں موندیں خود کو نارمل محسوس کر رہی تھی دل کا بوجھل پن ہوا میں تحلیل ہو کر ختم ہو گیا تھا۔

اور وہ سوچ رہی تھی اگر اُس کی زندگی میں مدرسہ نا ہوتا تو شاید اب تک وہ ڈیپریشن میں جا کر پاگل ہو چکی ہوتی۔"

"السلام وعلیکم۔۔۔!!!

"میری چندہ۔۔"

اپنے نرم سے لہجے میں مسکراتے ہوئے حجاب اکاشہ سے مخاطب ہوئی۔ حجاب کی آواز سن کر اکاشہ نے موندی ہوئی آنکھیں دھیرے سے کھولی۔اور حجاب کو دیکھ کر مسکرادی۔

"وعلیکم اسلام۔۔۔"

"کیسی ہیں آپ۔۔۔اور سوری میں آپکو کال بیک نہیں کی تھی۔

ارے۔۔۔میری چندہ سوری کیسا کوئی بات نہیں۔۔

"اللہ کی رضا میں راضی "ہنستے ہوئے بول کر حجاب کے گلے لگیں۔۔"

"ویسے حجاب آپی میرا امتحان کون لیں گی حفظ والی سورۃ کا۔۔اکاشہ نے پوچھا۔

"معلمہ ماریہ۔۔"

"پتا نہیں وہ کیسے لیں گی انکی میری تلاوت کیسی لگے گی۔۔اکاشہ نے گھبراتے ہوئے کہا۔"

"کچھ ہی پل میں وہ اس کمرے کے سامنے تھے جس میں معلمہ ماریہ موجود تھی۔"

"کمرے کے اندر داخل ہوتے ہی حیرت سے پھیلی آنکھیں لیے اندر کے منظر کو دیکھ رہی تھی۔کمرے میں سب لڑکیاں سفید حجاب کو نفاست سے اپنے نور سے منور خوبصورت

چہرے کے گرد لپیٹے ایک خوبصورت پھول کی مانند کھل رہی تھی۔ان سب کو دیکھ کر وہ دل سے مسکرائی تھی"

"تمام بچیاں قرآن پاک پڑھ رہی تھی۔اور ماریہ ایک جگہ بیٹھیں کسی طلبہ کو سبق دے رہی تھی۔اس منظر کو دیکھ کر اکاشہ کو اپنا آپ سکون سے سیر اب ہوتا ہوا محسوس ہوا تھا۔یوں لگتا تھا جیسے وہ جنت کے کسی باغ میں آ گئی ہو۔ماریہ نے حجاب اور اکاشہ کو دیکھ کیا تھا۔"

"السلام و علیکم اکاشہ نے سادگی سے نرم لہجے میں کہا۔وعلیکم اسلام ایمانی ساتھی ماریہ نے محبت اور سادگی بھرے لہجے میں جواب دیا۔ماریہ کی جھیل سی آنکھوں میں ایک الگ ہی چمک اکاشہ کو محسوس ہوئی تھی جیسے یہ آنکھیں فقط محبت کی نگاہ سے اکاشہ سے مخاطب ہو۔ماریہ دیکھنے میں سادہ مزاج لڑکی اور سب سے گھل مل جانے والی طبیت کی حامل تھی جو بچوں کو قرآن کی تعلیم بنا کوئی معاوضہ لیے دیا کرتی تھی۔اور یہی اسکی خوبی تھی جو شاید بہت کم لوگوں میں ہوتی ہے"

دیکھتے ہی دیکھتے اب باری باری نشستیں خالی ہونے لگی تھی لڑکیاں چہرے پر دل کش مسکراہٹ سجائے اپنی اپنی نشست سے اٹھ کر جانے لگی تھی۔"

"ماریہ اب اکاشہ اور حجاب کی طرف متوجہ ہوئی تھی"

اکاشہ سے امتحان لینے کے بعد)(

آپ بہت اچھا پڑھتی ہیں۔ماریہ نے اکاشہ سے کہا

ویسے آپکو کونسی سورت پسند ہے۔۔؟

" سورۃ صورت محمد "محمد صلی اللہ علیہ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن سے بنا دیکھے عشق ہے۔

ماریہ کے ایسے سوال کرنے پر اس کے منہ سے بے اختیار نکلا تھا۔وہ مسکرائیں۔

اور اپکو کیوں پسند ہیں۔۔؟؟ پیاری اکاشہ۔

آپکو پتا ہے یہ وہ ہستی ہے جن سے عشق کرنے کے لیے کسی وجہ کی ضرورت نہیں انھوں سب سے پہلے مجھے عورت ہونے کا حق دیا زندگی دی اس زندگی کے جینے کا طریقہ سیکھایا پیارا مصحف ہم تک پہنچایا، اور مصحف نے مجھے میرے رب کے احکام بتا کر مجھے رب سے ملایا مجھے آقا جانی سے محبت اس لیے بھی بہت ہے کیونکہ یہ وہ ہستی ہے جنھوں نے مجھے اللہ جانی سے محبت کرنا سیکھائی ہے اور پھر میرے رب کے محبوب ہے اور میرے اللہ جی پر میری جان بھی قربان مجھے فخر ہے میں ان کی امتی ہوں الحمدللہ"

"ماریہ گلابی رخساروں کے ساتھ اکاشہ کی بات سن کر مسکرائیں تھیں۔ طالبہ اب اٹھ اٹھ کر جانے لگی تھی۔"

"کچھ لوگ اتنے عزیز، اتنے پیارے ہوتے ہیں کہ ان کے نا ملنے پہ ساری عمر بے مقصد بن جاتی ہے اکاشہ کے لیے بھی اللہ سے جوڑا ہر شخص عزیز اور خزاں میں بہار کی مانند ہوتے تھے جیسے اس وقت اسکی زندگی میں حجاب اور ماریہ خیر خواہ تھے۔"

"ایمان والوں کو ایک دوسرے سے انرجی ملتی ہے۔

ایمان والے ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوتے ہیں"

"کمرے سے باہر نکلتے ہی وہ کچن میں چلی آئی جہاں نعیمہ بیگم کھانا بنا رہی تھی

امی لائے میں بنا دیتی ہوں۔

نہیں اکاشہ تم ابھی تو آئی ہو تھک گئی ہو گی آرام کرو۔ نعیمہ نے پیار سے اسکے گال کو سہلاتے ہوئے کہا۔

"نعیمہ بیگم کے چہرے پر پھیلے تاصف نے اکاشہ کو پریشان کیا تھا۔

امی آپ کچھ کہنا چاہتی ہے مجھ سے وہ ایسی ہی تھی اپنی ماں کے چہرے پر آئی پریشانی کو بھانپ جاتی تھی۔

وہ مجھے تمہیں کچھ بتانا تھا۔"

"اکاشہ جی کہیے امی کیا بات ہے۔

وہ بیٹا تمہارے سسرال والے کل آرہے ہیں شادی کے حوالے سے کچھ بات کرنے اسی لیے کچھ پریشان ہوں۔

امی آپ پریشان نا ہو کچھ نہیں ہوتا۔

اللہ ہیں ناں سب اچھا ہی ہو گا۔اس نے اپنی ماں کو تو دلاسہ دے دیا تھا پر اسے اس وقت اپنا دل ڈوب کر ابھرتا ہوا محسوس ہوا تھا لیکن اسے تو بس چپ رہنا تھا یہی تو کرتی آئی تھی وہ آج تک اور آج بھی وہی کر رہی تھی۔"

"لکھنا ایک لڑکی تھی

ناداں تھی پر لہجوں کو سمجھتی تھی

لکھنا کہ یونہی اداس نہیں رہتی تھی وہ کہ برے وقت نے بہت ستایا تھا اسے

کہ وہ اکثر بیزار رہتی تھی

لکھنا کہ اس کا دل دکھا تھا اور وہ کسی معجزے کے انتظار میں رہتی تھی

لکھنا وہ لڑکی پاگل سی تھی جو اس خوش فہمی میں تھی کہ کوئی اسے چاہتا ہے

اور لکھنا کہ وہ خالی ہاتھ تھی"

خزام آج تمھارے تایا شام میں ہمارے گھر آرہے ہیں۔ کہہ رہے تھے تمھارے لیے کوئی رشتہ پسند کیا ہے خاندانی لوگ ہیں کسی انڈسٹریز کے اونر کی بیٹی ہے۔ تمھارا کیا خیال ہے اس بارے میں۔

سلطانہ کے پوچھنے پر بھی خزام نے سر نہیں اٹھایا تھا بلکہ ایسے نظر انداز کر کے ناشتہ کر رہا تھا کہ وہ جیسے کیسی اور سے بات کر رہی ہو۔

" خزام میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں مام جب آپکو پتا ہے اس حوالے سے مجھ سے بات کرنا بیکار ہے تو پھر کیوں اس ٹاپک پر بات کر رہی ہیں۔ خزام یہ کوئی میری بات کا جواب نہیں ہے تمھارے تایا آج خود اس حوالے سے بات کرنے آئے گئے۔

انہیں کہیں مت آئے۔ میری طرف سے نہ ہے میں امید کرتا ہوا نکا اور میرا وقت بہت قیمتی ہے وہ اپنے وقت کا تو یقیناً ضائع نہیں چاہے گے۔ اس کے چہرے پر ہمیشہ کی طرح اس

وقت بھی سرد تاثر چھائے تھے۔اتنا کہہ کر وہ اپنی کرسی پیچھے گھسیٹ کر آفس جانے کے لیے باہر کی طرف بڑھ چکا تھا۔"

"گھر میں کلثوم کے آنے کی خبر سے نعیمہ پکوان پکانے اور ملازمہ سے پورے نواب ہاؤس کی صفائیاں کروانے میں مصروف تھی۔عائشہ پرچہ دے کر آنے کے بعد آج پھر انکی آمد کا سن کر دل ہی دل میں اپنی خالہ کو برا بھلا کہنے میں لگی تھی ساتھ ساتھ چائنیز سموسے اور رول سے بھی لطف اندوز ہو رہی تھی۔کچھ ہی پل میں کاؤنج میں کلثوم اور سلیم داخل ہوئے تھے۔انکے آتے کچھ ہی دیر میں نعیمہ نے عائشہ کو اکاشہ کو بلانے کے لیے بھیجا تھا۔"

"دروازہ دھڑ کر کے کھلا اور عائشہ منہ بناتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

ہماری پیاری "خالہ جان تشریف لے آئی ہیں میرے ساتھ چل کر اپنی شکل مبارک دیکھا آئے وہ بے تکف انداز سے گویا ہوئی۔"

"عائشہ کی بات سنتے ہی اکاشہ کا سانس حلق میں اٹک گیا تھا۔اکاشہ نے دبی دبی آواز میں عائشہ سے

"پوچھا کون آیا ہے۔۔۔؟

"خالہ اور انکے نکمے بیٹے صاحب تشریف لائے ہیں۔"

"عائشہ کی اطلاع پر اکاشہ کا رنگ افق ہوا۔اکاشہ نے بیزاری سے سر ہلایا اور الماری سے بڑا ڈوبٹہ چہرے کے گرد اچھے سے لپیٹ کر ہلکا سا گلہ کھنکھار کر ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی۔"

"کلثوم اور سلیم دونوں سنبھل کر بیٹھ گئے۔اکاشہ نے دھیمی آواز میں چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجائے کلثوم کو سلام کیا اور ایک طرف سمیٹ کر بیٹھ گئ۔"

"اکاشہ کو احساس ہوا وہ کسی کی نظروں کے حصار میں ہے۔اس نے دائیں بائیں دیکھا تو سلیم اسی پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔اکاشہ کو سلیم کی اس حرکت سے شدید کوفت ہوئی۔"

"لگتا ہے اکاشہ کا اپنی خالہ سے پردہ ہے اس لیے تو چادر میں لپیٹ کر آئی ہے۔کلثوم نے میٹھے لہجے میں اکاشہ پر طنز کرتے ہوئے کہا۔"

"اکاشہ کلثوم کے لفظوں پر بے ساختہ سکت ہوئی.

نہیں خالہ میں ایسی بات نہیں ہے زد پڑتے چہرے کے ساتھ وہ بس اتنا کہہ پائی۔

یاد آیا۔۔۔!!!اکاشہ تمھیں جیا بلا رہی تھی عائشہ نے اپنی بہن کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

جاؤ میں تمھیں بتانا ہی بھول گئی۔"

"کلثوم باجی آپ لیں ناں کچھ بہت چاہت سے بنایا ہے آپ کے لیے۔۔کلثوم نے آبرو تان کر نعیمہ کو دیکھا اور سامنے ٹیبل پر رکھی کباب کی پلیٹ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر چہرہ پھیر لیا۔"

"اکاشہ نے کمرے میں آتے ہی دروازہ بند کیا اور پلٹی۔

اکاشہ کے کمرے میں اس وقت تاریکیوں کا بسیرا تھا۔بیڈ پر دونوں ٹانگیں اوپر کیے انکے گرد بازوؤں کا گھیرا بنائے بیٹھی تھی۔وہ رونا نہیں چاہتی تھی پر پھر بھی انسو آنکھوں سے بے اختیار پھسلتے جا رہے تھے۔"

"وہ جانتی تھی کہ یہ اس کے لیے کٹھن راستہ ہو گا مگر وہ اپنے خاندان میں نامحرموں سے پردہ کرنے والی پہلی لڑکی تھی اس نے اپنے اللہ کے لیے وہ راستے چھوڑ دیئے تھے جس سے رب العالمین نے منع فرمایا تھا اس کو اللہ کی لاڈلی بننا تھا تو وہ کیسے اس کے حکم کی تکمیل نہ

کرتی کیسے وہ یہ سوچ کر بنا پردے کے چلی جاتی کہ کیا ہوا کزن ہے بچپن سے ساتھ کھیل کر بڑے ہوئے، مگر نہیں اب میں اور تب میں بات اور تھی اب وہ اللہ کے لیے وہ سارے راستے چھوڑ آئی تھی مگر اس راستے میں کھڑی وہ ساری آزمائشیں اسے ہرا دیتی تھی اب بھی وہ خالہ کے وہ طعنے اور سلیم کی سہ نظریں سوچ کر بے بس ہو رہی تھی اسے ایسے لگ رہا تھا وہ اس ظالم دنیا سے ہار جائے گی۔

مگر ایسا کیسے ہو سکتا کہ اللہ کے لیے جو راستے چھوڑے جائے ان میں رب ہمیں تنہا چھوڑ دے وہ کسی ذریعے دلاسہ دے ہی دیتا اور ہمیشہ کی طرح اج بھی اس کے لیے دلاسہ ہمت وہ باتیں بنی جو اس کو حجاب نے پردہ کرنے کی فرمائش ظاہر کرنے پر سیکھائی تھی، وہ باتیں جب جب لوگوں نے اسے تنگ کیا تو اس ہاری ہوئی لڑکی کو ہمت دینگے کے لیے بتائی تھی وہ آنکھیں بند کر کے ان تمام باتوں کو سوچنے لگی۔"

"ماضی"

"حجاب آپی آپ سے ایک بات بولوں۔۔۔؟؟

حجاب: جی میری جان بولے۔

آپی مجھے نا آپ کا پردہ کرنا بہت پسند ہے میرا دل کرتا ہے میں بھی آپ کی طرح خود کو ڈھانپ لوں میں بھی اللہ پاک کی حکم کی پابندی کروں میں بھی ان عورتوں میں شمار ہوں جن کو مومن کہہ کر پکارا گیا ہے، جن کا ذکر قرآن میں کیا گیا ہے۔

حجاب: ماشاءاللہ، یہ تو بہت اچھی بات ہے شہزادی یقین کرے مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی کہ اللہ نے آپ کے دل میں یہ بات ڈال کر آپ کو اپنی رحمت کے لیے چنا۔

اکاشہ: مگر آپی جان مجھے ڈر لگتا ہے۔

حجاب: ڈر کس بات کا چندہ؟؟؟

اکاشہ: آپی لوگوں کی باتوں سے طعنوں سے۔

حجاب: ارے چندہ یہ تو اللہ کی راہ کا سب سے خاص حصہ ہے جتنا لوگ آپ کو طعنے مارے گئے آپ اللہ کے اور قریب ہوتی جائے گی آپ اور مضبوط ہوتی جائے گی۔

پتا ہے اکاشہ زمانہ جاھلیت میں لوگوں کو شعور نہیں تھا تو برہنہ تھی ان کے جسم نہ ڈھانپنے کے برابر ہی تھی، مگر جیسے جیسے دین پھیلا لوگوں کو شعور ملا اور انھوں نے خود کو ڈھانپا، تو ہمیں جب شعور ملتا ہے تو تب ہمیں بھی دنیا کے لوگوں کی بری نظروں سے حوس پرست نظروں سے بچانے کے لیے خود کو ڈھانپتے ہیں، یہ ایک شعور والی اور مومن عورت کی نشانی ہے۔

"سورہ احزاب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!!!

"یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا} "سورہ الاحزاب آیت نمبر ۵۹"

"ترجمہ....اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (مونہوں) پر چادر لٹکا کر (گھونگھٹ نکال) لیا کریں یہ امر ان کے لئے موجب شناخت (وامتیاز) ہوگا تو کوئی انکو ایذا نہ دے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے".

" جب دین اسلام نیا نیا پھیلنے لگا تو جو مسلمان عورتیں تھی وہ جب گھروں سے نکلتی تو کفار مکہ ان پر طعنے اور آوازے کسا کرتے تھے، انھیں بری نظروں سے دیکھا کرتے تھے اس لیے اللہ نے پردے کا حکم جاری کیا تاکہ وہ پہچان لی جائے اور انھیں ستایا نہ جائے، نہ ہی کسی کی بری اور غلط نظر ان پر پڑھے۔"

"یہاں اکثر کہتے ہیں کہ یہاں حکم صرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں اور بیٹیوں کے لیے آیا۔ نہیں ایسا بلکل بھی نہیں ہے یہ حکم امت مسلمہ کی ہر مومن عورت کے لیے آیا ہے نبی مصطفیٰ ﷺ اپنی بیویوں بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے ہمیں مخاطب کیا گیا اب یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم خود کو مومن عورتوں میں شمار کرتے ہیں جو پہچان لی جائے یا ان عورتوں میں جنہیں دیکھ کر لوگ اپنی حوس پوری کرے۔"

"اکاشہ اس وقت سانس روکے مکمل طریقے سے حجاب کی باتوں میں کھو چکی تھی اس کی آنکھوں سے لگ رہا تھا وہ دل میں ایک عہد باندھ رہی ہے۔"

"حجاب: اکاشہ چندہ ایک باپردہ عورت انمول ہیرے کی مانند ہوتی ہے جبکہ ایک بے پردہ عورت اس گوشت کی مانند جو بازار میں قصاب کی دوکان پر لٹکا ہوتا ہے جس پر کوئی چادر نہیں ہوتی جس کو ہر گزرتا شخص دیکھتا ہے، اسی دوکان کے باہر کہیں بھوکے کتے بیٹھے ہوتے ہیں اس گوشت کی طلب میں اس کو نوچنے کی طلب میں کب موقع ملے اور اس پر حملہ کیا جاتے، اسی طرح جب عورت برہنہ اور بناپردے کے بناؤ سنگھار کر کے زیب تن

سے آراستہ ہو کر گھر سے نکلتی ہے تو مرد نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی طرف کھینچا چلا جاتا ہے جب ایک عورت خود دعوت دے گی تو دوسرا کیوں نہ اس کا فائدہ اٹھائے گا، یہ ہی وجہ کہیں عورتوں کے گھر اجڑنے کی وجہ بنتی ہے جو بیویاں گھر میں سارا دن خدمت کرتی ہے اپنی زندگی ختم کر دیتی ہے حسن پگھل جاتا ہے تو دوسری عورت جب بناؤ سنگھار کر کے مرد کو دیکھائے گی تو مرد تو اپنی عورت کو بھول ہی جائے گا ناں۔"

"جبکہ ایک باپردہ عورت ایک انمول ہیرے کی طرح ہوتی ہے جس کو جوہری نرم ٹشو کی کہیں تہوں میں لپیٹ کر نرم کپڑے میں ڈھانپ کر ڈبیہ میں بند کر کے لاکر میں رکھتا ہے اور صرف اس شخص کو ہی دیکھاتا ہے جو اسکو خرید سکتا ہے جس کی پہنچ اس تک ہو سکے باپردہ حیادار عورت بھی ایسی ہی ہے اس تک بھی اسکی پہنچ ہوتی ہے جو اس قابل ہوتا ہے وہ سستی نہیں ہوتی وہ رب کی رحمت میں ہوتی ہے۔"

"ٹھیک ہے مانتے ہیں یہ راستہ مشکل ہے جنگ لڑنی پڑھتی ہے اپنوں سے لوگوں سے ہر شخص سے انسان تنہا رہ جاتا ہے اجنبی ہو جاتا ہے، بنو قریظہ کبھی کبھی اپنے ہی بن جاتے ہیں مگر یاد رکھنا۔"

"نبی مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ

شروع میں دین اسلام اجنبی تھا انقریب پھر اجنبی ہو جائے گا اور سلام ہو ان اجنبیوں پر۔ دیکھوں نبی پاک نے بھی سلامتی دی ہے رب کی بھی رحمت ہے رب مسکرا کر دیکھتا ہے باپردہ حیادار عورت کو، تو پھر کیوں نا ہم اپنے اللہ جانی کے حکم کو مان لے ہمیں تو اپنے اللہ جانی کو اچھا لگنا ہے نا کہ لوگوں کو۔

جب دین کا حکم مومن عورتوں کے لئے آیا تو انھوں نے۔

"سمعنا واطعنا"

کہا تھا یعنی ہم نے سنا اور مان لیا،

اور کچھ عورتوں نے

"سمعنا واعصینا کہا تھا ہم نے سنا اور قبول نہیں کی۔"

"تو میری پیاری سی شہزادی کن عورتوں میں شمار ہونا چاہے گی حجاب نے پیار بھری مسکراہٹ کے ساتھ اکاشہ سے پوچھا تھا۔

اکاشہ نے بے ساختہ کہا۔

"سمعنا واطعنا"

"میں نے سنا اور خوشی سے اسکی اطاعت کی۔"

"اکاشہ کی آنکھیں آنسو سے بھر گئی تھی حجاب نے آگے بڑھ کر اکاشہ کے حجاب کا اگلا حصہ اٹھا کر اس کے کونے کا ایک حصہ چہرے کے گرد لپٹے حجاب کے ساتھ اندر کی طرف اڑیسہ اور دوسری طرف بھی اسی طرح کر کے اکاشہ کو مکمل طریقے سے نقاب میں چھپا دیا، اور اکاشہ کو گلے سے لگا کر ہمت اور حوصلہ دیتے ہوئے اس نئے راستے پر چلنے کے لیے مبارک باد کے ساتھ استقامت کی ٹھیر ساری دعائیں دی۔"

حال!!

"

"ماضی کو یاد کرتے ہیں اکاشہ کی بند آنکھوں سے بھی آنسو گر رہے تھے اور چہرے پر ایک سکون بھری مسکراہٹ تھی۔ جب آنکھیں کھولی تو اس کے چہرے کا سکون اور اطمینان یہ بتا رہا تھا کہ اس کے اللہ جانی نے اس کے سارے سوالوں کے جواب اسے دے دیئے ہیں وہاں ہی بیٹھے بیٹھے وہ شکر کے سجدے میں گئی اور روتے ہوئے کہنے لگی صدقے پیارے اللہ جانی آپ مجھے کبھی بھی تنہا مت چھوڑنا آپ کا بہت بہت شکریہ جو مجھے آپ نے اپنی محبت رحمت کے لیے چنا۔"

"اس نے چہرے کے گرد بندھا ڈوبٹہ کھول دیا تھا۔اب اس نے بیڈ کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں موندلی تھی۔"

"فون کی گھنٹی بجنے پر وہ کرنٹ کھا کر سیدھی ہوئی۔

موبائل کی سکرین پر خزام کا نام چمک رہا تھا۔"

"کال ریسیو کرتے ہی اکاشہ نے دھیمی آواز میں سلام کیا ہر بار کی طرح سلام کا جواب دیے بغیر کال کی دوسری جانب سے سرد لہجے پوچھا گیا۔

تم آج آفس نہیں آرہی۔۔؟؟

"جی نہیں باس آج میری یونی کی چھٹی تھی تو آفس کی بھی آج مجھے چھٹی چاہیے۔"

"ابھی اسی وقت آفس آؤں۔۔"میں تمھیں چھٹی کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

"لیکن باس پلیز۔۔۔"

"کہانہ ابھی اسی وقت ورنہ میں خود آجاتا ہو۔

اوکے میں آتی ہو۔۔اکاشہ جانتی تھی خزام جو کہتا ہے اس پر عمل بھی کرتا ہے ناں چاہتے ہوئے بھی وہ جانے کے لیے راضی ہو گئی تھی۔"

"بے دلی کے ساتھ اس نے سیاہ عبایا پہنے سیاہ حجاب اپنے چہرے کے گرد لپیٹے ہوئے جیسے ہی وہ کمرے سے باہر نکلی۔"

"لاؤنج میں بیٹھی کلثوم پر پل بھر کو اکاشہ کی نظر ٹھہری اسی پل کلثوم نے بھی ایک نگاہ اکاشہ کو دیکھا اور طنزیہ انداز میں مخاطب ہوئی۔"

"کہاں جا رہی ہو اکاشہ۔۔؟؟

"خالہ وہ آفس جا رہی ہو باس نے چھٹی نہیں دی۔۔۔

اچھا اچھا تو پھر سلیم تمھیں چھوڑ آئے گا آخر ہونے والا شوہر ہے تمھارا۔۔!!!

اکاشہ کا دل ایک پل کو سہم سا گیا اکاشہ کو لگا اس پر آسمان گر گیا ہو نہیں خالہ میں ڈرائیور کے ساتھ ہی چلی جاؤں گی۔"

"ہاں میں چھوڑ آتا ہو ویسے بھی موسم ٹھیک نہیں۔۔۔اتنے میں سلیم اکاشہ سے مخاطب ہوا۔اکاشہ نے ایک نظر نعیمہ کو دیکھا جھنوں سے اکاشہ کو التجائی نظروں سے دیکھ کر جانے کا اشارہ کیا۔

"جی ٹھیک ہے۔۔۔بوجھل دل کے ساتھ داخلی دروازے کو عبور کرتی وہ گاڑی کی جانب بڑھ گئی تھی۔اگلے چند لمحے سلیم بھی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔اکاشہ پیچھے خاموشی سے بیٹھی تھی جب سلیم اس سے مخاطب ہوا میں ڈرائیور نہیں ہو آگے آکر بیٹھو اکاشہ ناں چاہتے ہوئے بھی سہمے دل کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر آکر بیٹھ گئی تھی۔"

"گاڑی میں موت جیسی خاموشی تھی۔سڑک کے دونوں اطراف میں لگے درخت تیز ہوا کی وجہ سے زمین تک جھکے جا رہے تھے اکاشہ خوفزدہ آنکھوں سے باہر دیکھ رہی تھی۔اسکا پورا بدن خوف سے لرز رہا تھا۔"

"اس خوفزدہ شام میں سلیم گاڑی آہستہ چلا رہا تھا۔ سلیم نے موقع کو غنیمت جان کر گاڑی میں میوزک لگا دیا۔ اکاشہ کو اس وقت بے ہودہ میوزک سے وحشت ہو رہی تھی۔ اکاشہ نے اس کے ارادوں سے واقف تھی۔ پلیز اسے بند کریں۔ اکاشہ نے التجا کی تھی اسکا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔ اور گاڑی تیز چلائے مجھے جلدی آفس پہنچنا ہے۔"

"سلیم نے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے اکاشہ کی جانب دیکھا۔ اکاشہ اپنے آنسو ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔"

"اس نے اسی شیطانی مسکراہٹ کے سنگ آنسو ضبط کرتی اکاشہ کا ہاتھ تھاما
ارے میری بلبل اتنی بھی کیا جلدی ہے تھوڑا وقت تو ہمارا بھی بنتا ہے اور انتہا کمینگی کرتے آنکھ ماری۔۔۔"

"اکاشہ جس کو پہلے ہی اس کے اس طرح سے ہاتھ تھامنے پر کرنٹ سا لگا تھا اس کے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ آنکھ مارنے پر اس کے اندر تک خوف کی ایک لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔"

"آپ یہ کہاں لے جا رہے ہیں یہ راستہ تو آفس کی طرف نہیں جاتا ارے جان ہونے والا شوہر کو تمھارا ڈرتی کیوں ہو بس سیر کروا رہا ہو تمھیں پلیز مجھے یہی اتار دیں میں خود آٹو کے کر چلی جاؤ گی۔"

"اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کریں گاڑی کسی سنسان جگہ پر رک چکی تھی۔

اتنا نشہ تو شراب میں نہیں جتنا تیری آنکھوں میں ہے میری رانی۔۔۔۔!!

اکاشہ کے اوسان خطا ہو رہے تھے۔اسے اس وقت محسوس ہو رہا تھا کہ سیلم کے ساتھ آ کر وہ کتنی بڑی غلطی کر چکی ہے"

"یہ حسین چہرہ مجھ سے کیوں چھپاناہاں سلیم نے اکاشہ کا پردے میں چھپاہوا چہرا دیکھنا چاہا۔اچانک اکاشہ کو خیال آیااور بالآخر ہمت کر کے اپنے بیگ سے بلیک پیپر سپرے سلیم کے آنکھوں میں چھڑک کے اگلے ہی پل گاڑی کا دروازہ کھولااور باہر کی جانب بھاگی۔"

"اکاشہ نے دھڑکتے دل اور کانپتے ہاتھوں کے ساتھ موبائل نکالااور عائشہ کو کال کرناچاہی موبائل اس کے کانپتے ہاتھوں سے چھوٹ کر نیچے گراتھا۔اس نے جھک کر موبائل اٹھایا جو بند ہو چکا تھا۔موسم مزید خراب ہو چکا تھا۔اسکے سمجھ نہیں آرہا تھاشام کے پھیلتے اندھرے میں وہ کیا کرے۔اسلام آباد میں رہنے کے باوجود وہ اسلام آباد کے راستوں سے ناواقف تھی۔اکاشہ کی آنکھیں خوف اور بے بسی سے نم ہو چکی تھی۔"

"اس سے پہلے وہ کسی سے مدد طلب کرتی اسے سلیم کی گاڑی دور سے اسکی جانب آتی دیکھائی دی۔اسکا دل گھبرا رہا تھااس نے روڈ پر تیز تیز قدم بڑھاتے چلناشروع کیا۔"

"روڈ پر پڑے کسی پتھر کی وجہ سے وہ ٹکرا کر زمین پر بری طرح گری اس کے بازو پر چوٹ آئی اسکی آستین زمین پر گرنے کی وجہ سے پھٹ چکی تھی اکاشہ اگلے پل اٹھی زخمی ہاتھ کی پرواہ کیے بنا دوبارہ چلنا شروع کیا۔"

" سلیم اپنے منصوبے میں کامیاب ہوتے اگلے کچھ ہی پل میں اکاشہ کے عین سامنے اپنی گاڑی روک چکا تھا۔اکاشہ کا دماغ سن ہو گیا تھا۔شام کا اندھرا پھیل چکا تھا۔اس نے دل سے اللہ سے دعا کی کہ اللہ اسکی مدد کریں۔"

"سلیم نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور گاڑی سے باہر نکلتے ہی اس نے اکاشہ کا بازو مضبوط گرفت سے پکڑا اور اسے گھسیٹنے والے انداز میں گاڑی کی جانب بڑھا۔"

"اکاشہ نے چونک کر سلیم کا مضبوط گرفت کے ساتھ ہاتھ پکڑنے والے کو دیکھ کر چونکی۔

ہاں وہ خزام ہی تھا جو اس وقت اس کے لیے مسیحا بن کر آیا تھا۔ خزام نے سلیم کے منہ پر پوری قوت سے زوردار مکا دے مارا سلیم کا سر بے اختیار اوپر کو اٹھا تھا۔"

"ہمت کیسے ہوئی اکاشہ کو ہاتھ لگانے کی ہاں خزام نے اسکا گریبان پکڑتے اگلے ہی پل سلیم کو زمین پر دھکا دیتے خونخوار نگاہوں سے اسکی جانب دیکھتے سرد لہجے میں بولا تھا۔"

"اسے مت ماریں پلیز اکاشہ چلائی تو خزام نے ایک پل کو رک کر اسے دیکھا۔ خزام نے زمین پر زوردار ٹھوکر ماری اور پھر اکاشہ کی جانب بڑھا۔"

"گاڑی میں بیٹھو اکاشہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

نہیں میں پیدل چلی جاؤ گی۔"

"اکاشہ پلیز میں کہہ رہا ہوں ناں بیٹھ جاؤ ورنہ پھر رہو یہی اس کمینے آدمی کے ساتھ پھر میرے یہاں سے جانے کے بعد جو ہو گا اسکی ذمے دار تم خود ہو گی"

"اس نے آخری ایک ایک لفظ حقارت سے چبا کر زمین پر بے سود پڑے سلیم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ادا کیے۔

"جی میں چلتی ہوا کاشہ نے حلق تر کرتے جواب دیا۔"

"گاڑی میں بیٹھو۔ گاڑی کے جانب بڑھتے دوسرے جانب کا دروازہ کھولے گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔ کچھ دی تک گاڑی میں خاموشی چھائی رہی۔ اکاشہ کی آنکھیں نم تھی۔

تم یہاں کیا کر رہی تھی۔۔؟؟ خزام نے نارمل لہجے میں پوچھا تھا۔

مجھے گھر جانا ہے اکاشہ نے خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا البتہ اسکا دل بری طرح سے خوف کے حصار میں تھا۔

اوکے پہلے بتاؤ تم یہاں کیا کر رہی تھی اور یہ کون تھا۔۔۔؟

"جبکہ اکاشہ نے اپنے آنسو ضبط کرنے کی کوشش کی۔اگر آج خزام نا آتا تو وہ کیا کرتی یہ سوچ کر ہی اسکی نازک جان ہوا ہونے لگی تھی۔اکاشہ خزام کی بات کا جواب دیے بنا ہی خالی خالی نظروں سے باہر دیکھنے لگی تھی۔"

"تم نے بتایا نہیں کون تھا وہ اور تم سنسان روڈ پر کر کیا رہی تھی۔

آپ سے مطلب آپ پلیز مجھے گھر چھوڑ دیں ویسے ہو تو تم اتنی سی اور نخرے دیکھو تمھارا نام اکاشہ نہیں "شرلی" ہونا چاہیئے تھا اب بھی وقت ہے شرلی نام چینج کر لو"

"اکاشہ نے حیرانی سے خزام کی طرف رخ موڑ کر اسے گھورا۔اکاشہ خود کر ضبط کر رہی تھی اور کچھ ایسا نہیں کہنا چاہتی تھی جس سے وہ اسے وہی چھوڑ کر چلا جائے۔

اوکے پلیز جلدی گھر چھوڑ دیں وہ اتنا کہہ سکی۔

ٹھیک ہے پہلے بتاؤ ورنہ جب تک تم بتاؤ گی نہیں میں گاڑی نہیں چلاؤ گا خزام نے روڈ کے سائیڈ پر گاڑی روک کر کہا۔"

"میں آفس آرہی تھی تو انہوں نے کہا کہ یہ مجھے چھوڑ دے گے میں نے منع کیا پر امی نے کہا کے ساتھ چلی جاؤ اور یہ میرے منگیتر ہیں۔بالا آخر اکاشہ نے بتا ہی دیا۔"

"خزام کو لگا کسی نے پگلا سیسہ انڈیل دیا ہو اس کے کانوں میں اس نے غصے میں زور سے ہاتھ سٹرینگ پر مارا۔
اکاشہ نے خزام کی اس حرکت کو بغور دیکھا۔"

"ایسا کمینہ انسان تمھارا منگیتر اتنا میں جانتا ہوں کہ ایسے گھٹیا انسان کا انتخاب تم کرنے سے رہی۔"

"یہ سب میری ذاتی زندگی کا حصہ ہے اور آپکو کوئی حق نہیں کے آپ مجھے بتائے آپکی بہت مہربانی ہو گی اگر آپ مجھے جلد گھر چھوڑ دیں۔"

"اچھا شرلی۔۔۔!! خزام نے بس اتنا کہا آپ مجھے یہ جو بھی کہہ رہے شرلی کہنا بند کریں۔اکاشہ نے چڑ کر کہا۔"

" تمھیں پتا اسکا مطلب کیا ہے خزام نے اکاشہ سے پوچھا۔

نہیں۔۔۔!!!

میں بتاتا ہوں وہ جو شادیوں میں آسمان والے پٹاخے استعمال کیے جاتے ناں اسے کہتے ہیں شرلی۔

"آپکو کوئی حق نہیں سکی کے الٹے نام لینے کا اچھا شرلی یہ حق تو صرف تمھیں ہیں ناں۔۔؟؟؟

اکاشہ نے آنکھیں میچ کر خود کو کچھ بولنے سے روکا۔"

"پھر ایک طویل خاموشی چھا گئی۔ کسی جمپ کے باعث اکاشہ کو گرنے کی وجہ سے زخمی بازو میں درد محسوس ہوا اور وہ درد سے کراہ اٹھی۔"

"خزام اکاشہ کی کراہنے پر اسکی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا اس کے دائیں ہاتھ کی آستین بھٹی ہوئی تھی اور بازو سے خون بہہ رہا تھا".

"گلی نمبر بتاؤ نہیں میں چلی جاؤ گی آپ یہاں اتار دیں.

"میں نے کہا گلی نمبر بتاؤ اتنا ویلا نہیں ہوں جو تمھارے پیچھے پیچھے تمھارے گھر تک آؤ۔ بے فکر رہو تمھارے گھر سے پہلے کچھ فاصلے پر اتار دونگا۔

"گھر کے قریب آتے ہی اکاشہ کے گاڑی کا دروازہ کھولا اور تمیز سے شکریہ ادا کرتے ہی شام کے پھیلتے اندھرے میں گاڑی سے اترنے لگی کہ خزام نے اسے پکارا.

"اکاشہ نے اداس بھوری آنکھوں سے خزام کی طرف دیکھا۔اپنا خیال رکھنا جو چوٹ لگی ہے اس پر کچھ لگا لینا اور کل آفس آجانا مجھے کام میں سستی برداشت نہیں!!

جی او کے بس اتنا کہا۔"

"آج وہ پہلی بار اکاشہ سے نرمی برت رہا تھا۔

ناجانے کیوں اکاشہ کو اسکا یوں نرمی برتنا برا نہیں لگا تھا۔

"وہ اپنے بوجھل دل اور نڈھال وجود کے ساتھ قدم بڑھاتی گھر کی جانب چل دی۔"

"جیسے جیسے اکاشہ کے قدم گھر کی طرف بڑھ رہے تھے ویسے ویسے خزام کی نظریں بھی اس کا پیچھا کر رہی تھی، اکاشہ کی بازو پر لگی چوٹ کو دیکھ کر خزام کو کچھ وقت پہلے کا منظر یاد آیا کیسے اس کو چوٹ لگی اور تکلیف خزام کو ہوئی، پھر اسے شرلی بولنے پر اکاشہ کا چڑنا، اور پھر جب اکاشہ نے اپنے منگیتر کا بتایا تو اس کے اندر غصے کا ابال اٹھا تھا اس وقت اس کو ایسے لگا تھا کہ جیسے کسی نے جلتے ہوئے انگارے اس کے وجود پر انڈیل دیئے ہو، اور جب اس نے اس شخص کو اکاشہ کے ساتھ بد تمیزی کرتے ہوئے دیکھا تو اس کا دل یہ ہی کر رہا تھا کہ وہ کسی طرح اس شخص کا قتل کر دے۔

محبت ایسی ہی ہوتی ہے جیسے جیسے وہ دل میں کسی کو پناہ دیتی ہے تو پھر اس شخص پھر اپنی بادشاہی سمجھتی ہے،اس شخص کو کوئی دیکھ لے گوارا نہیں کرتی،

خزام جانتا تھا کہ محبت کا یہ احساس اس کے دل میں بھی لمحہ لمحہ قدم جمارہا ہے پر وہ اس بات پر راضی نہیں تھا کے اسے اور محبت جیسی فضول چیز ہو سکتی ہے اسکی زندگی میں محبت کے جذبات کی کوئی جگہ نہیں تھی پر قسمت کے آگے کسی کی نہیں چلتی شاید خزام کی قسمت میں بھی کچھ ایسا ہی لکھا تھا۔

اکاشہ وہ پہلی لڑکی تھی جسے دیکھ کر خزام کے دل کو احساس نے گھیرا تھا وہ احساس محبت کا تھا خزام نے اس احساس کو جھٹکنے کی بہت کوشش کی مگر اکاشہ کے چہرے کی معصومیت،اس کی شرارتیں اس کا چڑنا،نادانیاں،دل کا صاف ہونا یہ سب خاصیتیں خزام کو اس کی محبت میں رفتہ رفتہ قید کر رہی تھی۔

"خیالات سے خود کو جھٹک کر خزام نے دور جاتی اکاشہ کو گھر کے اندر داخل ہوتے دیکھا اور اس نے سکون کا سانس لیا اور گاڑی واپس موڑلی۔"

سنو جاناں!۔۔۔۔۔۔

تمہاری جھیل سی آنکھیں

میری دِل کی خزاؤں کو،

میرے اندر کے صحرا کو

چمک دیتی ہیں اپنے سی۔

لباس ان کا "حیا" کا ہے،

محبت اور "وفا" کا ہے

یہ ان کا بے مثل لہجہ

مجھے نعمت سا لگتا ہے

کہ۔۔۔۔۔

جن کی اک جھلک کو میں

سالوں "یاد" کرتا ہوں

انہی ظالم سی آنکھوں پر

صداقت وار دیتا ہوں

تیرے پیکر کا ہر اِک "لمس"

مجھے اک خبر دیتا ہے

صدا دیتا ہے، کہتا ہے

میں عاشق ہوں فقط تیرا

چھوئے نہ تُجھ کو غم کوئی

نہیں ہے اور دعا کوئی

فقط اتنا سا کہنا ہے،

مجھے تیرا ہی رہنا ہے

سنو جاناں !۔۔۔۔۔

مجھے تیرا ہی رہنا ہے

"اکاشہ کی دھڑکن ایک لمحے کے لیے روک سی گئی تھی کپکپاتی انگلیوں کو موڑتے وہ خوف اور گھبراہٹ کے ساتھ لاونج میں داخل ہوئی۔"

"کچن کے داخلی دروازے سے آتی نعیمہ کی اکاشہ پر نظر پڑی تم واپس بھی آ گئی سلیم بھی کچھ منٹ پہلے ہی آیا ہے اکاشہ سلیم کا نام سنتے ہی اسے اپنی نازک جان ہوا میں فنا ہوتی محسوس ہوئی اس سے پہلے اکاشہ کچھ کہتی کلثوم نے اکاشہ کو دیکھتے ہی پکارا اور اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔

کلثوم کے پکارنے پر وہ بری طرح چونکی تھی۔اکاشہ چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتی کلثوم کی طرف بڑھی۔"

"جی خالہ کہیں۔۔۔!!

تم تو اپنے آفس گئی تھی تو پھر اتنی جلدی آ گئی کلثوم نے بغور اسکا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔"

"سکینڈ کے ہزارویں حصے میں کچھ وقت پہلے کا منظر کسی فلم کی طرح اکاشہ کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔خشک لبوں کو تر کرتے ہوئے وہ خود کو سنبھالتے ہوئے مدھم آواز میں بولی۔"

"جی خالہ وہ موسم خراب تھا تو جلدی واپس آ گئی ہمم اچھا جاؤ ہماری تو ساس بہو کی باتیں ہوتی رہے گئی۔

وہ پلٹی ہی تھی کہ اچانک سلیم سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔۔۔اکاشہ گھبراتے ہوئے پیچھے کو ہوئی۔"

"ارے آپ تو گھبرا گئی وہ اکاشہ کو گھبراتا دیکھ کر خباثت سے مسکرایا۔ویسے اماں آپکی بہو کو میں بہت پسند ہوں اتنی عزت کرتی ہیں اپنے ہونے والے شوہر کی انکو میرے ساتھ وقت گزارنا بہت اچھا لگتا ہے آج ہم نے راستے میں بہت سی باتیں کی ہاں ناں جان۔۔۔ سلیم

نے آخری لفظ سرگوشی سے ادا کیے جو اکاشہ کی سماعت تک پہنچ گیا تھا لفظ جان پر اسکا دل اچھل کر حلق میں آ گیا تھا۔"

"وہ اسکی باتوں کو سمجھ رہی تھی۔اسکی نظریں اسے خود پر برداشت نہیں ہو ہی تھی۔"

"میری طبیعت ٹھیک نہیں میں آرام کرنا چاہتی ہو مختصر کہہ کر وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ کمرے کی طرف بڑھ گئ۔"

"کمرے میں آتے ہی اس نے دروازہ بند کیا اور پھر بیڈ تک آتے ہی اسکی نظر اپنے زخمی بازو پر پڑی جسے وہ جیسے تیسے سب کی نظر سے چھپا کر کمرے تک آئی تھی۔اس نے بنڈیج باکس نکال کر اپنے بازو پر بٹی کی۔

کچھ قدم چل کر کمرے کی کھڑکی تک آئی اور خالی خالی سی نگاہوں سے باہر دیکھنے لگی۔کھڑکی سے باہر لان تھا جو خاموشی کی زد میں تھا۔باہر بادلوں کی گرج چمک سے عجیب

وحشت چھائی تھی۔اسکا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔اللہ اس کے منہ سے بے اختیار نکلا تھا۔"

"وہ جانتی تھی جو آنسو اندر گرتے ہیں اللہ اس سے واقف ہے کیونکہ وہ ذات ہر شہ سے باخبر ہے۔

دور عشاء کی آذان آرہی تھی اب وہ اللہ سے ملنا چاہتی تھی ان سے اظہارِ رنج کرنا چاہتی تھی اپنے سارے غم اپنے رب کو بتانا چاہتی تھی ہاں اسے ایسا ہی کرنا تھا خود کو اللہ کے حوالے کر کے اللہ کی محبت سے خود کو سیر اب کرنا تھا۔"

"اس نے خود کو وضو کے پانی سے پاک کیا اور پھر جائے نماز بچھائی اور اپنے اللہ کے حضور حاضر ہو گئی وہ کہتے ہیں ناں تکلیف میں بندہ ان ہی کے پاس جاتا جن سے دلوں کو سکون ملے وہ اپنے اللہ کے پاس آئی تھی حال دل سنانے۔اس نے دل کے لاکھ منع کرنے کے باوجود اپنوں کے لیے یہ قربانی دے تو دی تھی مگر دل تھا کسی صورت اس رشتے کو ماننے پر

راضی نہ تھا اس نے قدرت کے اس فیصلے پر خود کو چھوڑ تو دیا تھا خود کو اپنے اللہ کے فیصلے کے سپرد کر تو دیا تھا مگر قدرت کا یہ امتحان دن بدن بڑھ رہا تھا کہتے ہیں ناں کہ اللہ اپنے پیاروں کو آزماتا ہے تو وہ اس رشتے کے ذریعے آزمائی جا رہی تھی مگر اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اس سب کا مقابلہ کر سکتی۔"

"اللہ کے سامنے سر جھکائے کھڑی وہ رفتہ رفتہ ٹوٹ رہی تھی آنسو لڑیوں کی صورت میں بہتے ہوئے جائے نماز کو بھگو رہے تھے سجدے میں جاتے ہی اس کے رونے میں اس قدر شدت آئی کے اس کا وجود ہچکولے لینے لگا تھا سسکیاں پورے کمرے میں گونج رہی تھی ، سلام پھیرنے کے بعد جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو بس منہ سے یہ ہی الفاظ نکلے اللہ آپ کی اکاشہ ہار رہی ہے دیکھے نا میں تھک گئی ہوں، میں یہ امتحان پار نہیں کر پا رہی، اللہ جی میں آپ کے فیصلے پر خود کو راضی کر رہی ہوں مگر میرا دل مجھ سے لڑتا ہے کہ وہ میرے لئے میرے حق میں بہتر نہیں ہے یا رب آپ تو کہتے ہیں نا جیسے انسان ہوتا ہے ویسا ہی انسان اسے ملتا ہے تو اللہ جی میں نے خود کو پاک رکھنے کی آج تک کوشش کی وہ شخص مجھے بری نظروں سے دیکھتا ہے اللہ جی مجھے اس سے وحشت ہوتی ہے میں کیا کروں مجھے

کچھ سمجھ نہیں آتی اللہ پاک آپ کے امتحان نہیں تھکاتے اللہ جی آپ کے بندے تھکا دیتے ہیں وہ کسی بچے کی طرح سسکیاں لیتی رو رہی تھی اپنے اللہ کے سامنے ٹوٹ رہی تھی۔ وہ روتے روتے پھر سے سجدے میں چلی گئی تھی یوں ہی سجدے کی حالت میں اپنے رب کو اپنے دل کا حال سناتی سسک رہی تھی وہ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی صرف اللہ ہی ہے جو دلوں کا بوجھ اتار سکتا ہے دل کو سکون عطا کر سکتا ہے کیونکہ ایک وہی تو ذات تھی جو اسے سننے والی تھی سجدے کے دوران اس کے ذہن میں صرف قرآن کے یہی الفاظ تھے کہ

"وَلِرَبِّکَ فَاصۡبِرۡ"

"اور اپنے رب ہی کے لیے پس صبر کر۔"(74المدثر)"

"اور سجدے سے سر اٹھاتے ہی وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ اس امتحان میں بھی سرخرو ہونا ہے کیونکہ اسے اپنے رب کے لیے صبر کرنا ہے اور وہی اس کی ہر مشکل گھڑی میں ساتھ

دیں گے وہ سب کچھ اس ذات پاک کے حوالے کر کہ خود کو صبر کے لیے تیار کیے اب قدرے سکون میں تھی کیونکہ وہ جانتی تھی اب جو ہو گا وہ رب کی رضا سے ہو گا اور جو رب کی رضا سے ہوتا ہے وہ کبھی غلط ہو ہی نہیں سکتا اور یہی تو اس کا اس ذات پہ یقین جو اسے ہر مشکل سے نکال باہر کرتا تھا اور اس بار بھی سب بہترین ہی ہو گا جب سجدے سے سر اُٹھایا تو آنسوؤں سے تر سرخ چہرہ اب قدرے پر سکون ہو چکا تھا جیسے کوئی ماں اپنے بچے کو تھپکی دے کر لاڈ کر کے سکون دیتی ہے ویسے وہ بھی اب پر سکون ہو چکی تھی ایک نئے عزم کے ساتھ۔"

"رات کے کھانے پر سب خاموش تھے۔اکاشہ مرجھا سی گئی تھی۔وہ اس قسم کے بے رحم فیصلے کو ماننے پر مجبور تھی۔

اکاشہ بے دلی سے کھانا کھا رہی تھی عائشہ اور جیا نے محتاط انداز میں ایک دوسرے کی سمت دیکھتے ہوئے ایک نظر سامنے بیٹھی کلثوم پر ڈالی جو کھانا کھانے میں مگن تھی۔"

"اگلے کچھ ہی پل میں کلثوم بولی نواب صاحب ہمیں آپ سے کچھ بات کرنی ہے جو نارمل موڈ میں لگ رہے تھے۔ کلثوم نے موقع کو غنیمت جان کر بات کرنا شروع کی۔"

"کلثوم کی بات سن کر نواب صاحب ایک کھوجتی نظر اس پر ڈال چکے تھے۔"

"نواب صاحب اور نعیمہ کو شام سے ہی دونوں ماں بیٹے مشکوک لگ رہے تھے جی کہیں کلثوم آپا نواب نے نارمل لہجے میں مخاطب کیا۔"

"آپکو تو پتا ہے اب ہمارے درمیان کارشتہ اور بھی مضبوط ہو گیا ہے۔"

" میں سوچ رہی تھی میرا بچہ کتنا شریف ہونہار جاب آفر بھی آتی۔۔۔پر میں نے منع کر دیا بھائی جہاں اسکا سسر کام کرتا ہے وہی اسی کی جاب لگا وادیں گے تو پھر کیوں خوار ہو بھلا میں تو کہہ دیا سلیم سے کوئی ضرورت نہیں خوار ہونے کی تھوڑی بہت رشوت دے کر تمھاری نوکری نواب بھائی لگوادیں گے اور ویسے بھی ہمیں جہیز میں بھی کچھ نہیں چاہیے

بس آپکی ہی بیٹی کے لیے کچھ کنال کا پلاٹ اور اچھی گاڑی مل جائے تاکہ آپکی بیٹی ہماری طرح رکشوں میں خوار نہ ہوتی پھیرے۔۔۔۔ سہی کہا نہ میں باقی آپ اپنی مرضی سے جو دینا چاہے اپنی بچی کو ویسے ہمیں کچھ نہیں چاہیے کلثوم نے اپنی پلیٹ میں بریانی ڈالتے ہوئے کہا۔"

"کلثوم کی بات سنتے ہی اکاشہ سہمی آنکھوں سے نعیمہ کو دیکھنے لگی۔ عین اسی وقت لالچی عورت پوری جائداد ہی ناں اس کے نکمے بیٹے کے نام کر دیں عائشہ نے منہ بناتے ہوئے اکاشہ کے کان میں سرگوشی کی۔"

"جی بہتر اس بارے میں سوچتا ہو نواب نے بس اتنا ہی کہا۔۔۔!!

ویسے میرے بیٹے کے لیے اتنی لڑکیوں کے لیے رشتے آئے ہیں امیر ترین لوگوں کے گھر سے میں بس سوچا تمھاری چار بیٹیاں ہیں بھئی کہاں خوار ہوتی پھروں گی تم نعیمہ میری تو بچیوں جیسی ہیں اب گھر کی بیٹی گھر میں ہی بیاہی جائے گی۔"

نعیمہ نے حیرانگی سے کلثوم کو دیکھا۔

"ارے شکر کروں نعیمہ میں تمھاری بیٹی کے لیے رشتہ لائی ہو۔۔۔اللہ نے گھر بیٹھے ہی تمھاری سن لی ویسے بھی تمھاری بیٹی خاندان میں بھی زیادہ آتی جاتی نہیں میری بیٹوں سے بھی حال وال نہیں لیتی ہنسی مذاق تو دور کی بات فیشن تک کا کوئی ڈھنگ نہیں اسے انکی بات سن کر اکاشہ دھک سی رہ گئی تھی کلثوم کی بات سن کر اکاشہ کو بہت اذیت ہوئی تھی نعیمہ تو زد پڑتے چہرے کے ساتھ اسکی بات سن کر حیران ہوئی تھی۔"

"عائشہ جو کب سے سن رہی تھی اپنی کھانے کی پلیٹ سائیڈ کر کے اچانک کھڑی ہوئی تو ساتھ بیٹی نعیمہ نے آنکھوں میں ڈر لیے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔"

"کلثوم نے عائشہ کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا میں اور اکاشہ نے کچھ کام کرنا ہے ہم جاتے ہے ہیں چلو اکاشہ چلے اکاشہ نے کچھ قدم پیچھے کرسی کر کے اٹھی اور بوجھل قدموں کے ساتھ اپنے کمرے کے جانب چل دی۔

کمرے میں آتے عائشہ دروازہ بند کرتے ہی صوفے پر بیٹھ گئی لفنگا کہی کا شکل دیکھی ہے اس نے اپنی بابا کے ساتھ کام کرنے کی اور رشوت بھی ہم دیں اور زمین اور گاڑی بھی، دل کرتا ہے منہ پر رکھ رکھ کر ماروں عائشہ کمرے میں آتے ہی ایک دم پھٹ گئی تھی جبکہ عائشہ کو کلثوم کی باتوں میں پریشانی میں ڈال دیا تھا۔"

" سمجھتی کیا ہیں خود کو وہ۔۔۔کہ وہ کچھ بھی بکواس کریں گی اور ہم چپ چاپ سنتے رہے گے ہماری بہن کو نسا مری جارہی ہے اس گھونسلے جیسے گھر میں جانے کے لیے اتنا ہی مسئلہ ہے تو نہ لاتی رشتہ۔۔پتا نہیں کونسی دنیا میں رہتی ہیں وہ۔۔۔اس سے پہلے عائشہ کچھ اور بولتی اکاشہ نے اسے ٹوکا بس کر جاؤ عائشہ میرا دل گھبرا رہا ہے پلیز چپ کر جاؤ پلیز۔۔"

"اکاشہ نے تصور میں کلثوم کی باتیں دہرائی تو لمحے بھر کو اسکا سارا جسم سنسناہ اٹھا۔ کلثوم کی کڑوی زبان اور بگڑے تیور اکاشہ جیسی نازک مزاج اور حساس دل کی لڑکی کے لیے بہت بڑی بات تھی۔"

"جیا بھی کمرے میں داخل ہو کر عائشہ کے ساتھ آ کھڑی ہوئی تھی۔ عائشہ پل بھر کو نرم نگاہوں سے صوفے پر سہمی بیٹھی نرم دل والی لڑکی کو دیکھا اور ہلکا سا افسردگی سے مسکرا دی۔ "

دفعہ کرو ایسے منحوس لوگوں کو تم انکی باتوں پر توجہ نا دو تم بس اپنی پڑھائی پر دھیان دو ویسے بھی اکاشہ تو اپنے رب کی بہت لاڈلی ناں تو پھر ایسے تھوڑی نہ روتے جیسے تم رو دیتی اکاشہ کو انگلیوں کے پوروں سے نم آنکھیں صاف کرتا دیکھ عائشہ نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔"

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَآمِن رَوعَاتِنَا"

"اے اللہ ﷻ! اے ہم سب کے پالنے والے! ہماری گھبراہٹوں کو امن میں بدل دے۔ اے اللہ آپ تو جانتے ہیں کہ میرا دل کہاں کہاں سے زخمی ہے بس آپ انہیں یوں ٹھیک کر دیں کہ زخموں کے آثار باقی نہ رہیں".

عائشہ اٹھ کر اکاشہ کے پاس آ گی۔ایک بات پوچھو اکاشہ تم کیسے برداشت کرتی ہو تمھیں غصہ نہیں آتا میرا اللہ پاک ٹیسٹ لے رہیں ہیں ناں تو میں کیوں غصہ کرو جب اللہ اپنے پیاروں کو آزماتے ہیں ناں تو حالات تنگ کر دیئے جاتے ہیں پر مومن کا اپنے اللہ پر یقین بھی سمندر سے گہرا ہونا چاہیئے۔وہ اللہ ہیں سننے والا، جاننے والا

وہ واقف ہیں میری تکلیف سے وہ آسان کر دے گے ہر مشکل کو میرے لیے ویسے بھی عائشہ ہر پریشانی کا بھی ایک وقت ہوتا ھے پریشانی اور مصیبتیں ہمیشہ نہیں رہتی ناں ختم ہو جاتی ہیں صبر و حوصلہ ضروری ھے

اُس وقت تک صبر پہ اجر ملتا رہتا ہے!...

"کیونکہ وہی کہتا ہے ہر مشکل کیساتھ آسانی ہے۔"

بیشک اور اللہ کی ہر بات ہر آیات میری روح کو سکون دے جاتی ہے عائشہ۔۔!!

"پر عائشہ تم جانتی ہو مجھے اس دنیا کے لوگوں سے ڈر لگتا ہے۔۔عائشہ نے ایک ٹھنڈی آہ بھر کر اپنی بہن کو دیکھا۔ کیوں ڈر لگتا ہے عائشہ نے بغور اسے دیکھتے ہوئے کہا سوچتی ہو کیا اس ظالم دنیا میں زندگی گزارنے کے لیے میری زندگی کے راستے آسان کر دیے جائیں گے۔۔۔؟؟؟ کیا دنیا والے میرے لیے کانٹے دار اور روح کو زخمی کرنے والے الفاظ کو میری ذات کے لیے استعمال کرنے سے گریز کریں گے کیا میرے لیے کسی رہبر کو صراط مستقیم کے راستے پر چلنے کے لیے ساتھی بنا کر بھیجا جائے گا۔

میرا اس دنیا میں دل نہیں لگتا عائشہ پاؤں زخمی ہو گئے ہیں میرے دنیا کے راستے پر چلتے چلتے۔۔۔دل پر لگے زخموں کے ساتھ کب تک چل سکو گی میں مجھے ایسے لگتا ہے میں ایک ایسی کشتی میں بیٹھی ہوں جو بیچ دریا میں ہے اور طوفان اس قدر تیز ہے کہ نا یہ کشتی آگے بڑھ سکتی ہے نا پیچھے واپس پلٹ سکتی ہے یہ اذیتیں مجھے وہ طوفانی لہریں لگتی ہے جن کی زد میں آ کر میں شاید اسی دریا میں ڈوب جاؤ، یہ بڑھتی مشکلیں یہ لوگوں مجھے درد اور تکلیفیں دیتے یہ سب مجھے اندر سے مار رہا ہے میں اب اور برداشت کرنے کی ہمت نہیں

رکھتی میرا وجود کرچیوں میں بکھر رہا ہے اور میں کچھ نہیں کر سکتی فقط تماشائی ہوں میں اپنی زندگی تک کو راہ نہیں دیکھا سکتی میں گزرتے ایام کے ساتھ ہر روز ایک قدم بجھتی زندگی کی طرف جا رہی ہوں میں تھک گئی ہوں بہت زیادہ حد سے زیادہ۔

اس کے چہرے سے اس کا درد عیاں ہو رہا تھا کہ وہ قدر کرب سے گزر رہی ہے ایک ایسے لاچار اور لاعلاج مریض کی طرح جس کے پاس نہ دوا کے پیسے ہیں اور نہ ہی علاج کا کوئی راستہ بس یہ لوگ مجھے تھکا دیتے ہیں پر عائشہ عین اسی وقت مجھے اللہ پاک کی بات یاد آتی ہیں اللہ جب کسی کو اپنی محبت سے نوازتا ہے تو اسے آزمائش میں ڈالتا ہے اکاشہ نے خالی آنکھوں سے آتش دان جی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اور اللہ پاک کہتے ہیں ناں

"اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ"

" جب کوئی ٹوٹ کر تڑپ کے مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہوں "[سورۃ النمل_ ٦٢]

اللہ پاک میری بھی دعا سن لیں گے اتنا کہہ کر وہ پھیکا سا مسکرا دی۔"

"خزام نے اکاشہ کو چھوڑنے کے بعد گھر کا رخ کیا تھا۔چند لمحوں کی ڈرائیو کے بعد اس نے ایک عالیشان گھر کے عین سامنے گاڑی روکی تقریبا رات نو بجے خزام گھر پہنچا تھا۔گاڑی سے اترتے مین دروازے کو دھکیل کر اندر چلا آیا۔"

"داخلی روش پر بہت سی کولڈ رینک کین اور چپس کے ریپر زپڑے تھے۔گھر کی ابتر حالت کو بغور دیکھ کر وہ آگے بڑھ گیا تھا ایسا لگتا تھا گویا یہاں طوفان برپا ہوا ہو۔"

عین وقت اسے یاد آیا کے سب خالہ کے ہاں ڈیز پر گئے ہیں سوائے رافع کو چھوڑ کر اس لیے گھر کی یہ حالت بنی ہوئی ہے اس نے گہرا سانس لیا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ "

"وہ سکون سے چلتا اپنے روم میں آیا۔ دروازہ کھولا اور اندر کا منظر دیکھ کر وہ دھک سارہ گیا۔ پورے کمرے کی حالت اس وقت کسی سٹور روم کا منظر پیش کر رہی تھی اور رافع خزام کی موجودگی سے بے خبر گیم کھلنے اور پیزا انجوائے کرنے میں مگن تھا۔"

تم میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو اور یہ کیا حالت بنا رکھی ہے روم کی خزام نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"وہ۔۔۔!!! رافع نے وہ کو لمبا کرتے ہوئے اپنے ارد گرد نظر ڈالتے ہوئے کہا۔"

"ہاں ہاں کیا وہ

میں وہ میں تو آپکا ویٹ کر رہا تھا ڈوڈ رافع نے لاڈ سے چہرے پر دنیا بھر کی معصومیت سجا کر کہا نہ چاہتے ہوئے بھی خزام کا غصہ غائب ہو گیا۔"

کیا میں یہی رہ لوں رافع نے کہا۔

"ہمم پر یہ جو میرے کمرے کو کوڑا دان بنا دیا ہے یہ سب صاف کروا بھی اسی وقت۔"

"جو حکم میرے آقا آپ فریش ہو جائیں یہ ناچیز آپ کی خدمت میں ایک شاندار ڈنر تیار کرتا ہے۔

آپکی مہربانی میں باہر سے آرڈر کر لیتا ہوا تنا کہہ کر خزام نے اپنی جیب سے کھانا آرڈر کرنے کے لیے فون نکالا۔"

"میرے لیے بھی بروسٹ چکن اور چلی کباب اور ساتھ میں بریانی بھی آرڈر کر لو۔رافع کی بھی زبان پھسلی۔"

"ابھی جو تم نے اتنا سب کھایا اس کے بارے میں کیا خیال ہے"

"وہ تو بس ہلکا پھلکا سا کھایا تھا ڈنر تو میں نے تمھارے ساتھ کرنا تھا رافع نے شرارت سے کہا۔ٹھیک ہے آرڈر کر لو میں بل ادا کر دونگا۔"

"اتنا کہہ کر خزام نے اپنے قدم فریش ہونے کے لیے واش روم کی طرف بڑھا دیے"

"وہ فریش ہو کر آیا تو رافع کو اپنے کمرے میں نہ پا کر قدم باہر کی جانب بڑھا دیے کمرے سے باہر آ کر سامنے کی طرف نظر ڈالی تو رافع ڈائننگ ٹیبل پر کھانا نکال کر اچھے سے پلیٹ میں سرو کرتا نظر آیا۔"

"جلدی آجاؤ کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا رافع نے خزام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"

"دونوں نے مل کر کھانا کھایا سارے دورانیے میں رافع کی باتوں پر خزام بس ہمم ہاں کرتا رہا۔

ارے مسٹر روبوٹ تم بھی کچھ بول لو رافع نے خزام کی کمپنی سے بور ہوتے ہوئے کہا۔"

"اب تمھاری طرح مجھے فضول باتیں کرنی نہیں آتی خزام نے مختصر جواب دیا۔"

"اسکی بات پر رافع نے منہ بسورا۔اچھا اکاشہ نے پھر سے کچھ نیا پنگا لیا کیا تم سے۔۔۔"

اکاشہ کا نام لیتے ہی چند لمحوں میں ہی اکاشہ کا چہرہ اس کی نظروں کے سامنے جگمگایا"

"اسکی خوف کے حصار میں سنہری آنکھیں جنھیں دیکھ کر وہ وہیں قید ہو گیا تھا۔اس نے ان آنکھوں میں حیا، پاکیزگی اور کیا کیا نہیں دیکھا تھا اس نے زندگی میں پہلی بار اسے اتنی قریب سے دیکھا تھا یہ نہیں کے آج تک کوئی لڑکی اس کے قریب نہیں آئی تھی مگر اکاشہ اسے اکاشہ کو یوں اتنے قریب سے نہیں دیکھنا چاہیے تھا کیا کسی کی آنکھیں اس قدر خوبصورت ہو سکتی ہیں کہ وہ سامنے والے کو خود میں قید کر لیں ہاں اسکی آنکھیں کسی بھی وجود کو خود میں تاعمر قید کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں مجھے ڈر لگتا ہے کے اگر کچھ پل اور اس کی آنکھوں میں جھانکتا تو میرا وجود اسی میں قید ہو جاتا۔اسکی خوبصورت آنکھیں ساحر زدہ ہیں جو اپنا سحر کا اثر دیکھنے والوں پر چھوڑ جاتی ہیں۔"

"میں کچھ پوچھ رہا رافع نے خزام کو خیالی دنیا سے نکلنے کے لیے آواز لگائی۔اکاشہ کا نام سنتے ہی تم تو اس نے خیالوں میں ہی کھو گئے۔

نہیں ایسا کچھ نہیں اب اپنا منہ بند رکھو۔

"جی جی جانتے ہیں ہم اب تو ہوش نہ خبر ہے یہ کیسا اثر ہے تم سے ملنے کے بعد دلبر خزام نے رافع کو گھور کے دیکھا۔ جیسا کہنا چاہتا ہو میں مزید بکواس نہیں سن سکتا۔"

"ارے ارے یہ تو گانا ہی ہے سوچا تمھیں بھی سنا دوں اپنی سریلی آواز میں۔۔"

"اسی وقت خزام کا فون رنگ ہوا تو وہ فون لے کر دور آ گیا تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھے کال کرنے کی فون کے دوسرے جانب موجود شخص کی بات سنتے ہی وہ غصے سے بولا دوسری جانب بنا جواب دیے ہی فون کاٹ دیا گیا تھا خزام نے کان کی لو سے فون کو ہٹا کر غصے سے دیکھا تھا۔"

ٹیبل پر رکھے مہنگے واز کو غصے سے فرش پر پھینکتا وہ اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کچھ فاصلے پر بیٹھا رافع واز گرنے کی آواز پر پھٹی پھٹی آنکھوں سے خزام کو دیکھ رہا تھا۔ خزام نے رافع کی طرف دیکھے بغیر چہرے کے بگڑے زاویے کے ساتھ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

"ایک عجیب سے احساس کے تحت اکاشہ کی آنکھ کھلی، کمرے میں لیمپ کی مدھم سی روشنی تھی۔ کہی دور سے فجر کی آذان کی آواز آرہی تھی۔اسے اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا اپنے بالوں کو جوڑے کی شکل میں سمیٹے اس نے اپنے پاؤں ٹھنڈے فرش پر رکھے۔رات کی سب باتیں دماغ میں ایک فلم کی طرح چلنے لگی۔اکاشہ کی بے اختیار سسکی ابھری تھی۔"

"اللہ وہ پھر رو دی تھی۔اس میں اٹھنے کی ہمت نہیں تھی۔اسکا جسم بخار سے تپ رہا تھا۔مشکل سے بیڈ سے اٹھ کر وہ واش روم تک پہنچی وضو کر کے اس نے آئینہ میں اپنا زرد پڑتا چہرہ دیکھا۔وہ پھیکا سا مسکرا کر آگے بڑھ گی نماز ادا کر کے اپنے وجود کے اندر اٹھتی اذیت کو فراموش کرنے کے لیے اس نے ٹیرس کی راہ لی۔"

"فجر کے وقت کی پاکیزگی اسکے وجود کو اطمانیت بخشا کرتی تھی۔وہ بالکل ساکت ہو کر آسمان کے بدلتے رنگ کو دیکھ رہی تھی۔اسے محسوس ہوا جیسے آسمان کے کہی دور بہت دور اس پار اسکا رب اس سے متوجہ ہے جو دور ہو کر بھی اسے کے سب سے نزدیک ہے۔

ایک آنسو ٹوٹ کر اسکی ٹھنڈ سے سرخ ہوتی گال پر پھسلا تھا اس نے گردن جھکا کر اپنے رب کو یاد کیا اسے لگا وہ ذات جو شہ رگ سے بھی زیادہ اسے کے قریب ہے وہ دل کے بہت نزدیک ہے۔"

"اس نے مدھم آواز میں دعائے نور پڑھنا شروع کی۔

اللّٰھُمَّ اجْعَلْ

اے اللہ! ڈال دے

فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا

میرے دل میں نور

وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا

اور میری آنکھوں میں نور

وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا

اور میرے کانوں میں نور

وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا

اور میرے دائیں نور

وَّعَنْ یَّسَارِیْ نُوْرًا

اور میرے بائیں نور

وَّفَوْقِیْ نُوْرًا

اور میرے اوپر نور

وَّتَحْتِیْ نُوْرًا

اور میرے نیچے نور

وَّاَمَامِیْ نُوْرًا

اور میرے آگے نور

وَّخَلْفِیْ نُوْرًا

اور میرے پیچھے نور

وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا

اور بنادے

میرے لیے نور

وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا

اور میری زبان میں نور

وَّعَصَبِیْ نُوْرًا

اور میرے پٹھے نورانی

وَّلَحْمِیْ نُوْرًا

اور میرا گوشت نورانی

وَّدَمِیْ نُوْرًا

اور میرا خون نورانی

وَّشَعْرِیْ نُوْرًا

اور میرے بال نورانی

وَّبَشَرِیْ نُوْرًا

اور میری جِلد نورانی

وَّاجْعَلْ

اور ڈال دے

فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا

میرے نفس میں نور

وَّاَعْظِمْ

اور بڑھا دے

لِیْ نُوْرًا

میرے لیے نور

اَللّٰھُمَّ

اے اللہ!

اَعْطِنِیْ نُوْرًا

مجھے نور عطا فرما۔

اسے لگا اللہ نے اسکے وجود کو نور سے سیر اب کر دیا ہے وہ ہر سانس کے ساتھ اپنے رب کی موجودگی کو محسوس کرنے لگی۔"

"اس نے اک نظر آسمان کی طرف دیکھا فجر کی نیلی روشنی پورے آسمان میں دھیرے دھیرے پھیل چکی تھی۔اکاشہ دھیرے سے آنکھیں موندے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کیے بے ساختہ اداسی سے مسکرادی۔چند سیکنڈز بعد کچھ آہٹ پر اس نے دھیرے سے گردن موڑ کر دیکھا۔

پیاری میڈیم۔۔۔!!!اگر آپکی آسمان کی سیر ہو گئی ہو تو نیچے آجایئے اور ہم معصوم لوگوں کے لیے اپنے ہاتھ سے چائے بنا کر پلادیں عائشہ نے نرم لہجے میں کہا۔"

" جب اکاشہ کچن میں آئی نعیمہ پہلے سے موجود تھی۔

ارے۔۔۔!!!امی آپ کیوں بنا رہی ہیں میں بنا لیتی ہو۔

تمھاری طبیت ٹھیک ہے؟؟

جی امی میں ٹھیک ہوں۔۔اکاشہ نے دھیرے سے کہا۔

لیکن تمھیں تو بخار ہے نعیمہ نے اسکے قریب آتے ہی اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا جو تپ رہا تھا۔

نعیمہ کو پریشانی ہونے لگی تھی اپنی ماں کو یوں پریشان دیکھ کر اکاشہ انہیں اپنے حصار میں گھیرتے ہوئے بولی آپ پریشان نہ ہو امی میں ٹھیک ہوں۔

"تم جاؤ آرام کرو۔ میں اور عائشہ ناشتہ بنالیں گے کچھ کھا کر دوائی کھالینا نعیمہ اکاشہ کے افسردہ اور مرجھائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر فکرمندی سے بولا۔ وہ جانتی تھی اکاشہ کس اذیت سے گزر رہی ہیں۔ میری پھول جیسی بچی سلیم جیسے لڑکے کے لیے نہیں بنی اکاشہ کے نڈھال وجود کو کچن سے نکلتا دیکھ نعیمہ نم آنکھوں سے کہنے لگی۔ اللہ میری بچی کی حفاظت کر اسے اپنے امان میں رکھ۔"

"بارشوں کی وجہ سے موسم ٹھنڈا ٹھنڈا سا تھا۔ پتے ہوا سے ٹکراتے ہوئے سرسرہ رہے تھے ہر طرف سرد ہواؤں کا راج موسم کو مزید سرد بنائے ہوئے تھا۔

خزام فریش سا ہو کر ماتھے پر بکھرے بال براؤن کلر کی شرٹ زیب تن کیے اپنے روم سے باہر نکلا وہ مضبوط اعصاب رکھنے والا شخص سپاٹ چہرے اور سرد آنکھوں کے ساتھ اپنے

بالوں میں ہاتھ پھیرتا زینے اترتے نیچے آرہا تھا اسی دوران سب نے اسے نیچے اترتا دیکھا تھا۔

"شاہ ہاؤس میں موجود تمام افراد ناشتہ کرنے کے لیے ٹیبل پر موجود تھے۔رافع جو کہ خزام کی جگہ پر بیٹھا تھا خزام کی خود پر ناگوار نظر دیکھ کر شرارت سے دانت دیکھتا ساتھ والی کرسی ہر بیٹھ گیا۔"

"خزام خاموشی سے ناشتہ کر رہا تھا جب دادو نے خزام کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟؟

بچے تمھاری طبیت ٹھیک ہے رات کو ٹھیک سے نیند نہیں آئی کیا۔۔۔؟؟

کچھ نہیں دادو ایم فائن۔۔!!!

"اس سے پہلے داد و کچھ کہتی خزام کا فون بج اٹھا۔ بنا سیل کی طرف دیکھے کان میں لگے آلے کو اس نے دبایا تو دوسری جانب سے کال کنیکٹ ہو گئی اگر اسے پتا ہوتا کے کال کے دوسری جانب کون ہے تو وہ ہر گز کال ریسیو نہ کرتا۔

کل رات تم نے کال بند کر کے اچھا نہیں کیا مجھے تو لگا تھا میرے رابطہ کرنے سے تم مجھ سے دوبارہ خود رابطہ کرو گے۔"

مگر چلو خیر۔۔۔!!!

"اپنی بکواس بند کرو خزام نے چلا کر کہا تھا وہاں موجود سب افراد نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا سب کی نظر خود پر پا کر خزام نے باہر کی رہ لی۔

"کتنے پیسے چاہیے تمھیں مجھے پیسے نہیں چاہیے جان مجھے خزام شاہ چاہیے۔

"ہاہاہا خزام شاہ اور تم سے رابطہ وہ خزام شاہ مر چکا ہے جس نے تمھاری جیسی عورت کے لیے کسی اپنے کو کھویا۔ تم جیسی عورت سے مجھے سخت نفرت ہے گھن آتی ہے مجھے خود سے جب اس حادثے کے بارے میں سوچتا ہوں جسکی تم زمہ دار ہو۔ اپنی اوقات میں رہو ورنہ تمھارے حق میں اچھا نہیں ہو گا اتنا کہہ کر وہ کال بند کرتا واپس اندر آیا اور لاونج عبور کرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔"

"کمرے میں آتا کان سے آلہ نکال کر بیڈ پر پھینکتا بالکنی میں آکر اپنے اندر اٹھتے ماضی کے جلتے لمحات کو پرے دھکیلنے کے لیے سگریٹ لبوں سے لگاتا کش لینے لگا۔"

"لیکن حیرت کی بات تھی آج اسکو سکون کیوں نہیں مل رہا تھا اسے رہ رہ کر ماضی تڑپا رہا تھا ماضی کبھی پیچھا نہیں چھوڑتا ماضی کے زخم اب ناسور بن گئے تھے جن سے خزام کے لیے چھٹکارا پانا ممکن نہیں تھا۔"

"اسکی چمکتی آنکھیں سرخی مائل تھی اس نے اپنے ماتھے پر پڑے بھورے بالوں کو ہاتھ کی انگلیاں پھیرتے پیچھے کیا جو قہر ڈھا رہے تھے۔اسی لمحے دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔اس نے ایک نظر دروازے کی طرف دیکھا۔جہاں سے داد واندر داخل ہوتی نظر آئی۔"

اس کے ہمراہ کچھ فاصلے پر کھڑی داد ویک ٹک التجائی انداز میں خزام پر نظریں جمائے اسے دیکھتے انکی آنکھیں دھیرے دھیرے بھیگنے لگی۔

تم پھر سے سموکنگ کر رہے ہو اس دھیمی آواز کو سن کر خزام نے پلکے چھپکائے گردن موڑ کر ساتھ کھڑی آنکھوں میں نمی لیے جھریوں زدہ سفید رنگت کے چہرے کو دیکھا جو اسکے لیے فکر مند تھا۔نہیں داد وبس ویسے ہی سر درد تھا۔

" اس سر درد کی وجہ ماضی ہے خزام"...

دادو کی بات سنتے گہری سانس لیتے وہ بولا۔

"میں جتنا ماضی کو پیچھے دھکیلتا ہوا تنا ہی گزرتے وقت کے ساتھ ماضی کے دروازے کھلتے جاتے ہیں بہت پرانے اور نفرت انگیز لمحات کی دھندلی جھلکیاں جنھیں میں بہت سال پہلے بھول چکا تھا وہ سارے لمحات ایک ساتھ ہی وارد ہو جاتے ہیں اس ماضی کو ڈیلیٹ کرنے کا کوئی بٹن ہوتا ان اذیت دیتی یادوں سے نکلنے کا کوئی طریقہ ہوتا میرے حافظے سے یہ سب تکلیف دیتے لمحات غیر محفوظ ہو جاتے کہ میری زندگی سہل ہو جاتی کیا ہوئی ایسا راستہ ہے۔۔؟؟؟ دادو جو اس ماضی کی اذیتوں سے چھٹکارا دلا دیں۔ میں ماضی کی اذیت کی وجہ سے سو نہیں سکتا۔

میری یاداشت میں میرا ماضی زہریلے کانٹوں کی طرح چبھتا ہے میرا ماضی مجھ پر حاوی ہے میں اسے بھولنے کی کوشش کرتا ہوں پر میں ناکام ہوں اسکے لہجے میں گھلی اداسی اور اذیت جو صاف محسوس کی جا سکتی تھی جھلک رہی تھی۔

" گزرے وقت کی رب سے معافی مانگ لیں وہ رب تو معاف کر دیتا ہے اس لیے پیچھے پلٹ کر مت یاد کروں، اور آگے بڑھو جس گلی جانا نہیں تو اس کی راہ بھی مت دیکھو میرے بچے۔"

" خزام نے اداسی سے دادو کو دیکھا اور بنا کچھ کہے وہاں سے چلا گیا۔

دادو نے بے بس آنکھوں سے اسے جاتے دیکھا اللہ میرے بچے کے زخموں پر مرہم رکھ دے اسے ایسی ہمسفر دے جو اسکے دل کی بنجر زمین کو اپنی محبّت سے سیراب کر دے جس کے آنے سے میرے بچے کی ویران زندگی میں محبت کا کوئی پھول کھل اٹھے جو اسے جینا سیکھا دیں جو اس کے دل میں گھر کر جائے جو اس کے وجود کو محبت سے تخلیق کر دے۔"

"سردی نے صبح سے پورے شہر کو لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔ اکاشہ تمام کھڑکیاں اور دروازے بند کیے اپنے کمرے میں چھپ کر بیٹھی تھی کمرے میں زرد سی بتی کی مدھم سی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ کمرے میں گھڑی کی سوئیوں کی ٹک ٹک صاف سنی جا سکتی تھی کمرے

میں ایک کونے پر پڑی ٹیبل پر سیاہ رنگ کی ڈائری پڑی تھی ساتھ کچھ فاصلے پر ہاتھ میں قرآن تھامے لڑکی بیٹھی دھیمی آواز میں قرآن کی تلاوت کرنے میں مشغول تھی۔"

"کمرے میں گہرا پر سکون سکوت قائم تھا لڑکی کو اپنا وجود قرآن کے نور سے منور ہوتا محسوس ہوا اس نے ورق پلٹے نرم دھیمی آواز میں پڑھنا شروع کیا۔

وَالضُّحٰی

قسم ہے دھوپ چڑھنے کے وقت کی

وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ۙ

قسم ہے رات کی جبکہ وہ سکون کے ساتھ چھا جائے

مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ؕ

آپ ﷺ کے رب نے آپ کو رخصت نہیں کیا اور نہ ہی وہ آپ ﷺ سے ناراض ہوا ہے

وَلَـلۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لَّكَ مِنَ الۡاُوۡلٰى ؕ

اور یقینا بعد کا وقت آپ کے لیے بہتر ہو گا پہلے سے

وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰى ؕ

اور عنقریب آپ ﷺ کا رب آپ ﷺ کو اتنا کچھ عطا فرمائے گا کہ آپ ﷺ راضی ہو جائیں گے

اَلَمۡ يَجِدۡكَ يَتِيۡمًا فَاٰوٰى

کیا اس نے نہیں پایا آپ کو یتیم پھر پناہ دی!

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى

اور آپ ﷺ کو تلاش حقیقت میں سر گرداں پایا تو ہدایت دی!

وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰی ؕ

اور اس نے آپ ﷺ کو تنگ دست پایا تو غنی کر دیا!

فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡہَرۡ ؕ

تو آپ ﷺ کسی یتیم پر سختی نہ کریں

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡہَرۡ ؕ

اور آپ ﷺ کسی سائل کو نہ جھڑکیں

وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ ؕ

اور اپنے رب کی نعمت کا بیان کریں۔"

"القرآن علاج لمن کسرت الحیاۃ قلو بھم

"قرآن شفاء ہے ان کے لیے جن کے دل غمزدہ ہیں۔قرآن ایک کتاب نہیں زندگی کی سب آزمائشوں میں آسانیوں کا رمز لئے ہدایت کی کنجی ہے بلکتے سسکتے کو سہارا اور اندھیروں میں نور ہے۔دلوں کی بے سکونی کا قرار یہ جواب بن کر تب عطا ہوتا ہے جب زندگی کسی سوال سے گزرے اور اللہ رب العزت کیسے اپنے بندے کو خود سے رجوع کرنے والے کو بھٹکتا چھوڑ سکتا ہے۔"

"اسے لگا اس کی آنکھوں میں نور اور دل پر سکون کا نزول مستقل کر دیا گیا تھا کچھ لمحوں بعد اس نے اس نے قرآن کے دورازے کو بند کیا غلاف میں لپیٹ کر چوما اور پھر ایک سائیڈ رکھتے ہوئے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائیں۔

اے پہاڑوں کو سیدھا سنبھالنے والے

اے سخت دلوں کو مسخر کرنے والے

اے نافرمان بندوں کو سدھارنے والے

اے آواز سننے والے

اے موت سے پہلے والے

اے وہ جو موت کے بعد ہڈیوں کو ڈھانپتا ہے

اے وہ جس نے نوح کو پکارتے وقت جواب دیا

اے اللہ میری دعا کو مت روکنا

اور میری دعا کو رد نہ کرنا

اور مجھے میرے غم میں نہ چھوڑ،اور مجھے میری طاقت پر نہ چھوڑ۔

کچھ پل میں دعا مانگ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی اس کے چہرے کے اطراف گہرے نیلے رنگ کا دوپٹہ لپٹا تھا۔"

اسکا چہرا نور سے دمک رہا تھا۔ایسا نور جو قرآن والوں کے وجود سے جگمگاتا ہے۔

"قرآن تو صاف دلوں میں اترتا ہے اور صاف دل وہی ہیں جن میں اللہ کی محبت ہو جیسے گندے برتن میں دودھ نہیں ڈالا جاتا ویسے ہی اللہ اس دل میں اپنا نور نہیں ڈالتا جو اللہ کی یاد سے غافل ہو۔"

"اکاشہ نے کھڑکی سے باہر کا منظر دیکھا آج ہوا کے ساتھ بوندا باندی بھی جاری تھی اس نے کھڑکی دوبارہ بند کی اور واپس بیڈ پر آ کر بیٹھ گی اکاشہ کو بخار اور نزلے نے آن گھیرا تھا۔اس کا وجود بخار سے تپ رہا تھا اسکا جسم درد سے ٹوٹ رہا تھا۔ابھی وہ نیچے جانے کا سوچ رہی تھی کہ نعیمہ بی بی ہاتھ میں ٹرے اٹھائے کمرے میں داخل ہوئی۔"

"اکاشہ یہ کھالو پھر دوا لینا امی یہاں رکھ دیں میں کچھ دیر میں کھالونگی اکاشہ نے بے دلی سے کہا ابھی کھالو نعیمہ نے اسکی طرف بریڈ کا سلائس بڑھاتے ہوئے کہا اکاشہ نے مشکل سے تھوڑی سا سلائس اور چائے کا گھونٹ لیا۔

اب یہ دوا کھالو میں کھالونگی امی کچھ دیر میں۔

ابھی کھاؤ میرے سامنے مجھے پتا تم دوائی مشکل سے کھاتی ہو۔

امی دوائی میرے گلے میں اٹک جاتی ہے اس لیے مجھے دوائی نہیں پسند اکاشہ نے بچوں کی طرح منہ بناتے ہوئے کہا پر نعیمہ کے ضد کرنے پر نا چاہتے ہوئے بھی کھالی۔

گولی کھانے سے طبیعت تو اسکی کچھ بہتر ہو گئی تھی۔

"سائیڈ ٹیبل پر رکھے موبائل کی سکرین جگمگانے پر اس نے موبائل پر سرسری نظر ڈالی جس پر کسی رونگ نمبر سے کال آ رہی تھی۔

"اس نے حیرت سے سائیڈ ٹیبل پر پڑے موبائل کو اٹھایا اور سکرین پر موجود اس نمبر کو دیکھنے لگی کچھ پل کے لیے اکاشہ کشمکش کا شکار ہوئی۔ موبائل مسلسل رنگ کر رہا تھا ضبط توڑتے اس نے موبائل ہاتھ میں لیا گہرا سانس بھرتے کال ریسیو کی تھی اگلے ہی پل دوسری جانب سے کال اٹھانے کے بعد اسکی سماعت تک پہنچنے والی آواز پر وہ بری طرح خوف سے لرزنے لگی تھی۔

آواز تو پہچان ہی لی ہو گی ڈرلنگ سلیم نے خباثت سے مسکرا کر کہا۔

جی کون۔۔؟؟اکاشہ نے بکھری بکھری خوفزدہ آواز میں پوچھا۔

ارے جان من۔۔۔!!!میں ہوں تمھارا اکلوتا ہونے والا شوہر سلیم۔

"اکاشہ نے کال کاٹ کر اس نمبر کو ایک لمحہ بھی ضائع کیے نمبر بلاک لسٹ میں ڈالا اور اپنے بخار سے تپتے وجود کو بیڈ کی پشت سے ٹیک لگا کر نیم آنکھیں موند لی۔آنکھوں میں بہت سا آنسوں کا پانی جما ہونے لگا دو موتی ٹوٹ پلکوں کی باڑ توڑ کر گالوں سے پھسلے تھے۔"

"جیسی کرنی ویسی بھرنی۔۔۔!!!اس نے دھیرے سے دہرایا۔

کہتے ہیں ہم جیسا کرتے ہیں وہی لوٹ کر ہمارے پاس آتا ہے پر اللہ میں اپنے ماضی پر نظر دوڑاوں تو مجھے دور دور تک نظر نہیں آتا کہ میں نے کبھی کسی کے ساتھ برا کیا ہو یا کسی کا برا چاہا ہو تو پھر کیوں میرے ساتھ ہمیشہ غلط ہوتا ہے۔۔۔؟؟

یااللہ تھام لیجیے ناں گرنے سے پہلے میرے اللہ میں بہت کمزور ہوں مجھے تھام کر رکھیے گا اللہ آپ ہی میرا کل اثاثہ ہیں۔

اکاشہ نے ساتھ پڑے سیل کو اٹھا حجاب کو میسج کیا۔

میں تھک گئی ہو حجاب آپی میں لوگوں کے رویوں سے ٹوٹ کر بکھر گئی ہوں مجھے لگتا ہے میرے لیے سب راستے بند ہو چکے ہیں۔

" جب کچھ ہوتا ہوا نظر نہیں آتا، تبھی ہی تو سب ہو رہا ہوتا ہے،

کیونکہ اللہ راستہ نکالتا نہیں بناتا ہے۔۔۔۔!!

"وہ سب دیکھتا ہے سب سُنتا وہ سب جانتا ہے جو تم نہیں جانتے۔
وہ تمھارے لیے بہترین راستہ بنا رہا ہے۔

دیر کا مطلب نا تو نہیں ہے بس تھوڑا اور صبر۔۔۔!!!

حجاب کا میسج کچھ لمحوں پر سکرین پر جگمگانے لگا اکاشہ نے پڑھ کر سکون کی گہری سانس لی اور دوبارہ آنکھیں موند لی۔"

احد میرے اے
مکیں کے رگ شہ میری اے
سن کو صداوں خاموش میری
د کو ویرانی کی دل میرے یکھ
مجھ پر سکینت اتار دے
سے جسم میرے چینی بے
ھے گئی چپک طرح کی چیونٹیوں
احد میرے
ھیں خاموش لفظ میرے
نمی ھوئی ٹھہری میں آنکھوں اور گنگ زبان
کردیں نا محروم سے قرب تیرے میں سجدوں میرے مجھے
صمد اے
کر عطا مطمئنہ نفس مجھے

کر مبتلا میں محبت اپنی مجھے
چا ھونا آذاد سے خواھشوں کی دنیا میں ھتی ھوں
کر آذاد مجھے
احد میرے اے
!!...مکیں کے رگ شہہ میری

خزام لیپ ٹاپ پر جلدی جلدی کچھ ٹائپ کر رہا تھا جب اسکا ساتھ رکھا جب اسکا فون بجا

اس نے فون کان سے لگایا۔

السلام وعلیکم۔۔۔!!!آج میں نہیں آسکتی میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔

کیا ہوا طبیعت کو لہجہ نرم تھا اس نے فکر مندی سے پوچھا۔

کچھ نہیں بس ہلکا سا بخار ہے۔

ہلکا سا۔۔۔؟؟؟

جی ہلکا سا۔۔!!!اکاشہ مختصر سا جواب دیا۔

ہلکا سا بخار بھی ہوتا ہے۔۔؟؟ خزام۔نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

اکاشہ نے موبائل کان سے ہٹا کر دیکھا۔ عجیب انسان ہے کچھ دن پہلے ظلم ڈھا رہے تھے اور اب رحم دلی دیکھا رہے ہیں۔

جی ہلکا سا ہے۔۔"

اکاشہ نے دوبارہ سے فون کان سے لگایا۔

اوکے آج ہماری ضروری میٹنگ ہے ایک کام کرو کچھ وقت کے لیے آجاؤ پھر چلی جانا۔

کیا آنا ضروری ہے۔۔۔؟

ہاں کچھ وقت آجاؤ۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔!!

اکاشہ ہمت کرتی عبایہ اور حجاب چہرے کے گرد لپیٹے آفس جانے کے لیے تیار ہوئی۔

اسلام آباد کے سب منظر دھل چکے تھے بھیگی سڑکوں پر ویرانی چھائی تھی اکاشہ نے تیز قدمی سے بس سٹاپ پر آکر بس کے آنے کا انتظار کرنے لگی تھی گھر پر آج گاڑی نہ ہونے کی وجہ سے وہ آج بس سے جا رہی تھی۔

سنسان روڈ سے کل ہونے والے واقع کی وجہ سے وہ پہلے ہی خوفزدہ تھی۔

وہاں کھڑے کچھ لمحوں بعد پیچھے سے کسی کے بازو پکڑنے پر اکاشہ نے اپنے دوسرے ہاتھ میں پکڑا ہینڈ بیگ پوری وقت سے اسکے منہ پر مارا تھا اس شخص کی گرفت ہلکی پڑنے پر وہ ایک لمحہ بھی ضائع کیے بنا اپنا بازو چھڑواتی تیزی سے بھاگنے لگی۔

اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑے بیگ سے موبائل باہر نکالا اور بنا سوچے سمجھے کال ریکارڈ میں کچھ وقت پہلے ملائی جانے والی کال کو کال بیک کی۔

کاشہ نے کپکپاتی آواز میں بولا۔

"پلیز مجھے بچالو کوئی میرے پی۔ پیچھے۔۔۔"اس سے پہلے اکاشہ اپنا جملہ مکمل کرتی اس شخص نے ایک ہی جست میں اسکے بازو پر پہنا بیگ پکڑتے اسے زمین پر گرایا، کہ اسکا

چہرے کے گرد لپیٹا حجاب ڈھیلا پڑنے پر اسکا نقاب کھل چکا تھا دل کی دھڑکن اس قدر تیز تھی کے اسے واضح سنائی دے رہی تھی".

اس شخص نے نیچے بیٹھ کر اکاشہ کے چہرے پر ایک زوردار تھپڑ رسید دیا تھا۔

چٹاخ۔۔۔!!!!

اکاشہ کی تکلیف سے سسکاری نکلی تھی اسکے چہرے پر تھپڑ پڑنے کی وجہ سے اپنا دماغ سن ہوتا محسوس ہوا تھا تکلیف اور خوف سے اسکے آنسوؤں بے اختیار نکلے تھے اکاشہ نے ہمت جما کرتے ہوئے دوبارا اٹھ کر خود کو بچانے کی کوشش کرنا چاہی پر سامنے بیٹھے شخص نے اسکا ہاتھ پکڑتے اس پر اپنی گرفت اس پر مضبوط کی۔

آج کون بچانے آئے گا تمھیں میری کال کٹ کی تھی ناں میرا نمبر بلاک لسٹ میں ڈالا تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے بلاک کرنے کی میری کال نہ اٹھانے کی۔

کیا جاتا اگر دو میٹھی باتیں کر لیتی مجھ سے آج نہیں تو کل تو تم میری بلبل بن ہی جاؤ گی جان پھر یہ نخرے دکھانے کا فائدہ ہاں۔۔۔؟؟؟اسکے چہرے کو ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے بولا۔

دیکھو اب مجھ سے اس نازک چہرے پر تھپڑ لگ گیا ناں تمھاری اس حرکت کی وجہ سے اسکے چہرے پر ہاتھ کے پوروں کو پھیرتے ہوئے سلیم نے کہا اکاشہ کو اپنے وجود پر سلیم کا چھونا برداشت نہیں ہو رہا تھا۔اکاشہ نے دھکا دیتے اسکو خود سے دور کیا۔

چند سیکنڈز میں تیز رفتار گاڑی اکاشہ کو اپنی طرف آتی دکھائی دی۔

پھر سے کباب میں ہڈی بن کر آ گیا سالا سلیم بڑبڑایا۔

اگلے کچھ ہی پل میں کسی نے اسے کھینچ کر اکاشہ سے دور کرتے منہ پر مکوں کی برسات کر دی مارنے والا ایک کے بعد ایک مکا مارتا اپنے حوش میں نہیں لگ رہا تھا۔

جب مارنے والے کی نظر اکاشہ پر پڑی شاید اسے اکاشہ کو نہیں دیکھنا چاہیے تھا اس نے آج پہلی بار اکاشہ کو بغیر نقاب کے دیکھا تھا

جس نے آج تک اسکی آنکھوں کے حصار سے خود کو بچانے کی کوشش کی تھی وہ آج اسے بنا پردے کے دیکھ رہا تھا کچھ پل کے لیے سب تھم سا گیا تھا جیسے وہ ہوا اور بس وہ چہرا جو ہر بار اسے اپنے حصار میں گھیر لیتا تھا۔

خود پر خزام کی نظر کو محسوس کرتے اکاشہ نے کانپتے ہاتھوں سے اپنا حجاب ٹھیک کرتے ہوئے دوبارہ نقاب صحیح کیا۔

عین اسی وقت سلیم موقع کو غنیمت جان کر وہاں سے بچ نکلا کب تک بچائے گا اسے آج نہیں تو کل یہ میرا شکار خود بنے گی۔

مٹھیاں بھینچے لمبے لمبے ڈھک بھرتا وہ اکاشہ کے پاس آیا تھا۔

وہ لرزتے وجود کو بمشکل سنبھلتے کانپتی ٹانگوں سے کھڑی ہوتی بھگتی آنکھوں سے اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ رہی تھی جو اس بار بھی اس کے لیے کسی فرشتے کی طرح اسکا محافظ بن آیا تھا۔

تم رونا بند کرو گی یا آج ہی آنسوئوں سے ندیاں بہانے کا ارادہ ہے۔ بھگتی آنکھوں کو دیکھتے خزام نے کہا۔

خزام کی بات سن کر اکاشہ نے رونے کی وجہ سے گلابی ہوتی آنکھوں سے اک نظر خزام کو دیکھا اور اپنی انگلیوں کی پوروں سے اپنی آنکھیں صاف کی۔

جزاکم اللہ خیرا کثیرا اکاشہ نے دھیرے سے کہا۔

مطلب۔۔۔؟؟ خزام نے نا سمجھی سے اس پر ایک نظر مرر سے ڈالتے پوچھا۔

جواباً اکاشہ نے کہا مطلب اللہ پاک اپکو اجر و عظیم عطا فرمائے۔

او۔۔۔اچھا خزام نے سادہ لہجے میں کہا۔

اکاشہ نے اپنے قدم آگے بڑھنا چاہے۔

اب کہا جا رہی ہو۔۔۔؟؟

آفس۔۔۔!!

اور تمھارے چکر میں میں نے سب میٹنگ کنسل کی اسکا کیااور تمھارا عبایہ بھی بارش کے گدلے پانی سے خراب ہو چکا ہے۔

پھر میں گھر جا رہی ہو

اکیلے۔۔!!تاکہ پھر وہ تمھارا بد کردار منگیتر تمھارے پیچھے آئے اب میں تمھیں ہر بار تو بچانے نہیں آسکتا

اکاشہ کچھ نہ بولی۔

آؤ گاڑی میں بیٹھو خزام نے گاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

میں اکیلی جاسکتی ہو دیکھو نہ میں کسی فلم کا ہیرو ہوں اور نہ تم ہیروئن اس لیے چپ چاپ بیٹھ جاؤ اب ایسے کیا گھور رہی ہو اور ویسے بھی تم پہلی بار نہیں بیٹھ رہی۔

اکاشہ قدم آگے بڑھاتی خزام کے پیچھے چل دی۔گاڑی کی پاس پہنچتے ہی خزام نے گاڑی کے ٹائر کو دیکھا جو پنچر ہو چکا تھا اسکو بھی ابھی پنچر ہونا تھا خزام نے اپنے ڈرائیور کو کال کی جسکا نمبر بند جا رہا تھا۔

آپ بھی کسی فلم کے ہیرو نہیں ہیں ویسے جو ہیرو بن رہے تھے کچھ وقت پہلے۔

اس نے ایک سوالیہ نظر اکاشہ پر ڈالی جیسے پوچھنا چاہتا ہو واقع میں۔۔؟؟؟

میں پیدل چلی جاؤ گی۔

چلو ٹھیک ہے پر اکیلے نہیں جاؤ گی میں پیدل چلتا ہوں تمھارے ساتھ خزام کی بات سن کر اکاشہ کچھ نہ بولی بس روڈ پر چلنا شروع کر دیا۔

ایک بات پوچھوں اکاشہ خزام نے سنسان روڈ پر کچھ قدم کا فاصلہ طے کرتے اسے مخاطب ہوا۔

اکاشہ چپ رہی۔

کچھ پوچھو سچ بولو گی۔۔؟؟نرم لہجے میں دوبارہ پوچھا۔

پتا نہیں۔۔اکاشہ نے جواب دیا۔ نظریں جھکی ہوئی تھی۔

کیوں وہ اسے حیرات سے دیکھ کر بولا۔

ویسے ہی کیا پوچھنا اپکو اکاشہ نے مختصر کہا۔

نہیں تم جھوٹ بولو گیٔ۔

میں جھوٹ نہیں بولتی۔اکاشہ نے جل کر کہا۔

بس بس پتا مجھے تمھارا خزام نے شرارت سے کہا۔

ٹھیک ہے مان لیا میں جھوٹ بولتی ہو بس بات ختم ہوئی اور مجھ سے فاصلے پر چلیں دور دور اکاشہ نے جل کر لفظ ادا کیے۔

فار گاڈ سیک۔۔۔!!!

اکاشہ تم مجھے پاگل کر دو گی ہمارے درمیان اتنا فاصلہ ہے کے ایک اور بندہ بھی ہمارے درمیان آکر چل سکتا ہے اس نے جیکٹ سے ہاتھ نکال کر ان دونوں کے درمیان قائم فاصلے کو ہاتھ کے اشارے سے جتایا۔

اوکے ایم سوری۔۔!!!اکاشہ نے کہا۔

دونوں میں خاموشی قائم رہی کچھ قدم چلنے کے بعد خزام نے دوبارہ پوچھا۔

اب بتاؤ پوچھو سوال

اکاشہ جانتی تھی اس بار خزام پوچھے بنا چپ نہیں رہے گا۔

اکاشہ نے جواب دینا بہتر سمجھا۔

جی پوچھ لیں۔

کیا تم ٹھیک ہو۔۔؟اکاشہ۔۔!!

لہجہ میٹھا تھا کوئی اتنا پیارا اور نرم لہجے میں بھی بول سکتا ہے جس طرح سے وہ پوچھ رہا تھا خزام کو خود بھی نہیں پتا تھا وہ اکاشہ سے اس طرح سے کیوں پیش آرہا تھا۔

یہ کیسا سوال ہے اکاشہ کے دل میں سوچا انجان آنکھوں سے خزام کی طرف دیکھ کر جواب دیا۔

جی میں ٹھیک ہوا الحمد اللہ

کیا تم سلیم کے ساتھ رہ کر ٹھیک ہو

تم کہہ رہی ہو تو مان لیتے ہیں۔

اکاشہ نے انجان آنکھوں سے خزام کو ایک نظر دیکھا اور خاموش رہی۔

جی خوش ہو۔۔!!!

Leave this topic please۔

اس سے پہلے خزام کچھ بولتا اکاشہ نے اسے سنجیدگی سے کہا۔

تھک گیا ہوں کچھ دیر بیٹھ جاؤ خزام نے کچھ فاصلے پر موجود پارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

خزام پارک میں کسی پرانے بینچ پر بیٹھ گیا جبکہ اکاشہ کو بھی نا چاہتے ہوئے آنا پڑا کیونکہ آج جو ہوا تھا اکاشہ اس سے ڈر گئی تھی اسے اکیلے رہنا مناسب نہ لگا اس لیے وہ بھی اس کے پیچھے چل دی اب کھڑی کیا ہو بیٹھ جاؤ "فاصلے" پر آخری لفظ پر زور دیتے ہوئے خزام نے سوچوں میں گم اکاشہ سے کہا۔

اکاشہ کچھ فاصلے پر بیٹھ گئی موسم خوشگوار ہونے کی وجہ سے اکاشہ پر سکون محسوس کر رہی تھی۔

ایک بات بتاؤں اکاشہ نے سوالیہ نظروں سے گردن موڑ کر خزام کی طرف دیکھا۔

کیا مصیبت ہے یار۔۔؟؟

یہ لڑکی اپنی آنکھوں سے مجھے پاگل کر دے گی خزام بڑبڑایا تھا۔

آپ نے کچھ کہا اکاشہ نے خزام کو بڑبڑاتا دیکھ کر پوچھا۔

ہاں میں کہہ رہا تھا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے کہ جب ہم کسی سے ملے اس سے بات کریں تو وہ اپنا اپنا سا لگتا ہے جیسے اس انسان سے ہمارا رشتہ صدیوں پرانا ہو اس انسان کا درد ہمیں اپنا درد لگتا ہے۔

ایسا کیوں لگتا ہے لہجہ بدلا بدلا تھا جیسے چھوٹا بچہ سوال کر رہا ہو اکاشہ کو خزام سے اس رویے کی اور اس طرح کے سوال کی توقع نہیں تھی۔اسے لگا جیسے وہ خزام نہیں آسکا ہم شکل بات کر رہا ہو۔

کیا آپ عالم ارواح کے بارے میں جانتے ہیں اکاشہ نے جواباً کہا مطلب حیرت آمیز لہجے میں پوچھا۔ مطلب روحوں کا جہاں اب یہ روحوں کا کونسا جہاں ہے اور کسی انسان کا اپنا اپنا سا لگنے سے روحوں کا کیا تعلق۔۔۔؟؟؟ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا ان میں روح پھونکی اور پھر ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا تو ان کی تمام اولاد کی ارواح وجود میں آئی،اور وہاں پر جن ارواح کا آپس میں تعلق رہا یعنی قریب رہے انھیں دنیا میں ایک دوسرے سے انسیت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ انھیں دیکھ کر محبت کا احساس ہوتا ہے، ہم ارواح کا عالم ارواح میں ایک دوسرے سے تعلق قائم تھا اسی لیے اب کبھی سامنا ہو تو اپنائیت کا احساس دلاتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ ان سے ہم پہلے بھی کہیں مل چکے ہیں یہ روحوں کا تعلق ہے۔یہ اپنائیت کا تعلق ہے۔اکاشہ نے ایک ایک لفظ نرمی سے ادا کیا تھا۔

اکاشہ اگر میں کہوں۔۔۔وہ اپنی بات اُدھوری چھوڑ کر اسکی طرف دیکھنے لگا۔

جی میں سمجھی نہیں۔۔۔؟؟؟وہ پوچھے بنا رہ نہ سکی۔

وہ اس کے پوچھنے پر ہلکا سا مسکرایا اسکو دیکھتا رہا بنا پلکیں جھپکائیں اور بولا یہی کہ۔۔یہی تعلق مج۔۔۔۔۔اس سے پہلے وہ اپنا جملہ مکمل کرتا اکاشہ کا فون بج اٹھا اور محبت کے جادوئی سکوت میں خلل پیدا ہوا۔آنے والی کال خزام کے لیے کباب میں ہڈی کی طرح تھی۔ یہ کال بھی ابھی آنا تھی اس نے دھیرے سے بڑبڑایٹ کی۔

"ہیلو۔۔۔"اس نے کال اٹینڈ کرتے فون کان سے لگایا۔

اگر آفس سے فری ہو گئی ہو تو ڈرائیور لینے آجائے میں اور جیا آگئے ہیں۔

ہاں۔۔!!میں ڈرائیور انکل کو کال کر لیتی ہوں یہ کہتے ہی۔اس نے کال منقطع اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

تم جا رہی ہو۔۔۔؟؟انداز سوالیہ تھا۔

جی۔۔۔!!!آپ کچھ بتا رہے تھے۔۔؟؟

بتانا تو بہت کچھ تھا۔۔۔اس نے اک نظر اکاشہ پر ڈال کر کہا۔

آپ کیا کہہ رہے ہیں مجھے سمجھ نہیں آئی ہمیں چلنا چاہئے۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتا فون دوبارہ بج اٹھا۔

جی ٹھیک ہے میں یہی ہوں آپ آجائے اتنا کہہ کر اپنے بیگ کو سنبھالتے ہوئے بینچ سے اٹھی اور پارک کے خارجی گیٹ کی طرف قدم بڑھا دیے۔

بینچ پر بیٹھا وہ شخص اسے جاتا دیکھتا رہا کاش تم سن پاتی کہ۔۔۔۔

تمھیں پتا ہے جادوئی آنکھوں والی لڑکی۔۔۔!!! تمھیں اک نظر دیکھ کر میں اپنا آپ بھول جاتا ہو جیسے آج دیکھا تمھیں ایک پل کے لیے مجھے لگا میرے سارے راستے تم تک آکر ختم ہو گئے ہیں بس اب کوئی راستہ باقی رہا ہے تو وہ صرف تم سے تم تک کا ہے ایسا لگتا ہے میرے پاس اس جہاں میں کچھ نہیں رہا سوائے تمھارے۔

تم سحر ہو ایسا سحر جس کے بعد کسی بات کا ہوش نہیں رہے یہاں تک کہ اپنا بھی نہیں تمھارا وجود سحر زدہ ہے مجھے لگتا ہے تمھیں چھونے والی ہوائیں بھی سحر زدہ ہو جاتی ہیں اور اگر وہ ہوا تمھاری طرف آنے والے وجود کو چھو لیں تو وہ دیوانہ ہو جائے جیسے میں ہوا میں نا چاہتے ہوئے بھی تمھارے سحر میں مبتلا ہو گیا ہوں اکاشہ اور چاہتے ہوئے بھی میں تمھارے سحر سے آزاد نہیں ہونا چاہتا تم جادوئی ساحرہ ہو۔اور تمھارا وجود مجھ سے تمھارے سحر میں مبتلا ہو کر ہمیشہ یہی ٹھہر جانے کا مطالبہ کرتا ہے۔ایسا کیوں ہو رہا ہے کے ہر گزرتے دن کے ساتھ میں تمھارے سحر میں گرفتار ہوتا جا رہا تم نے مجھے میرے ارد گرد موجود ہر شے سے بے خبر کر دیا ہے یہ بے خبری مجھے زہر لگ رہی ہے اسکے باوجود

بھی میں چاہتا ہوں میری دنیا تمھارے پہلو میں بیٹھے ختم ہو جائے۔آج وہ تلخ سرد لہجے سا شہزادہ پھولوں کی طرح نازک مزاج لڑکی سے اظہارِ محبت کر رہا تھا محبت ایسی ہی تو ہوتی ہے جب کسی وجود میں اپنا بسیرا کرتی ہے اس وجود کو اپنے قابو میں کر لیتی ہے اور بس پھر کوئی کتنا ہی پتھروں کی طرح سنگدل کیوں ناں ہو اسے محبت کے آگے اپنے وجود کو صحرا کرنا پڑتا ہے۔

جیسے وہ یہ سب بتانا چاہتا تھا وہ تو کب کی جا چکی تھی اگر وہ موجود ہوتی تو اس لڑکی کو محبت کا اظہار کرنے والے شخص کے لفظ کسی جادوئی منتر کی طرح اپنے وجود پر اثر انداز ہوتے محسوس ہوتے اور شاید وہ ہمیشہ کے لیے ویران وجود کو اسکے حوالے سونپ دیتی۔

اس نے چہرہ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا تھا آسمان پر ہر طرف بادل پھیل چکے تھے۔

ہاتھ بڑھا کر اس نے آپکی جیکٹ سے اپنا موبائل نکالا اور کسی کا نمبر ملایا۔

وہ سامنے صوفے سے ٹیک لگائے اذیت سے اسے گڑگڑاتے دیکھ رہا تھا۔اسکے ہاتھ رسیوں سے باندھے ہوئے تھے۔میں نے تمھیں وران کیا تھا وہ چیخ کر اس سے مخاطب ہوا تھا۔دیکھو مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے چھوڑ دو خدارا۔

غلطی۔۔؟؟ تمھیں لگتا ہے تم نے جو کیا وہ غلطی ہے تم نے گناہ کیا ہے گناہ۔۔۔!!!

اور تمھیں اسکی سزا خزام شاہ دے گا۔

وہ اسکے قریب آرو کا اور اسکے لہجے میں غصے کا انثر واضح تھا۔خزام نے بغور کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

تم جانتے ہو اکاشہ کی آنکھوں میں میں نے کیا دیکھا۔۔۔؟؟؟

رسیوں میں جکڑے شخص نے نظریں اٹھائیں اور گہرا سانس لے کر نفی میں سر ہلایا۔

میں بتاتا ہوں۔۔۔!!! سرد لہجے میں کہا۔

اسکی آنکھوں میں تم جیسے گھٹیا شخص سے جڑے رشتے کی قید تھی جس رشتے کے پنجرے میں وہ قید ہے اور اس رشتے سے جڑے رشتے کی گھٹن اذیت جو اسکی آنکھوں سے صاف دیکھائی دیتی ہے اتنا کہہ کر اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اسکا ہاتھ خالی نہیں تھا ہاتھ میں پکڑے چاقو کو دیکھ کر وہ سلیم طرف نظر دوڑاتے مسکرایا۔

جبکہ رسیوں میں جکڑا شخص کا دل ڈر سے حلق میں آگیا تھا۔ خزام نے بغور اسے دیکھا اور پھر چاقو کو مجھے چھوڑ دو اس چاقو کو مجھ سے دور رکھو۔ خزام کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تھی اور چاقو اسکے ہاتھ پر پوری قوت سے رکھا ان ہاتھوں سے اکاشہ کو تھپڑ مارا تھا ناں تم نے اب یہ ہاتھ نہیں رہے گے۔ ان ہاتھوں سے چھوا تھا ناں اب ان ہاتھوں کو سزا ملے گی چاقو پوری قوت سے ہاتھ پر رکھنے کی وجہ سے اسکے ہاتھ سے خون بہنا شروع ہو گیا تھا۔

سلیم کراہا۔ خزام نے جھٹکے سے اسکی رسی کھولی تمھارے پاس صرف دس سیکنڈز ہیں یہاں سے باہر نکل گئے تو تمھیں ہاتھ تک نہیں لگاؤ گا اور اگر ناں نکل سکے تو ایسی حالت کروں گا کسی کو منہ دیکھنے لائق نہیں رہو گے آج کے بعد تم اکاشہ کے آس پاس نظر نہیں

آؤ گے اور یہاں سے جا کر اکاشہ کو اس رشتے سے آزاد کرو گے جس کے تم قابل بھی نہیں ہو اتنا کہہ کر وہ ٹیبل کی جانب آیا۔

سلیم سہم کر بھاگنے لگا۔ خزام نے کچھ سیکنڈز بعد پلٹ کر دیکھا وہ جا چکا تھا۔

وہ کسی گھر کا خوبصورت سالان تھا جہاں وہ بیٹھی تھی ہوا میں عجیب سی خاموشی لپٹتی تھی۔

تم یہاں کیوں بیٹھی ہو اکاشہ حجاب نے اسکے پاس جاتے اس سے سوال کیا تھا۔ ویسے ہی دل کیا یہاں بیٹھو یہاں تو کافی ٹھنڈ ہے تم بیمار ہو جاؤ گی وہ فکر مندی سے بولی تھی اب تو کچھ محسوس نہیں ہوتا نہ ٹھنڈ اور نہ درد عادت سی ہو گئی ہے اب تو وہ کرب سے مسکرا کر بولی تھی۔ اکاشہ کی ساتھ کھڑی لڑکی کے دل کو پریشان کر گئی تھی۔

ایسی بات کیوں کر رہی ہو حجاب نے اسے پاس بیٹھتے کہاں تھا۔

" کبھی کبھی مجھے لگتا ہے میں اندر سے دھیرے دھیرے ختم ہو رہی ہوں میرا وجود اندر سے ختم ہو رہا ہے سب کچھ موم کی طرح پگھل رہا ہے میری روح تڑپ رہی ہے جو اس

رشتے کی سلاخوں میں قید ہے جس سے رہائی چاہیئے مجھے پر کیا مجھے رہائی ملے گی بھی۔۔؟؟؟

اکاشہ نے گردن موڑ کر حجاب سے سوالیہ نظروں میں پوچھا۔

"اکاشہ مجھے یقین ہے اللہ نے تمھارے لیے بہت اچھا سوچا ہوا ہے کچھ دکھ درد ہماری زندگی میں ہمیں اللہ سے محبت کا تعلق قائم کرنے کے لئے آتے ہیں ہر چیز کے دو پہلوں ہوتے ہیں ایک ہم دیکھتے ہیں ایک اللہ، اللہ جو دیکھ رہے ہیں وہ ہم نہیں دیکھ رہے ہیں جیسے زمین کھودے تو ہمیں نہیں پتا ہوتا کہ اس کے نیچے سانپ ہے اللہ جانتا ہے سب"

تم بس دعا کرتی رہو اللہ پاک غیب سے راستہ بنائے گئے دعا تب ہی فائدہ دیتی جب کچھ نہ بھی ہو پھر بھی یقین ہو رب پر ہمارے لیے نا ممکن ہے اس ذات کے لیے نہیں۔

میری شدتیں تو رب نے بھی دیکھی تھی، میری تڑپ تو اس رب نے بھی دیکھی ہے کہ میں کیسے بکھری ہوں ہر رات، میں کیسے پاگل ہو چکی ہوں اکاشہ نے گھاس کو دیکھتے ہوئے جواباً کہا۔

کچھ ٹھوکریں بہتری کے لیے ہوتی ہے تم بے مول نہیں ہو اکاشہ اللہ تمھاری کی قدر کروائے گا۔

"جب کوئی دل کی بات پوری نہ ہو تو ساری دنیا ویران لگتی ہے من چاہا شخص میسر نہ ہو تو زندگی بنجر لگتی ہے۔ میں اس وقت اس ہی حالت میں ہوں، اور میں جس کے ساتھ رشتے میں جوڑی ہوں اس سے مجھے کوئی چاہت کوئی لگاؤ چاہ کر بھی محسوس نہیں ہوتا ہو ہی نہیں سکتا نا جانے دل کس کے انتظار میں آس لگائے بیٹھا ہے۔"

" ھمم انتظار بہت ظالم سانپ ہے یہ ڈس لے تو انسان زندہ نہیں بچتا۔ "

تم نے ہمت نہیں ہارنی اکاشہ مانا انسان بے بس ہو جاتا ہے مگر ناشکرا پن نا کرے اپنی حالت اللہ کو بتائے اور روئے گڑ گڑائیں فریاد کرے وہ سنتا ہے۔ آپ جانتی ناں مجھے امتحان سے ڈر لگتا ہے چندہ اللہ پاک اپنے پیاروں سے امتحان لیتا ہے ناں اور اللہ کے قریب لوگ ہی اللہ کے امتحان کو پاس کرتے ہیں۔

حجاب نے اسکے مرجھائے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے اکاشہ کہ دل مایوس ہونے لگتا ہے یوں لگتا ہے جیسے اب تو کچھ بھی صحیح نہیں ہو گا یہی وقت امتحان کا ہوتا ہے کہ ہم اس میں کیا کرتے ہیں اللہ سے دور ہو جاتے ہیں یا اور زیادہ اللہ سے دعائیں کرتے ہیں۔ زندگی ایسی نہیں ہوتی جیسی ہم سوچتے بعض دفعہ چہرے کے مسکراہٹ تک گم ہو جاتی ہے جب کوئی ایسی چیز کھو جاتی ہے جو لگتا تھا کہ زندگی کا حاصل ہے

لیکن پھر صبر اور صبر کیونکہ صبر انسان کو renew ہونے میں مدد کرتا ہے صبر مضبوطی دیتا ہے اور پھر صبر کا بدلہ جنت ہی تو ہے۔"

کندھن بننے کے لیے جلنا تو پڑتا ہے ناں اکاشہ حجاب نے اکاشہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

بیشک آنکھ آنسو بہاتی ہے،اور دل غمگیں ہے۔لیکن ہم زبان سے وہی بات نکالیں گے،
جس پہ ہمارا رب راضی ہو

وَلِرَبِّکَ فَاصْبِرْ

"اور میں نے اللہ کے لیے صبر کیا"

اکاشہ نرم لہجے میں کہہ کر ہلکا سا مسکرادی بمقابل کچھ فاصلے پر بیٹھی حجاب بھی اکاشہ کے چہرے پر پر سکون مسکراہٹ دیکھ کر مسکرادی۔

اب لان میں بیٹھے بیٹھے اپنے ساتھ ساتھ میری بھی سردی سے قلفی جمانے کاارادہ ہے یا اندر چل کر میرے ساتھ گرم چائے سے لطف اندوز ہونے کا حجاب نے شرارت سے سردی کو محسوس کرتے ہوئے کہا۔

اٹھ جاؤرافع جب سے یونی سے آئے ہو سو رہے ہو یار مام سونے دیں ناں اٹھو رافع بچوں کی طرح تنگ مت کرو کیامام آپ سونے بھی نہیں دیتی آپ میری نیند کی دشمن بن جاتی ہیں۔

نیند کی دشمن میں نہیں تمھارافون ہے جس میں تم لگے رہتے ہو اپنی بھابھی اور اپکی بہو ڈھونڈتا ہوں ڈوڈ کی شادی ہو گی تو تب جا کر مجھ جیسے معصوم لڑکے کی باری آئے گی۔

فضول باتیں مت کرو جا کر فریش ہو جاؤ ایک تو تم شام تک سوتے رہتے ہو اب جلدی کرو ریلکس مام ابھی فریش ہوتا ہوں جب رافع نیچے آیا لاونج میں خزام بیٹھا اپنے لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا ساتھ ہی داداور سلطانہ بیگم براجمان تھے ساتھ ہی صوفے پر رافع بھی بیٹھ چکا

تھااور میز پر رکھے چائے کے کپ کو اٹھا کر پینے لگا تھادادو آپکو پتا ہے کل ڈوڈ کے خواب میں ایک لڑکی آئی تھی مجھے بتا رہے تھے اُنہیں کافی پسند ہے وہ خزام نے آنکھوں ہی آنکھوں میں رافع کو گھورا تھاایک شریر سی مسکراہٹ لیے ابھی بھی اسکی آنکھوں میں چمک موجود تھی۔

دونوں نے خزام کی طرف غور سے دیکھا تھا۔ایسی کوئی بات نہیں ہے رافع بکواس مت کیا کرو خزام کی موبائل کی سکرین جگمائی میسج پڑھ کر مسکراہٹ خود بخود اسکے لبوں پر بکھری تھی۔وہ اپنی جگہ سے اٹھااور سڑھیاں پھلاگتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

خزام کے جانے کے بعد دونوں نے دوبارہ رافع کو دیکھا تھااشاروں اشاروں میں پوچھا آخر اس مسکراہٹ کے پیچھے کا چکر کیا ہے

مگر رافع نے کندھے اچکائے کے میں کچھ نہیں جانتا رافع

کیا۔۔۔؟؟سچ میں کوئی لڑکی ہے اس مسکراہٹ کے پیچھے دادو نے تشویش سے کہا۔

پتا نہیں دادو اپکا پوتا ہے اپکو پتا ہونا چاہئے اس روبوٹ کا۔

رافع چپ چاپ بتاؤ ایسا ہو سکتا ہے تمھیں خبر نہ ہو کے آج کل وہ کیا کر رہا ہے جبکہ سب اچھے سے جانتے ہیں تمھیں خزام کی ایک ایک لمحے کی معلومات ہوتی ہے۔

دادو سچ میں مجھے نہیں پتا اس وقت رافع نے بڑی صفائی سے جھوٹ بولا تھا۔

ٹھیک ہے تم کہہ رہے ہو تو مان لیتے ہیں پر خزام۔۔۔!! بھلا خزام کہاں یوں مسکراتا تھا۔یہ بات حیران کن تھی۔

سلیم جب گھر پہنچا تو سب کی نظروں سے بچ کر اپنے کمرے تک آیا اور خزام سے بدلہ لینے کی آگ میں جل رہا تھا طیش کی عالم میں اس نے میز پر رکھے پانی کے جگ کو زمین پر زور

سے پھینکا دل ہی دل میں آج جو اسکے ساتھ ہوا تھا اسکا بدلہ لینے کی ٹھان لی تھی اپنی حالت درست کر کے وہ سیدھا کلثوم کے روم میں پہنچا اور جاتے ہی گویا وہ اعلان کرتے ہوئے بولا تھا۔ میں اکاشہ سے شادی نہیں رہا ان لوگوں کو منع کر دو۔

کلثوم نے سلیم کی بات سنتے ہی سر اٹھا اسے دیکھا تھا اسکی بات سنتے ہی وہ ہکا بکا رہ گئی تھی تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا جو یہ بکواس کر رہے ہو۔

کلثوم نے غصے میں اونچی آواز میں کہا تھا میں نے کہہ دیا مجھے اس دو ٹکے کی لڑکی سے شادی نہیں کرنی تو مطلب نہیں کرنی اب مزید میرا دماغ خراب مت کرو۔

پاگل آدمی گھر آتے خزانے کو کوئی گھر آنے سے روکتا ہے تم کہہ رہے ہو گھر آتی پیسوں کی تجوری کو میں انکار کر دوں تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا۔

کس نے کہا ہمارے گھر کی تجوری پیسوں سے نہیں بھرے گی۔

سلیم کی بات سن کر کلثوم نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا اور وہ اپنے ذہین میں کسی شیطانی منصوبے کو انجام دینے میں کامیاب ہو چکا تھا اس نے چہرے پر کمینگی سے مسکرا کر کلثوم کی طرف دیکھا بس تم فون کر کے ہی انکار کر دو اور پھر دیکھو تمھارا بیٹا کیا کرتا ہے۔

کمرے میں زرد روشنی بکھری ہوئی تھی شام اپنی منزلوں کو طے کرتے رات کے سیاہ اندھیرے میں داخل ہو گئی تھی۔

کمرے کے ایک کونے میں گلابی رنگ کے ڈوبٹے کو نفاست سے اپنے چہرے کے گرد لپیٹے بھوری آنکھوں والی لڑکی کمرے میں طاری پر سکون سکوت میں نماز ادا کر رہی تھی۔ اسکی شفاف گلابی مائل رنگت کے ڈوبٹے کے ہلے میں مزید دمک رہی تھی اس نے دائیں بائیں سلام پھیر کر دعا کرنے کے بعد اپنے نرم ہاتھوں کو اپنے چہرے پر دھیرے سے پھیرا اور اٹھ کھڑی ہوئی جاء نماز تہہ لگا کر ساتھ کچھ فاصلے پر رکھی ٹیبل پر رکھ کر وہ الماری کی طرف بڑھی اور الماری کھول کر اس نے اپنا ٹریسنگ قرآن والقلم کو نکالا اور لکھنے کے لیے بیٹھ گئی۔

ٹریسنگ قرآن کو لکھنا اکاشہ کا سب سے پسندیدہ کام تھا اسکے نزدیک انتہائی میں ہاتھ سے قرآن کو لکھنا سکون پانے کا ذریعہ تھا اسے لگتا تھا تنہائی میں بیٹھ کر قرآن کے ساتھ وقت گزارنا وجود کو اطمینانیت سے سیراب کر دیتا ہے۔

"جب شروع شروع میں اس نے لکھنا شروع کیا تھا تو عائشہ کے پوچھنے پر اس نے بتایا تھا کہ ایسے لگتا ہے کہ یہ اللہ سے ملانے کا ایک ذریعہ ہے گھنٹوں گزر جاتے ہیں اللہ پاک کے ساتھ پتا ہی نہیں چلتا لفظ لفظ لکھتے ہوئے ایک سکون دل میں اترتا ہے ساتھ لفظ لفظ کو پڑھ کر دل میں نقش کرنے کو دل کرتا ہے، یہ سوچ کر اور خوشی ہوتی ہے کہ جن ہاتھوں سے یہ لکھا گیا ہے ان ہاتھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی یہ لکھے ہوئے الفاظ گواہی دے گئے، اور جب یہ مکمل ہو جائے گا تو میں اس کو اپنی زندگی کے سب سے خاص انسان کو گفٹ کروں گی۔ اور اب تک اکاشہ کو اپنی زندگی میں اس خاص انسان کا انتظار ہے۔"

نعیمہ اپنے کمرے میں موجود تھی جب موبائل کی سکرین پر کلثوم کا نام جگمگایا نعیمہ نے موبائل سکرین پر کلثوم کا نام دیکھ کر اللہ سے خیر کی دعا کی کیونکہ کلثوم کا فون کرنا ہمشہ تکلیف کا باعث بنتا تھا کون جانے آج یہ وقتی تکلیف اکاشہ کے زخموں پر عمر بھر کے لیے مرہم بننے والی تھی۔

نعیمہ نے اللہ کا نام لے کر دھڑکتے دل کے ساتھ کال اٹھا کر دھیمی آواز میں اسلام کیا حال چال لینے کے بعد کلثوم اپنی کام کی بات پر آئی میں نے تم سے بہت ضروری بات کرنے کے لیے کال کی ہے دیکھو نعیمہ تمھاری بیٹی کو میں نے جیتنی بار کہا کے سلیم کو پرانے خیال رکھنے والی لڑکیاں نہیں پسند اب دیکھو سلیم اکاشہ سے بات کرنے کے لیے اسے میسج کیا کے شادی سے پہلے ایک دوسرے کو جان لیں کچھ ملاقات کر لیں پر تمھاری بیٹی نے میرے بیٹے کو کھری کھری سنا دی بھلا اب اسکی اتنی زبان ہے شادی کے وہ اپنے شوہر کی خاک عزت کریں گی۔

میٹھے لہجے میں کڑوی باتیں کر کے کلثوم نعیمہ کے دل کو چھلنی کر رہی تھی۔

نعیمہ کو یقین نہیں آرہا تھا کہ کلثوم اچانک سے یہ سب کیوں کہہ رہی تھی ساتھ بیٹھی عائشہ اپنی ماں کے زرد پڑتے چہرے کے رنگ کو باغور دیکھ رہی تھی۔

سب خیریت کلثوم آپا آپ اچانک سے ایسا کیوں کہہ رہی اپکو تو اکاشہ پسند تھی ناں۔

ارے نعیمہ مجھے پسند تھی پر تمھاری بیٹی کو چاہیے تھا اپنی ہونے والی ساس کی عزت کرے اسکی خدمت کرے پر نہیں آسکا تو ہم سے پردہ ابھی سلیم کی بہنیں بھی کہہ رہی تھی کیسی لڑکی دیکھی ہے آپ نے ہمارے بھائی کے لیے جو نا ہمارے ساتھ بیٹھتی ہے اور ناں بات کرتی ہے پتا نہیں کس بات کا گھمنڈ کرتی ہے وہ خود پر اس لیے میری طرف سے تو ناں ہی سمجھو میں نے تو سوچا تھا کہ تین بیٹیاں کہاڈھونڈوں گی تم بیچاری رشتہ میری تو منت و سماجت کی تھی سلیم کے باپ نے تو جا کر میں رشتہ مانگا لیکن تمھاری بیٹی نے مان نہیں رکھا اس رشتے کا چلو اب میں فون رکھتی ہو اتنا کہہ کر کلثوم نے فون کاٹ دیا تھا۔

سامنے دروازے سے آتے نواب صاحب نے نعیمہ کو سنجیدگی سے دیکھا تھا انکی جانب آتے نواب صاحب کو دیکھ کر نعیمہ اپنی جگہ پر ساکت وصامت رہ گئی تھی۔

نعیمہ کا سارا جسم سنسنا اٹھا تھا کلثوم کی کڑوی زبان اور بگڑے تیور نے نعیمہ کو بہت تکلیف دی تھی۔عائشہ اپنی ماں کو اس حال میں دیکھ کر انکے پاس آ بیٹھی تھی۔

نواب صاحب نے لمحے بھر کو نعیمہ کا پریشان چہرہ دیکھا اور مقابل آ کر بیٹھ گئے۔

تم کیوں فکر کرتی ہو۔۔؟؟جو انہوں نے کیا وہ بالکل غلط تھا نا قابل فراموش مجھے بہت تکلیف ہوئی کلثوم کی باتیں سن کر وہ ہماری بچی کے بارے میں یہ خیال رکھتے ہیں مجھے یقین نہیں آتا ساتھ خاموش بیٹھی نعیمہ کی آنکھیں بھیگنے لگی تھی۔اپنی ماں کو ایسے روتا دیکھ عائشہ نے گہرا سانس لیا تھا۔

اگر آپ ایسے روئے گی تو کیسے مقابلہ کریں گی کلثوم جیسے ظالم لوگوں کا۔۔؟

ساتھ بیٹھے نواب صاحب نے عائشہ کی بات سن کر بے بس نگاہوں کا تبادلہ کیا تھا شکر میری پیاری بچی ایسے غلیظ سسرال والوں کے ہاتھوں برباد ہونے سے بچ گی نواب صاحب نے آہ بھر کر کہا پھر سیدھے ہو بیٹھے۔

اگلے لمحے نعیمہ اٹھ کر نم آنکھوں کے ساتھ باہر کی جانب گئی تھی وہ اٹھ کر جا چکیں تو عائشہ نے حیرانی سے اپنے باپ کو سوالیہ نظروں سے دیکھا عائشہ کی سوالیہ نظروں پر نواب صاحب نے کندھے اچکائے جیسے کہنا چاہتے ہو (مجھے نہیں پتا وہ کیوں اٹھ کر گئی)

جاؤ نعیمہ کو دیکھو جا کر پتا نہیں کہاں روتی ہوئی گئی ہے یہاں سے کلثوم کی باتوں کی وجہ سے بہت دکھی ہے تمھاری ماں جا کر سنبھالو اسے۔

دھیرے اور دکھی لہجے میں کہتے نواب صاحب کی بات کو سن کر وہ سر ہلاتی اٹھی اور دروازے کو پار کرتی باہر لاونج کی طرف آئی جو سناٹوں میں ڈوبا ہوا تھا۔

اکاشہ بیٹھ کر اپنے قرآن کو لکھ رہی تھی جب دروازہ دھاڑ سے کھلا اکاشہ اس طرح سے اچانک دروازہ کھلنے پر سہم سی گئی تھی۔

اکاشہ مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی تم نے میرا مان نہیں رکھا کمرے میں آتے ہی انھوں نے اکاشہ سے کہا تھا۔

کیا کیا ہے میں نے امی۔۔؟؟اس نے انجان سی بھوری آنکھیں اٹھائی اور پوچھا۔

تمھاری خالہ نے رشتہ سے انکار کر دیا اور رشتہ توڑنے کی وجہ تمھیں قرار دیا ہے تم نے ایسا بھی کیا کہا سلیم سے جو نوبت یہاں تک آ گئی مجھے تم سے اس طرح کے رویہ کی امید نہیں تھی اکاشہ نعیمہ نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

لاونج پار کر کے جب عائشہ کمرے کی طرف بڑھی تو نعیمہ کی آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی۔

حالات اتنی تیزی سے بدلے تھے وہ چکرا کر رہ گئی تھی مقدر کے کھیل۔۔۔پر قسمت کی چالبازیوں پر۔۔۔۔۔

کمرے میں موجود ہر شے گویا رک سی گئی تھی نعیمہ کی رونے کی آواز بھری تھی عائشہ اس وقت خشک آنکھوں سے یہ منظر دیکھ رہی تھی اکاشہ ماں کے رونے پر اٹھ کر نعیمہ کی طرف بڑھی تھی۔

امی آپ روئے مت اس طرح پریشان ہو کر اپنا بلڈ پریشر ہائی مت کریں اکاشہ بے بسی سے کہا تھا اکاشہ کی بات سن کر نعیمہ اسکے گلے لگ کر بے بسی سے رو دی تھی۔

نعیمہ جب تھوڑا سنبھلی تو انکو انکے کمرے میں لے آئی تھی طبیت ناساز ہونے کی وجہ سے اس نے دوائیاں پانی کے ساتھ دی تھی سلا کر کمرے کے دروازے کا بند کرتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔

وہ بیڈ پر گم صُم بیٹھی غیر مرئی نقطے کو یک ٹک گھورتی کچھ سوچ رہی تھی آج جو ہوا تھا اس کے لیے کسی معجزے سے کم نہیں تھا وہ پر سکون تھی تو کہیں نہ کہیں گھبرائی ہوئی بھی تھی کیا میرے نصیب میں بھی ایسا شریک حیات ہے جو میرے وجود کے لیے سکون بنے جس کا ذکر قرآن میں کیا گیا ہے۔

اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا

تمھارا ہمسفر ہی تمھارا سکون ہے۔

کہتے ہیں اچھا ہمسفر بھی قوسِ قزح کے سات رنگوں کی طرح ہوتا ہے، جو آپ کے دل و دنیا کے موسم کو خوشگوار اور بھرپور بنا دیتا ہے، جسے دیکھ کر آپ کے چہرے پر سکون اور روح پر اطمینان طاری ہو جاتا ہے۔

عین اسی وقت اکاشہ کے ذہین میں حجاب کی باتیں یاد آئی۔ زندگی میں اگر ہمسفر چننے کا اختیار ملا تو صرف
اُس کی خوبصورتی پر نہ جانا،
بلکہ ایک میچور انسان
کا انتخاب کرنا۔۔۔
وہ انسان جسے صحیح غلط کا پتہ ہو،
جو جانتا ہو کہ آپ کو اچھا برا کیا لگتا ھے۔۔اُس کے مطابق خود کو ڈھال لینے کا ہنر رکھتا ہو،
جو آپ کو عزت بھرا مقام دے، جو آپ کو محسوس کروائے کہ آپ دنیا کی سب سے انمول اور آخری عورت ہے جو اس کے لیے سب سے خاص ہے۔

جو آپ کو ملکہ بنا کر رکھے، کیونکہ ملکہ وہ ہی بناتے ہیں جو خود بادشاہ جیسے مقام پر فائز ہوتے ہیں،

وہ جو آپ کو نماز قرآن واہلبیت ع کا درس دے۔۔

علم رکھنے کے ساتھ ساتھ خود بھی عمل کرنے کا جزبہ رکھے اور آپ کو بھی تلقین کرے۔۔۔

وہ جو خود کو صرف آپ کے لئے پابند رکھے،

وہ جسے کسی کے الفاظ متاثر نہ کریں،

جو صرف آپ کے لیئے جینا جانتا ہو جو باکردار ہو۔

اے اللہ میں پناہ مانگتی ہوں ایسے ہم۔ سفر سے جو مجھے تھکا دے ایسے ہمسفر سے جو مجھے غمگیں کر دے میں دو چہروں والے ہمسفر سے پناہ مانگتی ہوں اور دو زبانوں والے سے بھی ہر اے اللہ میں پناہ مانگتی ہوں ایسے ہمسفر سے بے گئ ہے۔۔

عین اسی وقت اکاشہ کے ذہین میں حجاب کی باتیں یاد آئی۔زندگی میں اگر ہمسفر چننے کا اختیار ملا تو صرف
اُس کی خوبصورتی پر نہ جانا،
بلکہ ایک میچور انسان
کا انتخاب کرنا۔۔۔

اگلے روز حسب معمول خزام سیاہ ٹراؤزر پر سفید رنگ کی شرٹ زیب تن کیے جاگنگ کے لیے نکلا تھا وہ کافی فریش لگ رہا تھا چہرے پر معمول کے مطابق سنجیدگی لیے وہ واک کر رہا تھا اسکے پیچھے پیچھے وہ بھی دبے پاؤں اسے فاؤ کر رہا تھا خزام نے موڑ کر اسے تب دیکھا جب اسے مسلسل اپنے پیچھے کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔

"واٹ نان سینس۔۔۔!"اس نے اونچی آواز میں چھاڑا۔

کیا ہوا حیران کر دیا میں نے خزام شاہ کو اس نے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجا کر کہا۔

وہ لب بھنیچے سختی سے اسے گھور رہا تھا گزشتہ شب کے واقع کے بعد بھی اس میں اتنی سکت تھی کے وہ اس کے سامنے ڈھیٹ بن کر نمودار ہوا تھا جیسے اسکے ساتھ کچھ ہوا ہی نہیں تھا یہ بات خزام کو حیران کن کر رہی تھی۔وہ یہ توقع کیے ہوئے تھا کہ اس واقع کے بعد وہ اسکے اپنی شکل تک نہ دیکھائے گا اور یہاں۔۔۔۔۔"

لگتا ہے تمھیں اپنی زندگی عزیز نہیں ہے سلیم تبھی تو اتنی ذلت کے بعد بھی منہ اٹھا کر بے شرموں کی طرح میرے سامنے کھڑے ہو وہ کہتے ہیں ناں "لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے" تمھارا ابھی یہی حال ہے تمھیں صرف مار کی زبان سمجھ آتی ہے اگر ایسا ہے تو ایسا ہی سہی اسکی بھنویں تنی ہوئی تھی۔اس نے دانت پیس کر کہا۔

کسی روز تمھیں اپنی ذات سے متعلق یہ خوش فہمیاں لے ڈوبیں گی خزام شاہ۔۔!!!

تمھاری یہ غلط فہمی بھی بہت جلد دور کر دونگا۔ خیر تمھاری بکواس سننے کے لیے میرے پاس ٹائم نہیں ہے سخت لہجے میں کہہ کر وہ آگے کو چل دیا ساتھ ساتھ سلیم بھی چلنے لگا۔

دیکھو خزام تمھارے کہنے پر میں نے اس رشتے سے انکار کر دیا ہے۔

تو۔۔۔؟؟؟ اگر تم نہ بھی کرتے تو بھی اکاشہ تمھاری نہ ہوتی وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ کر بولا۔۔۔

بڑے خوش فہم ہو تم اتنا کہہ کر اسکا زوردار قہقہہ لگایا۔

اسے ہنستا دیکھ کر اسکے ماتھے پر بل پڑے۔

اور میں تمھاری خوش فہمی دور کرنا چاہتا ہوں میرے انکار کرنے پر اکاشہ کی ماں غم سے نڈھال ہو رہی ہے اگر میں اس رشتے کے لیے ہاں کی تو تم سمجھ رہے ہو طنزیہ انداز میں مسکرا کر کہا۔

کتنے پیسے چاہیئے تمھیں اسکی آواز میں لاپروائی تھی۔

بہت سمجھ دار آدمی ہو اچھا کیا جو خود پوچھ لیا زیادہ نہیں صرف پچاس کروڑ روپے سلیم ڈھٹائی سے گویا ہوا۔

بس اتنے۔۔۔؟؟؟ تمھیں اتنے پیسے دونگا تم ساری زندگی بیٹھ کر کھاؤ گے خزام کی بات سن کر سلیم کی آنکھوں کی چمک مزید بڑھی آج شام تمھارے اکاؤنٹ میں رقم ٹرانسفر ہو جائے گے آج کے بعد اکاشہ کے آس پاس نظر نا آنا اور نہ مجھے اپنی منحوس شکل دوبارہ نا دیکھنا ماتھے پر تیوری چڑھائے وہ جاگنگ ٹریک پر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے نکل گیا۔

جاگنگ سے سپاٹ چہرے کے ساتھ گھر واپس آتے ہی خزام شاہ نے سب کو ڈائنگ ٹیبل پر موجود پایا دادو رافع، سلطانہ بیگم، زار اسب براجمان تھے۔

خزام نے سب کو پرپوزل کے بارے میں بتانا آج ہی مناسب سمجھا۔ مجھے آپ سب سے ضروری بات کرنی ہے دادو سے مخاطب ہوتے ہوئے وہ انکی ساتھ والی کرسی پر براجمان ہوتے ہوئے بولا۔

خزام نے سنجیدہ لہجے میں کہا ڈائنگ ٹیبل پر خزام کی بات سنتے ہی سناٹا چھا گیا تھا سب لوگ اسکی طرف متوجہ ہوئے دادو خزام کی بات سن کر بولی۔ ضرور تم ملک سے باہر جا رہے ہو اور ہر بار کی طرح اب بھی تمھاری ماں کو راضی کرنے کے لیے تمھیں میری مدد چاہیئے ہو گی پر اس بار تمھاری دادو تمھاری کوئی حمایت نہیں کریں گی خفہ لہجے میں بول کر وہ گلاس میں جوس ڈالنے لگی۔

دادو کی بات سن کر خزام تحمل سے انہیں دیکھنے لگا۔اب ایسے کیا دیکھ رہے ہو سب جانتے ہیں تمھارے ضروری کام تو یہی ہیں ناں دادو نے جل کر کہا ساتھ بیٹھا خزام دھیرے سے مسکرا دیا۔

اگر آپ اجازت دیں تو میں بولوں۔۔۔؟؟؟جی کہو ہمارے روبوٹ اس بار رافع بولا۔خزام نے اسے موڑ کر شکایتی نظروں سے دیکھا۔

میں شادی کرنا چاہتا ہوں خزام نے کرسی کے پشت سے ٹیک لگاتے آرام سے کہا۔سب نے حیرت سے خزام کو دیکھ رہے تھے۔آپ مذاق کر رہے ہیں ناں بھائی زارا نے حیرات زدہ لہجے میں پوچھا لیکن خزام کے چہرے پر سنجیدگی تھی اور ویسے بھی وہ کہاں مذاق کرتا تھا جو اس سے مذاق کی امید کی جاتی۔اس نے آئی بروا چکاتے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔انہیں زارا میں مذاق نہیں کر رہا۔

سچ بھائی۔۔۔؟!رازانے خوش ہوتے ہوئے پرہشاش بشاش چہرے پر مسکراہٹ سجائے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

اچھا بھئی بس کرو اس طرح سے کھڑا کون ہوتا ہے

خوشی سے کھڑا ہوتا دیکھ سلطانہ بیگم خفی سے اسے گھورتے ہاتھ پکڑ کر اسے واپس بیٹھے کا کہہ کر خزام کی طرف متوجہ ہوئی

Really khazam...??

)کیا واقعی۔۔؟ (

سلطانہ بیگم نے بغور اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

سلطانہ بیگم نے بغور اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"Yes My mom Really..."

)جی مام واقعی(

شکر ہے ڈوڈ تمھیں خیال آیا ورنہ مجھے لگتا تھا تمھارا ارادہ اپنے اکلوتے بھائی کو ساری زندگی سنگل رکھنے کا ہے تمھاری شادی ہو تو ہم جیسوں کو بھی موقع ملے میدان میں آنے کا رافع نے شرارت بھرے لہجے میں منہ بناتے ہوئے کہا۔

خزام نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔وہ ہر بار کی طرح اس بار بھی رافع سے اتنے بچگانہ باتوں کی توقع نہیں رکھتا تھا۔تم شادی کے ٹاپک پر اس طرح سے ری ایکٹ کیوں کرتے ہو اسکی جانب دیکھتے ہوئے وہ مخصوص انداز میں بولا۔

کیوں کے میں مزید سنگل نہیں رہ سکتا اس نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

وہ نفی سے سر ہلاتے اپنی نظریں اس پر سے ہٹا گیا۔

دیکھنا کہانیوں کی پری جیسی لڑکی ڈھونڈے گے ہم اپنے ہینڈسم بھائی کے لیے زارا نے کہا۔

اسکی ضرورت نہیں ہے لڑکی میں پسند کر چکا ہوں۔۔۔۔ خزام نے نواب ہاؤس میں دھماکہ کیا۔اچانک خاموشی چھا گئی تھی سب شوکڈ افق چہرے کے ساتھ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔کسی کے بھی ذہین میں نہیں تھا خزام نے کیا اور لڑکی پسند کی ہو گی۔۔؟؟؟(واقع)

ایک بار تم یہ غلطی کر چکے ہو خزام اور اب۔۔۔۔دادو کی بات سن کر سب کی خوشی مدھم پڑی مجھے بہت خوشی ہوئی سن کر تم نے اپنی زندگی کے بارے میں سوچا خزام کی مدھم پڑتی چہرے کی مسکراہٹ کو دیکھ کر سلطانہ نے بات پلٹی پر وہ بھی اندر ہی اندر پریشان تھی کیونکہ اس بار وہ کسی اپنے کو کھونا نہیں چاہتی تھی۔

پر اللہ پر توکل کرتے ہوئے وہ خزام کے فیصلے کو تسلیم کرتے ہوئے اسکی خوشی میں خوش تھی۔

اب لڑکی کے بارے میں بھی بتادو رافع نے شرارت سے کہا خزام نے دانت پیسے اور ایک نظر اسے دیکھا۔ کیونکہ رافع سے کچھ ڈھکا چھپا نہیں تھا۔

ہاں بھائی بتائیں ناں ہماری بھابھی کے بارے میں ہم ابھی ان کے گھر جاتے ہیں صبر کرو لڑکی تھاری بھابھی نہیں سوری سوری "ہماری بھابھی" کہی نہیں بھاگی جارہی اور ویسے بھی میری بھابھی کے گھر سب سے پہلے جانے کا حق رافع کا ہے آخر کو میرے ہی ڈیماٹمیٹ کی جونیئر ہے وہ رافع نے شوخی سے کہا۔

ہاں رافع بھی جانتا ہے اسے آپ اس سے ڈسکس کریں اور ڈیسائڈ بھی کرلیں آنے والے دنوں میں کون میرے لیے رشتے کا پرپوزل کے کر جائے گا۔

وہ اتنا کہہ کر ایک ہاتھ میں جوس پکڑے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

اچھاااااتو وہ لڑکی تھی خزام کے چہرے پر آنے والی مسکراہٹ کی پیچھے داد و تشویش سے کہہ کر ہنس دی۔

اور تم رافع۔۔!!! کیا کہہ رہے تھے تم نہیں جانتے کون لڑکی ہے شک تو مجھے پہلے ہی تھا داد ورافع سب جانتا ہے ہاں مجھے بھی لگ ہی رہا تھا خزام کا چمچہ کہی کا داد و نے جل کر کہا۔

اب بتاؤ اس لڑکی کے بارے میں کچھ تا کہ ہم کل ہی اس کے گھر جائے داد و نے اسکی طرف رخ کرتے ہوئے تشویش سے پوچھا۔

داد و بس لڑکی بہت اچھی ہے ہمارا ڈوڈ خزاں ہے تو ہماری بھابھی بہار جیسی ہے۔

تمھاری شاعری سننے نہیں بیٹھی نالائق کندھے پر ہلکا سا مارتے ہوئے بولی۔

بھئی نام کیا ہے لڑکی کا کتنے سال کے ہے مزاج کیسا ہے کہاں رہتی ہے یہ سب بتاؤ نام اکاشہ ہے اسکا اور عمر انیس سال تک ہے بھائی سے چار پانچ سال چھوٹی ہو گی سوچنے والے انداز میں بولا اور باقی معلومات آپ خود جا کر پتا کر لینا پیاری دادو جی میں چلا یونی اپنی بھابھی سے ملنے دادو کے رخسار کو پیار سے سہلاتے ہوئے کہا۔

رافع جا چکا تھا اب لاونج میں بیٹھی سب خواتین نے پرسوں ہی اکاشہ کے گھر جانے کا فیصلہ کیا تھا دادو سلطانہ بیگم اور زارا اب لڑکی دیکھنے کے لیے جائے گے۔زارا ابھی سے لڑکی والوں کے گھر جانے کے لیے تیاریوں میں لگ گئی تھی آخر کو اسکے بھائی خزام کی شادی ہونے والی تھی۔

فجر کو بیتے وقت گزر چکا تھا۔رات کو جو ہوا تھا اسکی وجہ سے اب تک نعیمہ افسردہ تھی۔نعیمہ اپنے کمرے میں جائے نماز پر بیٹھیں تسبیحات کرنے میں مشغول تھی جب اکاشہ

نے دروازے پر دستک دی۔اس نے دروازہ کھول کر اندر جھانکا اور اپنے قدم اندر بڑھاتے ہوئے ماں کو دیکھ کر ہولے سے مسکرا دی۔

سیاہ گھنے بالوں کو جوڑے میں قید کیے چہرے پر ہمیشہ کی طرح مسکراہٹ سجائے ہاتھ میں ناشتے کی ٹرے لیے انکے پاس بیٹھ گئ۔

السلام وعلیکم امی۔۔۔!!!

وعلیکم السلام۔۔!!نعیمہ نے ایک نظر اکاشہ کو دیکھ کر جواباً کہا۔

اب آپکی طبیعت کیسی ہے امی۔۔؟؟؟نرم لہجے میں پوچھا۔

جسکی بیٹی کا رشتہ ٹوٹ گیا ہو وہ ماں ٹھیک کیسے رہ سکتی ہے کمزور سی آواز میں کہا۔

اس نے گہرا سانس لے کر نظریں سامنے بیٹھیں اپنی ماں کے چہرے پر جمائی ایک ہی دن میں کتنی مرجھا سی گئی تھی وہ آنکھیں جن سے چمک غایب تھی ہونٹ خشک تھے زرد پڑتا جھریوں زدہ چہرہ،

آپ ناشتہ کر لیں امی آپ نے رات سے کچھ نہیں کھایا فکر مندی سے بولا۔

دل نہیں اکاشہ۔۔۔!! جب بھوک محسوس ہو گی تو میں کھالو نگی۔

ایسے کیسے چلے گا امی اکاشہ نے نرم لہجے سے نوالہ بنا کر انکی طرف کرتے ہوئے کہا۔

تم یونی کیوں نہیں گئی۔۔؟؟ ناشتہ کی ٹرے اپنی طرف کرتے نعیمہ نے پوچھا۔

اب چلی جاؤ گی آپ ناشتے کریں پھر میں جاتی ہوں بس۔

تم نے کچھ کھایا کاشہ۔۔؟؟؟جی امی میں ناشتہ کر چکی ہوں۔

اچھاا چلو میں اب ناشتہ کر رہی ہوں تم جاؤ یونی میری فکر نہ کرو نعیمہ نے نگائیں ملائے بغیر آہستہ سے کہا۔خاموشی سے سر ہلاتے دوا انکی سائیڈ ٹیبل پر رکھتے جگ سے پانی گلاس میں انڈیل کر وہاں سے کھڑی ہوتے باہر کی طرف آئی۔

اپنے کمرے میں آتے ہی اس نے جوڑے سے اپنے بالوں کو آزاد کرتے بالوں کو دوبارہ اس طرح سے کو جوڑے میں گوندھا کہ اب وہ اوپر کی طرف نمایاں نہیں ہو رہے تھے۔پہلے پہل جب وہ اسلام سے اللہ کے کلام سے دور تھی تب وہ اونچا جوڑا بنا کر جایا کرتی تھی پھر اسے مدرسے میں داخلہ لینے کے بعد اللہ کے احکامات جاننے کے بعد معلوم ہوا۔

جب وہ شروع شروع میں جوڑا بنا کر مدرسے گئی تو حجاب نے اسے بتایا چندہ آپ نے اتنا اونچا جوڑا کیوں بنایا ہے۔

کیوں آپی کیا یہ اچھا نہیں لگ رہا مجھ پر اس نے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔

باقی سب کا تو پتا نہیں پر کوئی ہیں جنکو آپکا یہ جوڑا اچھا نہیں لگ رہا۔

وہ کون ہیں اور آپ کیسے جانتی آج تک تو کسی نے نہیں کہا آپی کہ مجھ پر یہ اچھا نہیں لگ رہا۔

پیاری لڑکی آپکے اللہ پاک کو یہ اچھا نہیں لگ رہا۔ وہ کیسے حجاب آپی اس نے معصومیت سے پوچھا۔

بالوں کا صرف "جوڑا" کرنا ممنوع نہیں، بلکہ اس طرح جوڑا ممنوع ہے جو اوپر کی طرف زیادہ اونچا ہو، حدیث میں اس کو اونٹ کی کوہان سے تشبیہ دی گئی ہے۔

اگر بالوں کو اس طرح سمیٹا جائے کہ وہ اوپر کی طرف نمایاں نہ ہوں، تو پھر کوئی حرج نہیں ،چاہیے نماز ہو یا غیر نماز۔ واللہ اعلم۔

حدیث ملاحظہ فرمائیں:

صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا» (صحیح مسلم:۲۱۲۸)

’’جہنمیوں کی دو قسمیں ہیں، جنہیں میں نے نہیں دیکھا (ابھی ان کا وجود نہیں ہے، مستقبل میں ہو گا) ایک وہ لوگ کہ ان کے پاس کوڑے ہوں گے، گائے کی دموں جیسے، وہ ان سے لوگوں کو ماریں گے۔ (دوسری قسم) وہ عورتیں، جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، مائل کرنے والی اور مائل ہونے والی ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹ کی کوہان کی طرح جھکے ہوں گے، یہ عورتیں

جنّت میں نہیں جائیں گی بلکہ اس کی خوشبو تک نہ پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اتنی مسافت (یعنی بڑی بڑی دور) سے سونگھی جا سکنے والی ہو گی۔"

بختی اونٹ کی مانند اُن کے سر ہوں گے، کا مطلب: سر پر جوڑا کر کے اُن کو سر کے درمیان اونچا کر کے باندھ لینا۔ یہ فیشن بھی چند سال قبل عورتوں میں عام تھا، اور اب بھی بہت سی عورتیں کرتی ہیں، حتیٰ کہ بعض برقع پوش خواتین کے سروں پر بھی اس طرح کی کلغی نظر آتی ہے۔ اس حدیث کی رو سے بالوں کا یہ اسٹائل یا فیشن بھی ناپسندیدہ ہے۔

اور تب سے آج تک اس نے کبھی اونچا جوڑا نہیں بنایا تھا بیتے لمحوں کو یاد کرتے مسکرادی اور یونیورسٹی جانے کی تیاری کرنے لگی۔

کچھ وقت کا فاصلہ طے کرتے ہی پر سکون انداز میں یونی کے گیٹ کو عبور کرتے ہوئے اپنی کلاس کی جانب بڑھی۔

اکاشہ آج اتنا لیٹ آئی ہو اب چلو کلاس میں کب سے انتظار کر رہی ہوں یار۔۔۔!!!

چہرے پر ناراضگی کے تاثرات لیے آیت بولی۔

سوری سوری مجھے پتا ہوتا آپ انتظار کر رہی ہیں میں لیٹ نہ ہوتی۔ابھی وہ کچھ کہتی کے اسکی نظر سامنے سے آتے وجود پر پڑی اک پل ضائع کیے بنا وہ اس شخص کے قریب آنے سے پہلے پروفیسر سے اجازت طلب کرتی کلاس میں داخل ہوئی۔

سکھ کا سانس لیتی اپنی سیٹ پر بیٹھی بک نکالے پروفیسر کی بات سننے لگی۔اب پتا نہیں یہ یہاں کیا کرنے آئے ہیں جنوں کی طرح پیچھے ہی پڑ گئے ویسے بڑے ہیرو بنے پھرتے ہیں پر ایک لڑکی کا پیچھا کرتے ذرا شرم نہیں آتی عجیب مخلوق ہیں اللہ پاک کی "ہونہہ "اب یونی میں بھی چوروں کی طرح رہنا پڑے گا مجھے،اکاشہ نے دل بڑبڑایٹ کی۔

Submit your assignment on coming Monday...got it students..."

Yes Sir!!!

دو گھنٹے کے لکچر کے بعد پروفیسر کلاس سے چلے گے اب بریک تھا۔

آؤاکاشہ کچھ کھا لیتے ہیں مجھے بھوک لگی ہے میرے ساتھ کینٹین چلوآیت نے بیگ کندھے پر اڑاتے ہوئے کہا۔

ہمم چلوٹھیک ہے اکاشہ ناچاہتے ہوئے ساتھ چل دی تھی۔

اکاشہ نے کلاس سے باہر آتے نگاہیں اپنے آس پاس دوہرائی۔ نظر تو کہیں نہیں آرہے لگتا ہے میں نے بھوت دیکھا تھاافففف اکاشہ تم بھی نہ سکھ کا سانس لیتے وہ اطمینان سے چلنے لگی۔ کینٹین پر پہنچتے ہی آیت کچھ لینے کے لیے چلی گئ۔اکاشہ کینٹین ایریا میں رکھی کرسوں میں سے ایک پر بیٹھ گئ۔

کچھ سیکنڈز بعد اسکے موبائل پر کال آئی سکرین پر موجود نمبر دیکھتے ہی اس نے شاکڈ کی کیفیت میں کچھ سوچتے ہوئے کال اٹینڈ کی۔ ہیلو۔۔ "اسلام و علیکم کیسی ہو۔۔۔؟؟؟ وہی دلکش آواز۔

آج اس نے سلام میں پہل کی تھی اکاشہ اسکی اس حرکت پر حیران ہوئی اسے خزام سے یوں ادب کے ساتھ سلام کرنے کی توقع نہیں تھی۔ وعلیکم اسلام جی کہیں اب کیوں فون کیا ہے اپکو پتا ہونا چاہیے یہ میرا یونی کا وقت ہے آپکے آفس کے لیے میرے پاس کوئی ٹائم نہیں ہے۔

اتنا سخت لہجہ۔۔ خزام حیران ہوا۔

جنگلی بلیوں کی طرح کھانے کو کیوں آرہی ہو اس نے صدمے سے سوال کرتے تصدیق چاہی۔

آپ مجھے جنگلی بلی کہہ رہے ہیں۔۔؟؟اسے اپنی سماعتوں پر یقین نہ آیا۔

نہیں، بالکل بھی نہیں۔۔!!!!

اکاشہ نے بنا جواب دیے کال منقطع کی۔اور اپنا فون بند کر دیا۔

سردی کی وجہ سے عبائے کے گرد لپیٹی شال کو اپنے گرد ٹھیک کرتے آیت کا انتظار کرنے لگی۔ارد گرد موجود سب لوگ اپنی باتوں میں مگن تھے۔

ابھی کچھ سیکنڈز گزرے تھے کہ ،جب اسکے سامنے والی کرسی پر بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس چہرے پر ہمیشہ کی طرح سرد تاثر لیے شخص براجمان ہوا۔

بنابات سنے کال کاٹ کرنے کی کوئی خاص وجہ "مس اکاشہ۔"وہ سائیڈ پر موبائل رکھتا اسکی طرف متوجہ ہوا۔

آپ یہاں۔۔۔؟؟؟اسے اپنا دماغ ماؤف ہوا محسوس ہوا۔اس شخص کے اچانک نمودار ہونے پر وہ چونکی۔

کیوں یہاں میں نہیں آسکتا۔۔؟؟اس نے ڈھٹائی سے پوچھا

جبکہ اکاشہ کا تو سکون برباد ہوا تھا۔میرا مطلب ہے آپ میرے سامنے والی کرسی پر کیوں بیٹھے ہیں کہیں اور جا کر بیٹھ جائے اکاشہ گھبرا کر بولی۔

میری مرضی میں جہاں مرضی بیٹھوں۔خزام نے دلچسپی سے اسے دیکھا۔

میرے بیٹھنے سے تمھیں کوئی مسئلہ۔

جی بہت بڑا مسئلہ ہے اب یہ مت کہہ دینا فاصلے کی کمی ہے ہمیشہ کی طرح آج بھی میں فاصلے پر ہوں۔۔۔ہر بار تم کہتی ہو ناں فاصلے پر رہے۔۔۔!!!

جبکہ ہمیشہ ہمارے درمیان فاصلہ رہا ہے اور بہت جلد یہ فاصلے نزدیکوں میں بدل جائے گے دو قدم کا فاصلہ مزید بڑھاتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب۔۔۔؟؟؟ حیرانی سے اسکی طرف دیکھا۔ خزام کے آخری لفظوں نے اکاشہ کو الجھن میں ڈالا تھا کچھ باتیں بتانے سے پتا نہیں چلتی سمجھنے سے پتا چلتی ہیں۔

اک تو اس شخص کے فلسفے سے مجھے سخت چڑ ہے سامنے بیٹھے شخص کو گھورتے ہوئے بڑبڑائی،

کچھ کہا۔۔؟؟ خزام نے کھوجتی نظروں سے پوچھا۔

جی نہیں مختصر سا جواب دیا۔

میں شادی کر رہا ہو کچھ پل کی خاموشی کے بعد وہ دوبارہ مخاطب ہوا۔

اچھاااااااوہی مختصر سا جواب۔

اگر محبت ہو جائے تو لاتعلقی کو ختم کر کے تعلق بڑھانا چاہیے ناں۔وہ اب ان فاصلوں کو توڑنا چاہتا تھا۔

اسے گہری باتوں سے چڑ تھی۔ایک بار پھر وہ الجھن کا شکار تھی یا سمجھ کر بھی وضاحت چاہتی تھی۔

تم سن رہی ہو ناں میں شادی کر رہا ہوں جی کر لیں مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں پکا کر لوں۔

جی وہ مختصر سا جواب دے پائی۔

وہ چپ ہو گیا اور ارد گرد موجود لوگوں کو دیکھنے لگا۔ مجھے پتا تھا ہمارے درمیان لاتعلقی تا عمر قائم رہے گی۔

وہ ابھی لفظوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ وہ اٹھ کر جا چکی تھی وقتی طور پر فاصلہ پھر سے بڑھ چکا تھا۔

خزام کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اب وہ نمودار ہوا جسکا خزام کو اندیشہ تھا۔ ہاں بھئی کر لی ملاقات ہماری بھابھی سے رافع دلچسپی سے جوس کا سپ لیتے بولا۔

اگر اب ایک لفظ بھی بولے تو ایک زوردار تھپڑ رسید دینا ہے میں نے تمہارے چہرے مبارک پر۔

میں تو ایک جنرل بات کر رہا ہوں اب اپنی بھابھی کے بارے میں پوچھنا بھی ظلم ہے بھئی خزام کی بات سے اتفاق نا رکھتے ہوئے وہ بولا۔

اپنی پڑھائی پر دھیان دو ویسے تمھاری اسٹڈی کیسی جا رہی ہے ویسے ہی جیسے اب تک جا رہی تھی بنا جواب دیے خزام اسکی طرف ناگواری سے دیکھتے ہوئے چل دیا جو رافع کے لیے معمول کی بات تھی۔

آخری دو لیکچر لے کر وہ فوراً گھر آ گئی تھی نا جانے کیوں خزام نے آج میسج کر کے اسے آفس نہ آنے کا کہا تھا گھر کے کچھ کام کرنے کے بعد وہ اپنی اسائمنٹ لکھنے بیٹھ گئی تھی کچھ صفحے لکھنے کے بعد وہ اسائمنٹ بھی بند کر کے بیگ میں رکھ چکی تھی۔ جب سے وہ خزام سے مل کر آئی تھی کسی چیز میں اسکا دل نہیں لگ رہا تھا نا جانے کیوں خزام کی شادی کا سن کر اسے محرومی کا احساس ہو رہا تھا وہ شخص سلیم جیسے انسان سے تو بہتر ہی تھا۔ پر اب تو سلیم بھی اسکی زندگی سے نکل چکا تھا اسکی دعائیں قبول ہوئی تھی اور ویسے بھی خزام کو نسا ویسا ہے جیسا اس

نے دعاؤں میں مانگا تھا پر ہاں ہر بار اس نے اسے بچایا تھا اسکی حفاظت کی تھی اگر اسکی زندگی میں خزام ہوتا تو اسے شکوہ بھی نہ ہوتا۔

میں کیوں یہ سب سوچ رہی ہوں افففف اللہ عجیب بے چینی ہو رہی ہے مجھے اس طرح سے مایوس نہیں ہونا چاہے مجھے اس بارے میں نہیں سوچنا چاہیے۔

شاید میرا امتحان ہے یہ، ویسے بھی اللہ پاک فرماتے ہیں

أَتَصْبِرُونَ؟

تو پھر کیا تم صبر کرو گے؟

اور ہم نے تم میں سے ہر ایک کو دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ بنا دیا۔ کیا تم صبر کرو گے۔

ویسے بھی جب اداس ہونے لگو تو خود کو یہ یاد دلایا کرو کہ جس نے مشکل دی ہے اس نے مدد کا بھی وعدہ کر رکھا ہے۔

مجھے صبر کرنا ہے مجھے اللہ پاک سے جوڑی یقین کی ڈور ٹوٹنے نہیں دینی امید تو بہت بار ٹوٹ جاتی ناں جب جب امید ٹوٹے گی میں اس پر یقین کی گرہ لگا دونگی لیکن اللہ سے جڑی میرے یقین اور امید کی ڈور ٹوٹنے نہیں دونگی کیا پتا ہے آزمائش میں ٹوٹ ٹوٹ کر باندھی گئی اُمیدوں کی ڈور اللہ پاک کو پسند ہو۔

اسکی بے چینی اب سکون میں بدل چکی تھی۔

اگلے دن شاہ ہاؤس میں گہما گہمی تھی آج کا دن خاص تھا کیوں نہ خاص ہو آج کتنے سال بعد شاہ ہاؤس میں بہاریں لوٹ آئی تھی۔

تیاریاں مکمل کرتے ہی سب لاونج میں موجود دادو کا انتظار کر رہے تھے سلطانہ بیگم زارا اور دادو اکاشہ کو دیکھنے کے لیے جانے والے تھے۔لاونج میں خزام بھی موجود تھا کیونکہ دادو نے کچھ معلومات لینے اسے بلایا جی دادو کیا پوچھنا آپ نے اس نے موبائل سے نظریں ہٹا کر ان سے سوال کیا۔

جس لڑکی کی تم بات کر رہے ہو خزام وہ لڑکی تو پہلے ہی انگیجڈ ہے ہمارے خاندان میں بھی بہت اچھی لڑکیاں ہیں ان سے بھی مل لو۔

کس نے کہا وہ انگیجڈ ہے۔وہ مشتعل ہو کر غصیب ناک تیور میں بولا تھا۔

مجھے کسی لڑکی میں انٹرسٹ نہیں ہے۔میں کچھ نہیں جانتا مجھے بس اکاشہ چاہیے ہر قیمت پر آپ سے میں نے اکاشہ کے لیے مطالبہ کیا ہے کسی اور کے لیے نہیں خزام غصے سے کہتا بولا۔

اچھا ریلکس ہو جاؤ۔۔!!! ہم جا رہے ہیں ناں آج بات کرنے ہم اتنا کہتا وہ باہر چلا گیا۔

زارا چپ کھڑی سب دیکھتی رہ گئی۔ سلطانہ اور داد وا سے بلاتے رہے پر وہ سب کی پکار کو ان سنی کرتا وہاں سے باہر چلا گیا۔

سلطانہ بیگم خزام کو اس طرح سے ری ایکٹ کرتا دیکھ پریشان تھی آج چار سال بعد انہیں وہی پرانا جزباتی خزام نظر آیا تھا وہی کسی کو پانے کی ضد نظر آئی تھی پھر زندگی میں آئے اک حادثے میں کسی اپنے کو کھو کر وہ جذبات و احساسات کہی پیچھے چھوڑ کر سر سے پاؤں تک بدل چکا تھا وہ دھیمہ پن کہیں کھو سا گیا تھا دوسروں کے درد کو اپنا سمجھنے والا اب دنیا کو اپنی ٹھوکر پر رکھنے لگا تھا ایک روبوٹ کی طرح زندگی بسر کر رہا تھا اور پھر اب اسے بڑی مشکل سے کوئی پسند آ گئی تھی۔ وہ بھی اتنی شدت سے کے اس کے علاوہ کسی اور کا نام تک سننا گوارا نہیں کر رہا تھا۔

شام کے ٹائم کچھ وقت کا فاصلہ طے کرتے ہی وہ نواب ہاؤس میں موجود تھے آج اکاشہ بھی گھر پر ہی موجود تھی پر ابھی تک باہر آئے لوگوں کی باتوں سے انجان وہ کچن میں موجود انکے لیے پکوان بنانے میں مصروف تھی آج بھی شام دھند میں لپٹی ہوئی تھی۔ نعیمہ کو جب پتا چلا کہ اکاشہ کے رشتے کے لیے آئے ہیں تو دل ہی دل میں شکر ادا کرتی نعیمہ نے عائشہ کو اکاشہ کو اپنا حلیہ درست کر کے آنے کے لیے کہا۔

کچن میں آتے ہی اس نے خوشی سے اسے لگے لگاتے ہوئے کہا پیاری اکاشہ جی۔۔۔"میں اتنی خوش ہوں یار۔۔۔!!!

کیا ہو گیا ہے جو اتنا خوش ہو رہی ہو کام میں مصروف اکاشہ نے بنا اسکی طرف دیکھے کہا۔

یار وہ خزام شاہ ہے ناں تمھارا باس اسکا پرپوزل آیا ہے تمھارے لیے اس نے پلیٹ سے کباب اٹھاتے ہوئے بتایا۔

کیا۔۔؟؟؟اسے لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے خزام شاہ تمھارا باس اور یہی وہ لمحہ تھا جب اکاشہ چونکہ تھی.

اب چلو جلدی سے تیار ہو جاؤ یار جبکہ اکاشہ کو اگلے ہی لمحے خزام کی باتیں یاد آئی تھی۔ میں شادی کر رہا ہوں کیا میں شادی کر لوں اور اس نے اسکے سوال پر ہامی بھرتے ہوئے ہاں کہا تھا اسکا مطلب وہ مجھے بتا نہیں رہے تھے وہ پوچھ رہے تھے اور مجھے لگا تھا وہ۔۔۔

سن رہی ہو ناں بہن اب جاؤ بھی دوسری پکار پر اکاشہ اسکی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

ہاں سن رہی ہوں اکاشہ نے خفی سے کہا۔تو اپنا حلیہ درست کرو یہ سب میں کرتی تم جاؤ انکے ساتھ بیٹھو امی بلا رہی ہیں تمھیں۔اکاشہ نفاست سے دوپٹہ سر پر لیتے ڈرائیگ روم کی طرف بڑھ گئ۔

السلام وعلیکم۔۔!!!سب سے سلام کرتی وہ ماں کے ساتھ سمیٹ کر بیٹھ گئ تھی۔

ماشاءاللہ۔۔!!آپ کتنی پیاری ہیں پری کی طرح زارا کی بات پر اکاشہ مسکرادی تھی آپ سے کم آپ بہت پیاری ہیں اکاشہ نے نرم سے لہجے میں کہا تھا۔آسمانی کلر کے دوپٹے کو طریقے سے لیے وہ لڑکی بہت معصوم اور پیاری لگ رہی تھی دونوں خاندان صاف دل کے مالک تھے تبھی ایک دوسرے کی اچھائی کا اعتراف کرتے رشتے کے لیے رضامند تھے۔

اکاشہ کے گھر میں انکی اچھے سے مہمان نوازی کی گئی تھی۔وہ سب واپس آچکے تھے۔لڑکی سب کو بہت پسند آئی تھی سلطانہ بیگم اب بہت پر سکون تھی اب بس نواب صاحب اور نعیمہ نے شاہ ہاؤس جانا تھا خزام کو دیکھنے ویسے بھی نواب صاحب کے لیے اتنے بڑے گھر سے رشتہ آنا خوشی کی بات تھی۔جب سے خزام کے گھر والے اکاشہ کے گھر سے واپس آئے تھے سب کے لبوں پر صرف اکاشہ کی تعریفیں تھی۔

ہم اپکا رشتہ پکا کر آئے ہیں بھائی زارا نے خوشی سے کہا۔

جی جانتا ہوں تھینک یو۔۔!! خزام نے جواباً لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے مصروف انداز میں کہا۔

بھائی وہ تو بالکل بہت خوبصورت ہیں بالکل کہانیوں کی پریوں کی طرح ہیں۔

ہاں بس مجھے ہی جنگلی بلیوں کی طرح کاٹ کھانے کو آتی ہے تمھاری پیاری سی پری وہ بڑبڑایا۔

جی۔۔!!! بھائی کچھ کہا آپ نے؟؟

نہیں میں بہت تھک چکا ہو آرام کرلوں پھر بات کرتے ہیں لیپ ٹاپ کو سائیڈ پر رکھتے اٹھ کھڑا ہوا۔

لگتا ہے کچھ زیادہ ہی پیار ہو گیا ہے بھئی ہماری بھابھی سے زارا میڈیم کو رافع نے شرارت سے کہا۔

ہاں نا ہمارا چاند جو نظر آ گیا ہے اس نے آکسائیڈ منٹ سے بتایا۔ جبھی اتنی آکسائیڈ منٹ دیکھائی جا رہی ہے کبھی اس گھر میں موجود چھ فٹ کے تمھارے سامنے کھڑے اس چاند کے بارے میں سوچا کسی نے۔۔۔؟؟ ساتھ بیٹھی سلطانہ بیگم اور دادو کو دیکھتے سوچنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

ویری فنی زارا رافع کی بات سن کر منہ بناتی ہوئی بولی جبکہ دادو نے اسکی بات کو نظر انداز کرتے اسے ناگواری سے گھورا۔

خود کو نظر انداز کرتا دیکھ رافع بولا چلو کبھی تو اپنا ٹائم بھی آ ہی جائے گا۔

تیری ماں کا تو پتا نہیں پر تیری دادی اس چھ فٹ کے چاند پر لگے گرہن ہوا تارنے کے بارے میں ضرور سوچے گی۔

اس چاند پر لگے گرہن کو اتارنے کے لیے ایک عدد بیوی کافی ہے داد و یار۔

اکاشہ کے گھر میں سب خوش تھے عائشہ اور جیالاؤنج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی ساتھ ساتھ خزام کی تعریفیں کیے جا رہی تھی جبکہ نعیمہ نے شکرانے کے نفل پڑھ کر پر سکون سی بیٹھی تسبیحات کر رہی تھی۔ جبکہ اکاشہ کو یقین نہیں آ رہا تھا اسکا رشتہ خزام کے ساتھ ہوا ہے۔اسکے الفاظ کہی گم ہو گئے تھے۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا اسے خوش ہونا چاہیے یا نہیں۔

عشاء کی نماز پڑھ کر وہ اپنے کمرے میں آ گئی تھی۔اکاشہ بستر میں بیٹھے نوٹس بنا رہی تھی ابھی اس نے بنانے شروع ہی کیے تھے کہ عائشہ اسکا موبائل اٹھائے اسے دینے آئی کب سے تمھارا موبائل بج رہا ہے اسکی طرف ہاتھ بڑھاتے اس نے کہا اور واپس دروازہ بند کرتی لاونج میں چلی گئی۔

موبائل سکرین کی طرح متوجہ ہوتے ہی اسکے ماتھے پر بل پڑے تھے خزام کی نو مس کالز آئی ہوئی تھی۔

اس نے کچھ سوچ کر کال اٹینڈ کرتے ہی موبائل کان سے لگایا۔

اسلام و علیکم کیسی ہیں۔۔وہی دلکش آواز میں پوچھا۔

وعلیکم السلام جی کہیں۔۔؟؟؟ خزام نے کان کی لو سے فون ہٹا کر موبائل کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا جیسے پوچھنا چاہتا ہوں اب تو تعلق بھی قائم ہو گیا پھر بھی سخت لہجہ۔دوبارہ موبائل کان سے لگایا میرے گھر والے آپکے گھر آئے تھے آج رشتہ لے کر یہ سنتے ہی اکاشہ کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی دھڑکتے دل کے ساتھ اس اس نے مختصر جی میں جواب دیا۔کیسے لگے میرے گھر والے۔۔؟؟اس نے تجسّس سے پوچھا۔

جی ماشاءاللہ بہت اچھے ہیں اور میں کیسا لگا۔۔؟؟ تجسس مزید پڑھا۔

اکاشہ اس سوال پر چونکی مجھے کیا پتا اچھے ہی ہونگے آپکو میں برا تو کہنے سے رہی سادہ لہجے میں کہا۔

فون کال کی دوسری طرف بیٹھا شخص اس پار سے آنے والی آواز کو سن کر ہلکا سا مسکرا دیا۔

یہ ں تاؤ کہ اب تمھیں یقین ہو گیا کہ اب تم خزام شاہ کے نصیب میں محرم بنا کر لکھ دی گئی ہو میں بہت جلد تم سے نکاح کر کے اپنی دسترس میں لے آؤں گا صوفے سے اپنی پشت ٹیک لگاتے ہوئے یقین سے بولا۔

اکاشہ چپ چاپ تیز ہوتی دل کی دھڑکن کے ساتھ اسکی بات سن رہی تھی۔

اب تم کچھ نہیں بولو گی کیا اسے خاموش پا کر وہ بولا۔

میں آپ سے نکاح نہیں کرنا چاہتی اکاشہ جلدی جلدی میں بول تو گئ۔

اچھاااااا یہ بات ہے انکار کی خاص وجہ۔۔۔؟؟؟

آپ مجھے پسند نہیں ہے۔وہ خفی سے بولی۔

یہ کوئی وجہ نہیں ہے کچھ وقت کے بعد تم مجھے پسند کرنے لگو گی کوئی اور وجہ بتاؤ۔۔؟؟؟

اس بار سرد لہجہ اپنایا۔

آپ نماز نہیں پڑھتے ہم جب تم آؤ گی تو نماز بھی پڑھ لو نگا کوئی اور وجہ انکار کی۔۔۔؟؟

میں اتنی جلدی شادی نہیں کر سکتی میں پڑھانا چاہتی ہوں اس نے دوسرا بہانا اپنایا۔

اس میں کیا بڑی بات ہے تم شادی کے بعد بھی پڑھ سکتی ہو کوئی اور وجہ۔۔۔؟؟

آپ سے زیادہ خود غرض انسان میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا چہرے کے بدلتے تاثر کے ساتھ بولی

واؤ۔۔۔!!میری وجہ سے کچھ تو دیکھا تم نے اپنی زندگی میں۔

مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی اتنا کہہ کر اس نے کال کٹ کر دی اور فون بیڈ پر پٹکا۔

عجیب انسان ہیں زبردستی کی شادی کر رہے ہیں۔"ہونہہ "اب جتنی بھی کال کیوں نہ آئے میں ایک بھی رسیو نہیں کروں گی بات ختم ہوئی خود سے بڑبڑاتی اکاشہ نے کان کے پیچھے سیاہ لچکتی لٹ اڑستی،اب وہ دوبارہ لکھنے لگ گئی تھی۔

آج اسلام آباد میں رات کو بارش ہو رہی تھی۔اور آج کی بارش نواب ہاؤس اور شاہ ہاؤس کے لیے خوشیوں والی بارش تھی تقریباً دس بج رہے تھے جب خزام آفس سے گھر واپس

آیا۔لاونج میں کسی کو ناپا کر اس نے لاونج عبور کرتے ہی اپنے قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھائے جب اسکی سماعت میں زارا کی آواز سنائی دی۔

بھائی آپ آئے گئے دادو اپکا ہی انتظار کر رہیں تھیں۔مام آپکو دادو کے کمرے میں بلا رہیں ہیں۔

ان سے کہوا بھی میں آرام کرنا چاہتا ہوں صبح بات کریں گے خزام نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔

اچھاا۔۔"پر آپکے رشتے کے متعلق بات کرنی تھی دادو کو پر چلیں آپ آرام کریں میں انہیں بتا دیتی ہوں بھائی بات نہیں کرنا چاہتے اتنا کہہ کر زارا پلٹی ہی تھی کہ خزام نے اسے پکارا۔

اچھا یہ کچھ فائنلز میرے کمرے میں رکھ آؤ میں دادو کے پاس جاتا ہوں اتنا کہہ کر وہ پلٹا اور دادو کے کمرے کی جانب چل دیا۔

دادو کے کمرے میں اس وقت سب موجود تھے۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی دادو نے خزام کو آنکھوں میں نرمی سموئے پیار سے دیکھا اور اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا سلطانہ بیگم بھی وہیں پر موجود تھیں۔

خزام کے چہرے سے ہی تھکن جھلک رہی تھی دادو نے خزام کا کندھا سہلاتے ہوئے زارا کو کہا۔ زارا جاؤ بھائی کے لیے کھانا لگواؤ۔

جی دادو۔۔!!! اتنا کہہ کر وہ جھٹ سے اٹھی اور باہر کی طرف چل دی۔ دادو آپ نے کیا بات کرنی تھی خزام نے نظروں کا تبادلہ کرتے ہوئے پوچھا۔

دیکھو میرا پتر۔۔!!! تمھاری پسند پر ہمیں رشک ہے بہت نیک لڑکی ہے اللہ تمھارے نصیب اچھے کریں۔میں رشتے کی ہامی بھر آئی ہوں اب کل تم سے ملنے لڑکی کے گھر والے آئے گے تم کل شام جلدی آجانا کچھ وقت کے لیے اس کام کی جان چھوڑ دو ایک دن گھر گزار لوگے تو قیامت برپا نہیں ہو جائے گی اور اب سے میری ہونے والی بہو کو آفس میں کام کے لیے نہیں بلاؤ گے تم آئی سمجھ دادو نے حکم دیتے ہوئے کہا۔

ارے دادو آپ فکر نہ کریں دیکھنا کیسے کل ہمارا دلہے راجا انتظار کی گھڑیاں گن رہے ہونگے۔رافع نے درمیان میں دادو کی بات کاٹ کر کہا۔

تو بندہ بن جا رافع ورنہ تیری طبیعت صاف کرنے میں وقت نہیں لگے گا مجھے دادو نے جل کر اسے گھورا اور خزام کی طرف دوبارہ متوجہ ہوئی۔

دادو میں کل وقت نکال کر آجاؤ گا ابھی کافی تھک گیا ہوں فریش ہو کر تھوڑا آرام کر لوں کھڑے ہوتے ہوئے مختصر کہا اور باہر کی راہ لی۔

کمرے میں آتے ہی خزام نے لائٹ آن کی کمرے میں پر سکون سکوت طاری تھا کمرے کی کھڑکیوں سے بارش کی بوندیں ٹکرا کر آواز پیدا کر رہی تھی لیکن مدھم مدھم۔

خزام نے لان میں کھلنے والی کھڑی کھولی سرد ہوا کا جھونکا اسکے وجود سے ٹکرایا۔ناجانے کیوں آج خزام کو بارش اچھی لگ رہی تھی۔

" تمھاری محبت اس بارش میں تمہیں یاد کرتی ہے!!! مجھے تمھاری آنکھوں کے نور میں اپنا عکس دیکھائی دیتا ہے۔ تمھاری آنکھیں وہ واحد آنکھیں ہیں جن میں مجھے میرا وجود نظر آتا ہے ناجانے کیا جادو کیا ہے تم نے ایسے جیسے حرفِ محبت گھول کر پلا دی ہو جسے پیتے ہی روح میں سکون اتر گیا ہو۔جب سے تم میری زندگی میں آئی ہو میں تمھارے سحر میں مبتلا رہا ہوں یہ میں تسلیم کرتا ہوں لیکن تمھیں یہ بات کبھی نہیں بتاؤ گا۔تم نے مجھے اپنا دیوانہ بنایا ہے اکاشہ تم نے اچھا نہیں کیا۔دھیرے سے کہہ کر وہ پھیکا سا مسکرا دیا۔کتنے ہی

لمحے وہ کھڑکی میں کھڑے بارش کی بوندوں کی آواز خاموشی سے سنتا رہا۔ ہوائیں اسکے چہرے کو چھو رہی تھی پل بھر کو گہرا سانس لیے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا وہ واپس پلٹا۔

فریش ہو کر لیپ ٹاپ گود میں رکھے انگلیاں چلاتے ہوئے مصروف انداز میں کان میں آلہ لگائے کسی سے بات کر رہا تھا جب اسکے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی اس نے ایک نظر دیوار کی طرف دیکھا جہاں گھڑی میں رات کے بارہ بجنے والے تھے۔ کچھ سوچ کر اٹھتے ہی اس نے دروازہ کھولا جہاں رافع ہاتھ میں چپس کے پیکٹ لیے کھڑا تھا۔

یہاں تشریف لانے کی کوئی خاص وجہ خزام نے اپنی پشت پر ہاتھ رکھتے ہوئے رافع سے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔

وجہ بعد میں بتاؤ گا پہلے اندر آنے دو بہت سردی ہے ہاتھوں کو آپس میں رگڑتے ہوئے خزام کو سائیڈ دیتے اسکے بیڈ پر اچھل کر بیٹھ گیا۔ رافع کی یہ حرکت خزام کو سخت ناگوار گزری تھی دروازہ بند کرتے واپس پلٹ کر اسکے برابر میں بیٹھ کر ایک نظر اس پر ڈال کر

سر نفی میں ہلاتے ہوئے لیپ ٹاپ واپس اپنی گود میں رکھنا چاہا جب رافع اس سے مخاطب ہوا۔

تم نے پوچھا نہیں میں یہاں کیوں آیا ہوں؟؟

جی فرمایئے یہاں کیوں آئے ہیں آپ۔۔؟؟ غیر سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

میں بور ہو رہا تھا اسی لیے آیا ہوں۔رافع منہ بناتے ہوئے بولا۔

تو۔۔۔؟؟؟ میں کیا کروں اس میں رافع کی بات پر خزام زچ ہو کر بولا۔

تو۔۔۔!!! تم جیسی کام کی مشین کی ناچاہتے ہوئے بھی کمپنی انجوائے کرنے آیا ہوں کمپنی دوں مجھے اپنی بور ہو رہا ہو تھوڑا خیال کروں اکاشہ کے محبوب۔۔۔"

یہ کہو میرا سکون برباد کرنے آئے ہوں۔ خزام نے کان میں لگے آلے کو سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے چڑ کر بولا۔

رافع نے سکون سے کندھے اچکائے۔اور چپس کھاتے ہوئے خزام کے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے مووی لگانے لگا۔

رافع کی اس حرکت پر خزام کا پارا ہائی ہوا تھا خزام تیز نظروں سے اسے گھورتے ہوئے ضبط کر گیا اور بولا۔

اب یہ کیا فضول حرکت ہے۔۔؟؟

ریلکس ڈوڈ۔۔!!!آج ہم دونوں بھائی مل کر مووی دیکھے گے تمھاری شادی ہونے کی خوشی میں پھر تو تمھاری بیوی آجائے گی پھر تم مجھ جیسے معصوم کو کہاں لفٹ کرواؤ گے۔

کوئی ضرورت نہیں ہے میرے پاس فضول ٹائم نہیں ہے ابھی اٹھو اور جاؤ میرے کمرے سے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا تو رافع نے بھنویں اچکائے اسے دیکھتے ہوئے معصوم سی شکل بنائی۔

اب ایسے کیا دیکھ رہے ہو رافع کے مسلسل دیکھنے پر خزام جل کر بولا۔

سوچتا ہوں کہ وہ کتنے معصوم تھے کیا سے کیا ہو گئے دیکھتے دیکھتے۔۔۔!!!

اچھا اپنی اوور ایکٹنگ بند کرو لگا لو مووی ضبط کرتے ہوئے رخ اسکی طرف کرتے حکم دینے والے انداز میں کہا۔

ایک بات تو بتاؤ چپس کا ایک اور بیکٹ کھول کر رافع نے اس سے پوچھا۔

"ہمم۔۔"مووی دیکھتے ہوئے خزام نے بنا اسے دیکھے کہا۔

اکاشہ سے محبت کرتے ہو ناں تم۔۔؟؟ تجسّس سے پوچھا۔

" پتا نہیں۔۔!!!ایک نظر اس پر ڈال کر جواباً کہا(جبکہ وہ بتانا چاہتا تھا معاملہ اب محبت سے بہت آگے کا ہے۔ہاں وہ اسکی زندگی ہے پر کیا کریں وہ ٹھہرا اظہار کے معاملے میں کنجوس سا)اپنی انا کو برقرار رکھتے ہوئے مختصر انداز میں صاف جھوٹ کہا۔

واقعی۔۔؟؟رافع نے تصدیق چاہی۔

بس اچھی لگی ہے مجھے اس سے زیادہ کچھ نہیں بے نیازی سے کہا۔

رافع کھوجتی نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔

"میسنا"۔۔!!!دبی دبی آواز میں سرگوشی کی اور مووی کی طرف متوجہ ہوا۔

دو بجنے سے کچھ وقت پہلے ہی رافع نے اپنے کمرے کی راہ لی اور خزام نے سکون کا سانس لیتے ہوئے اپنے کمرے کی حالت درست کی اور آنکھیں موندے لیٹ گیا۔

اکاشہ کچن میں ناشتہ بنا رہی تھی ساتھ کھڑی عائشہ اسکا ہاتھ بٹانے میں لگی تھی لاونج میں نعیمہ اور نواب صاحب آج خزام کے گھر جانے کے حوالے سے باتیں کر رہے تھے۔

مجھے تو ڈر لگ رہا ہے اتنے اونچے لوگوں کے ساتھ رشتے داری کیسے نبھاؤں گی نعیمہ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

پریشان کیوں ہوتی ہو میں نے معلومات لی ہیں وہ ایسے لوگ نہیں ہیں تم بس اللہ پر یقین رکھو اللہ نے چن کر ہماری بچی کے لیے اتنا اچھا رشتہ بھیجا ہے نواب صاحب نے نعیمہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ نعیمہ نے متفق ہوتے نواب صاحب کو دیکھا۔

ویسے تمھیں خزام بھائی پسند ہیں۔۔؟؟ عائشہ نے کیٹل میں چائے ڈالتی اکاشہ سے کہا۔

نہیں مجھے کیوں پسند ہونگے۔

اچھاااااا پسند نہیں ہے تو چہرے پر یہ حیا کی لالی کیوں بہن عائشہ کے بغور اسکا چہرے دیکھتے ہوئے کہا۔

اکاشہ نے چور نظروں سے اسے دیکھا اور بولی اگر گھر والے راضی ہیں تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

تو یہ کہوناں خزام شاہ ہماری اکاشہ باجی کو پسند ہیں۔۔۔!!! عائشہ نے کندھا مارتے شرارت سے کہا۔

اب ایسی بات بھی نہیں ہیں اب فضول باتیں مت کرو اور یہ کیٹل باہر ٹیبل پہ رکھ کر آؤ۔

جمعہ جمعہ بیٹھے اسے تمھاری زندگی میں آئے آٹھ دن نہیں ہوئے اور مجھ سے چھپا رہی ہو اپنے دل کے راز اب جاؤ چھپی رستم کہیں کی۔

عائشہ کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اکاشہ نے کہا کیٹل اسکی طرف کرتے ہوئے کہا۔رکھ بھی آؤ۔

اچھا اچھا جاتی ہوں صبر کرو بہن عائشہ کو کچن سے جاتا دیکھ اکاشہ نے بڑبڑاہٹ کی۔

پسند نا کچھ اور اسے کیا پتا اس خزام شاہ کی حرکتوں کا ہونہہ۔۔!!!

شام کے چھ بج رہے تھے جب وہ شاہ ہاؤس میں داخل ہوئے لاونج میں رافع صوفے پر لیٹے ہوئے انذار میں بیٹھا موبائل چلا رہا تھا ساتھ والے صوفے پر دادو تسبیح پڑھ رہی تھی سامنے سے آتے نواب صاحب اور نعیمہ کو دیکھ کر چہرے پر مسکراہٹ سجائے اٹھتی انکی طرف بڑھی۔

اسلام و علیکم۔۔!!!انہوں نے نرم لہجے میں ان سے سلام کیا۔

وعلیکم کیسی ہیں۔۔۔!!!نعیمہ نے پیار سے جواب دیا۔

میں بالکل ٹھیک ہوں اپکو یہاں دیکھ کر اچھا لگا۔

دادو کے اس جملے پر نعیمہ مسکرادی

رافع بھی اپنی پوزیشن ٹھیک کرتا سیدھا ہوا دادو کے خفی سے دیکھنے پر اس نے سلام اٹھ کر سلام کیا اور سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔

وہ اپنے کمرے میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا جب رافع اسکے کمرے میں نمودار ہوا۔ خزام نے لیپ ٹاپ سے نظرے ہٹاتے اسکی طرف دیکھا جو پر جوش لگ رہا تھا۔

کسی کے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لیتے ہیں ایک اچٹتی سے نظر اس پہ ڈال کر واپس لیپ ٹاپ کے پیڈ پر انگلیاں چلاتے ہوئے کہا۔ وجاہت سے بھرپور سنجیدگی سجائے اور بھی وجیہہ لگ رہا تھا۔

یہ اصول بعد میں بتانا تمھاری ہونے والی ساس اور سسر آئیں ہیں سامنے رکھے صوفے کو بیٹھتے ہوئے کہا۔

اچھا۔۔؟؟؟ اتنا کہہ کر واپس لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہوا۔

ہاں سوچا تھا تم سن کر خوش ہو جاؤ گے رافع نے خفی سے کہا۔

)خوش تو وہ تھا پر اپنی خوشی ظاہر نہیں کر رہا تھا)میں کام کر رہا ہوں جب آنا ہو گا آجاؤ گا تم جاؤ اب مجھے ڈسٹرب مت کرو اور دروازہ بند کر کہ جانا مختصر لہجے میں کہا۔

ٹھیک ہے میں کہہ دیتا ہوں ٹاپ بزنس مین خزام شاہ اپنے ساس سسر سے ملنا نہیں چاہتا دروازے سے نکلتے ہی اس نے کہا اور خزام کے جواب سنے بنا دروازہ بند کرتے وہاں سے چل دیا۔

رافع کی سماعت کانوں میں پڑتے ہی وہ دروازے کی طرف گھورتے ہوئے اٹھا بالوں میں ہاتھ پھیرتا زینے اترتے انکی طرف بڑھا۔رافع نے آنکھیں چھوٹی کرتے اسے خفی سے دیکھا۔ خزام نے اسے نظر انداز کرتے ہوئے نواب صاحب سے سلیقے سے سلام کیا۔

داد واور رافع کے لیے یہ منظر حیران کن تھے بھلا خزام تو کسی سے سلام دعا نہ کرتا تھا پھر آج یہ معجزہ کیسے برپا ہو گیا تھا

خزام دادواور رافع کی نظروں کو خود پر پا کر اپنی نارمل ریکٹ کرتے رافع کے ساتھ براجمان ہو گیا۔

جناب۔۔!!!!آپ تو مصروف تھے پھر یہاں کیسے آنا ہوااور یہ سلام دعا میں پہل تم نے کیسے کر لی۔

مجھے تمھارا سوال کا جواب دینے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے آرام سے کہتے اس نے کندھے اچکائے۔

لیکن میں تمھارا جواب سننا پسند کرتا ہوں خزام کی جانب دیکھتے ہوئے دھیرے سے کہا۔

اچھا تو پھر تمھیں تمھارے سوال کا جواب نہیں ملے گا اس نے خاصی سنجیدگی سے کہا۔

رافع جاؤ فضل بخش کو کہو مہمانوں کے لیے کچھ کھانے کو لے کر آئیں رافع کو بڑبڑایٹ کرتا دیکھ سلطانہ بیگم اس سے مخاطب ہوئی۔

میں۔۔؟؟اس نے خود پر انگلی رکھتے ہوئے پوچھا۔

جی بیٹا آپ سلطانہ بیگم نے تیز نظروں سے اسے گھور کر جواباً کہا تو وہ دانت پیس کر گیا۔

اکاشہ ابھی ابھی نہا کر نکلی تھی شیشے کے سامنے کھڑی بال ٹاول سے سوکھا رہی تھی جب اسکے فون کی سکرین جگمگائی بالوں کو کمر پر آزاد چھوڑتی فون کی طرف متوجہ ہوئی۔

"اچھا ہو گا کہ اس رشتے سے خود دور ہو جاؤ۔ورنہ تم پچھتاؤ گی تمھاری بھلائی اسی میں ہے تم اس سے دور رہو ورنہ تمھاری زندگی میں آنے والا وقت تمھارے لیے اچھا ثابت نہیں ہو گا۔۔۔بہت دیکھی ہیں تم جیسی پردے میں رہ کر بھولے پن اور حیا کا ناٹک کرنے والی لڑکیاں معصوم صورت کے پیچھے شاطر دماغ،ارے تم جیسی ہی لڑکیاں امیر مردوں پر

ڈورے ڈال کر انہیں اپنے جال میں پھنسا کر انکی دولت پر نظر رکھتی ہیں۔پچھتاؤ گی تم مجھے ناپسندیدہ ہو اور آگے بھی رہو گی۔۔۔۔!!!

گمنام نمبر سے آیا میسج پڑھتے ہی اگلے ہی پل اسکا چہرہ تاریک ہوا تھا وہ منجمد بیٹھی مدھم پڑتی موبائل سکرین کو دیکھ رہی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اس طرح کا میسج اسے کیوں کیا گیا ان لفظوں نے اسے الجھا کر رکھ دیا تھا۔

ان لفظوں نے اکاشہ کو اذیت دی تھی۔آنکھوں سے بے اختیار نکلے گرم سیال پانی نے اسکی گلابی گالوں کو تر کیا تھا دل میں درد کی ٹسیں اٹھی جنھیں اس نے نظر انداز کیا چند لمحوں بعد آنسوؤں رگڑتے بالوں میں جوڑے میں قید کرتی اٹھی اور باہر کی جانب بڑھ گی۔

اکاشہ کا کسی کام میں دل نہیں لگ رہا تھا اسکا ذہن اس میسج میں لکھے گے لفظوں میں الجھا تھا ایک پل کے لیے اسے لگا شاید یہ حرکت سلیم کی ہے پر وہ اس طرح کے لفظ کیوں استعمال کرے گا لفظوں سے یہ میسیج کسی لڑکی کا لگ رہا تھا۔

اکاشہ نے ٹائم دیکھا سات بج رہے تھے رات کے کھانے کی تیاری کرنی تھی جبکہ عائشہ ابھی تک سو رہی تھی۔خود کو ریلیکس کرتے گہرا سانس خارج کرتی کچن میں جاتے ہی کھانے کی تیاری کرنے لگی۔

اکاشہ کی امی خزام سے باتیں کر رہی تھی ہمیں یہ رشتہ قبول ہے اگر آپ اکاشہ سے دوبارہ ملنا چاہے تو اپکا ہی گھر ہے جب چاہے آجائے یہ سن کر سلطانہ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

نہیں اب تو ہم اسے اپنے گھر کی بہو بنائے گے اب بس یہ بتادیں ہم کب آئے منگنی کی رسم کرنے چلیں سلطانہ بیگم نے نعیمہ سے پوچھا۔

ایک منٹ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں عین اسی وقت خزام بولا۔

جی کہیں نواب صاحب نے کہا۔

میں منگنی نہیں کرنا چاہتا۔

خزام کی بات پر سب نے اسے حیرت سے دیکھا۔

میں ڈائریکٹ شادی کرنا چاہتا ہوں۔

پر اتنی جلدی بیٹا شادی۔۔؟؟

دراصل انکل مجھے کچھ مہینوں کے لیے بزنس کے سلسلے میں پاکستان سے باہر جانا ہے تو میں جانے سے پہلے سادگی سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔

پر ہم نے شادی کے لیے کوئی تیاری نہیں کی ہے نعیمہ نے پریشانی سے کہا۔

آپ فکر مت کریں کسی بھی قسم کی، ہمیں بس آپکی بیٹی چاہیے آپ اپنی بیٹی دے رہے یہ بہت ہے ہمارے لیے۔

تو پھر کیا تاریخ آپ لوگوں کو مناسب رہے گئی۔نواب صاحب نے خزام سے کہا۔

آج پندرہ جنوری ہے پچیس جنوری کو ہم نکاح کی تقریب رکھ لیتے ہیں۔

رافع ہکا بکا خزام کو دیکھ رہا تھا پہلا شخص ہے جو خود اپنی شادی کی تاریخ فکس کر رہا ہے لگتا ہے اس پر پکا کالا جادو ہوا ہے یہ انسانی روبوٹ تو بڑا میسنا نکلا خزام کو دیکھتے ہوئے اس نے سوچا۔

سلطانہ بیگم نعیمہ کو گلے ملی اور فضل بخش کو آواز لگائی ارے فضل بخش مٹھائی لاؤ سب کا منہ میٹھا کرواؤ۔اس وقت شاہ ہاؤس میں سب کے چہرے پر خوشی نظر آئی تھی۔وہ لوگ رات

کے نو بجے گھر پہنچے تھے اکاشہ نے، جیا اور عائشہ جاگ رہی تھی۔اتنا لیٹ ہو گے آپ لوگ اکاشہ نے پریشانی سے کہا۔اکاشہ پہلے تو چائے بنا دو میرا بچہ اتنی سردی ہے ویسے بھی کچھ دن کی مہمان رہ گئی ہے میری بچی پھر کون چائے بنا کر دے گا مجھے۔

کیا مطلب امی۔۔؟؟؟

مطلب یہ کہ تمھاری کچھ دن بعد شادی ہے کچھ دن کی مہمان رہ گئی ہو تم

کیا اتنی جلدی ہم نے شادی کی تیاری بھی نہیں کی کپڑے جیولری یہ سب۔۔۔عائشہ اور جیا نے کہا۔

پر امی اتنی جلدی اور شادی۔۔؟؟؟اکاشہ کے پھر سوال کیا۔

جی کیونکہ خزام بیٹے نے جلدی کا کہا ہے پھر وہ کام کے سلسلے میں ملک سے باہر چلے جائے گے اس لیے وہ جلدی کرنا چاہتے ہیں۔

نعیمہ کی بات سن کے اکاشہ کو اپنا وجود سکت ہوتا محسوس ہوا وہ یہ سب سن کے پریشان ہو گی تھی پر وہ کیا کر سکتی تھی سب خوش تھے اور سب کو خوش دیکھ کر وہ پر سکون محسوس کر رہی تھی اور شاید وہ بھی اس رشتے سے پر سکون تھی۔

لوگ اچھے ہیں اور لڑکا بھی بہت اچھا ہے شادی تو کرنی ہی ہے ناں تو اگر وہ اب کرنا چاہتے ہیں تو کیا عتراض ہے پریشان ناں ہو اکاشہ سب ٹھیک ہو گا اسے سہلاتے ہوئے نعیمہ کے کہا وہ نم آنکھیں لیے کچن میں چائے بنانے کے لیے چلی گئ۔

کل تم لوگ اکاشہ کو ساتھ لے جانا شاپنگ پر نکاح کے جوڑے کا آرڈر دے آنا داد نے زارا اور سلطانہ سے کہا۔

زارا نے خوشی سے سر اثبات میں ہلایا اور موبائل چلانے لگی۔

اس سے پہلے دادو کچھ اور کہتی انکی نظر مصروف انداز میں خارجی دروازے کی طرف بڑھتے خزام پر گئی۔

ادھر آؤ خزام۔۔۔!!! دادو نے اسے آواز لگائی گھڑی کی طرف ایک نظر ڈال کر خزام نے دادو کو دیکھا اور سر اثبات میں ہلاتے قدم انکی جانب بڑھا دیے۔

جی دادو کان سے آلہ نکال کر اس نے مختصر کہا۔

کہا جا رہے ہو۔۔۔؟؟؟ دادو سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ کر مخاطب ہوئی۔

کچھ ضروری کام ہے آفس میں وہ کرنے جا رہا ہوں۔آپ کہیں کیا کہنا ہے آپکو دادو۔۔؟؟ کلائی پر بندھی گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے کہا۔

کل تم شاپنگ پر جا رہے ہو اپنی ماں، زارا اور اکاشہ کے ساتھ شادی کا جوڑا آرڈر دینا ہے دادو نے خزام سے حتمی انداز میں کہا۔

تو۔۔۔؟؟؟ان سب میں میرا کیا کام۔آپ لوگ شاپنگ پر ڈرائیور کے ساتھ چلیں جائے خزام نے سرد لہجے میں کہا۔

دلہن تمھاری ہے یا ڈرائیور کی۔۔؟؟؟دادو نے اسے گھورتے ہوئے چڑ کر کہا۔

دادو یہ کوئی بات نہیں ہوئی آپ لوگ خود جا سکتے ہیں میرا جانا ضروری نہیں ہے اور ویسے بھی لڑکیوں کی ڈریس سلیکشن میں میرا کیا کام۔۔۔؟؟؟

کہہ دیا نا کل تم جا رہے ہو تو مطلب تم جا رہے ہو۔

چلے جاؤ یار بھابھی کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع مل رہا ہے تمھیں سمجھو موقع اچھا ہے رافع نے خزام کے کان میں دھیرے سے کہا۔

رافع کی بات سن کر خزام کے ہونٹوں پہ استہزایہ مسکراہٹ آئی۔

اچھا ٹھیک ہے پر کچھ وقت کے اندر آپ لوگ اپنی شاپنگ مکمل کر لیں گے اس نے حکم دیتے ہوئے کہا اور واپس پلٹ گیا۔

اکاشہ جب اپنے کمرے میں آئی تو عائشہ اور جیا جیولری اور ڈریس سلیکٹ کرنے میں لگی ہوئی تھی۔اکاشہ نے ایک نظر انکو دیکھا اور چائے کا سپ لیتی بیڈ پر بیٹھ گئ۔

یار کل میں بھی تمھارے ساتھ جاؤ گی شاپنگ پہ عائشہ نے اکاشہ سے کہا۔

میرے ساتھ۔۔۔؟؟؟؟میں تو شاپنگ پر نہیں جا رہی اکاشہ نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔

کیا مطلب امی نے تمھیں بتایا نہیں کل تمھارے سسرال والے آ رہے ہیں تمھیں شاپنگ پر لے جانے عائشہ نے ٹرے میں رکھی چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔

نہیں مجھے کسی نے نہیں بتایا۔۔۔!!!

تو پیاری دلہن اب اپکو آپکی پیاری بہن بتا رہی ہے کل آپ جائیں گی شاپنگ پر اب آپ سو جائے خود کا خیال رکھو بہن اب تمھاری شادی ہونے جا رہی ہے۔

ہمم سوتی ہوں حجاب آپی کو تو بتا دوں اکاشہ نے موبائل آن کرتے ہوئے کہا۔

بتادو بتادو اپنے دولہے راجہ کا سب کو میں تو کہتی ہوں اعلان کروادو عائشہ نے شرارت سے اکاشہ کو کندھا مارتے کہا۔

تم لوگوں کی اب فضول باتیں بند ہو گی اکاشہ نے گھور کر کہا۔

جی خزام شاہ کی دلہن صاحبہ۔۔۔!!!!

مرو تم دونوں۔۔"اتنا کہہ کر وہ اپنا رخ موڑ گئ۔

میسج لکھتے ہی اس نے سکرین پر موجود سینڈ کے آپشن پر کلک کیا جو اگلے ہی لمحے ڈبل ٹک ہوا یعنی حجاب کا ڈیٹا آن تھا چند لمحے انتظار کر کہ اس نے موبائل سائیڈ پر رکھا اور کمبل اپنے اوپر اوڑھے آنکھیں موند گئ۔

تقریباً آدھ گھنٹے بعد حجاب کا میسج آیا اکاشہ تب تک سو چکی تھی۔بہت خوشی ہوئی چندہ اور آپ پریشان کیوں ہیں وہ اللہ پاک آپ سے اتنی محبت کرتا ہے وہ کیسے غلط ہاتھوں میں آپ

کو جانے دے گا،اور آپ تو وہ جو دنیاوی زندگی کو چھوڑ کر اس کی راہ کی طرف آئی ہیں جس نے رب کی راہ کو چنا ان سے تو اللہ پاک زیادہ محبت کرتے ہیں وہ کیسے کسی کو آپ پر غلط نظر اٹھانے دے سکتا ہے جب آپ اللہ سے دور تھی اس نے تب بھی گندے لوگوں سے آپ کو بچایا تو اب جب واپس پلٹ کر اللہ کے پاس آئی ہیں تو اب کسی نے غلط نظر ڈالی اور اگر ڈالی بھی تو اللہ کی پناہ میں تھی ناں آپ۔۔؟؟؟ تو میری جان کیسے وہ اللہ آپ کو غلط ہمسفر دے سکتا ہے ڈریں مت آپ کے پاس مضبوط سہارا ہو گا جس کی پناہ میں آپ مضبوط ترین عورت ہو نگی۔اللہ نے امتحان لیے آپ نے صبر کیا اور اب آپکو اس کیے گئے صبر کا اجر عطا کرنے کی باری ہے تو آپ کمزور پڑ رہی ہیں شیطان کے وسوسوں میں آ رہی ہیں یہ جانتے ہوئے بھی کہ آپکا رب اپنے بندے کو نوازنے میں کبھی کنجوسی نہیں کرتا۔

اللہ آپکو انشاءاللہ تعالیٰ بہترین سے نوازے گے ڈر ہوتا ہے شروع شروع میں جب پھر نکاح کے کے رشتے میں بندھ جاتے ہیں تو حلال کی لذت ایسی ہے کہ آپ کہیں گی مجھے سب سے بہترین مرد سے نوازا گیا ہے پھر جو شوہر ہوتا ہے ناں وہ آپ سے سچی محبت کرتا ہے وہ جیسا بھی ہو اسکی محبت میں کمی نہیں آتی اگر عورت اپنے محرم کی عزت اور محبت کرنے والی

ہو اور آپ تو ویسے بھی اسکے جسم کا حصہ ہو دیکھوں آپکے جسم کا ہر حصہ ویسے ہی حرکت کرتا ہے جیسے باقی کرتے ہیں تو آپ اسکی پسلی سے نکالی گی ہو کوئی بھی انسان مکمل نہیں ہوتا جب دو لوگ محرم بن کر ملتے ہیں تو انکا وجود مکمل ہوتا ہے تو میری چندہ نکاح سے پہلے اللہ نے کمی رکھی ہے دل کے چار خانے ملتے ہیں تو پورا دل بنتا ہے تو آدھا اپکا ہے اور آدھا آپکے محرم کامل کے بہترین دل بنے گا۔

مام میں بھی چلو آپ لوگوں کے ساتھ رافع نے سلطانہ سے کہا جو چادر لیے خارجی دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی۔

زارا نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔

کیوں بیٹا آپکی بھی دلہن کا جوڑا لینے جا رہے ہیں۔۔۔؟؟؟ سلطانہ نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

کیا پتا وہاں میری بھی دلہن مل جائے۔ رافع نے معصومیت سے کہا۔

بہت ہی فضول باتیں کرتے ہیں آپ بھائی زارا نے کہا۔

تم تو جیسے بہت سمجھداری کا مظاہرہ کرتی ہو۔

اچھا ٹھیک ہے آجاؤ تم بھی اگر انکی طرف سے اکاشہ کے ساتھ کوئی شاپنگ پر آیا تو ڈرائیونگ کی ذمے داری تم سنبھال لینا۔

اس نے منہ بھولاتے ہوئے ہامی بھری اور گاڑی کی طرف لپکا۔

اس نے منہ بھولاتے ہوئے ہامی بھری اور گاڑی کی طرف لپکا۔ جیسے ہی سلطانہ بیگم اور زارا پورچ کی طرف بڑھی۔ جہاں خزام چہرے پر سرد تاثر لیے گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالے ہوئے تھا۔

اکاشہ اور عائشہ شاپنگ کے لیے خزام کے گھر والوں کے ساتھ جا رہی تھی۔انکے گھر کے گیٹ کے سامنے گاڑی روکتے ہی خزام نے سلطانہ بیگم کو کچھ منٹ کے اندر واپس آنے کے لیے کہا سلطانہ جانتی تھی خزام کے مزاج کو وہ سر اثبات میں ہلاتی ہوئی گاڑی سے نکلی اور انکے گیٹ کی طرف بڑھ گئ۔

نعیمہ نے کچھ دیر بیٹھنے کے لیے اصرار تو بہت کیا پر سلطانہ نے محبت بھرے لہجے میں معزرت کرتے اکاشہ اور عائشہ کے ساتھ خارجی دروازے کی طرف بڑھی رافع اکاشہ کے ساتھ چادر میں لپٹی لڑکی کی طرف متوجہ ہوا جو بغیر نقاب کے تھی اکاشہ کی طرح ہی پیاری، جبکہ اکاشہ عبایہ اور سلیقے سے نقاب کیے ہوئے تھی۔ خزام نے ایک نظر گاڑی کی طرف آتی اکاشہ کو دیکھا اور مسکرا دیا۔

ایک منٹ رافع نے گاڑی سے نکل کر سلطانہ بیگم کو روکا سلطانہ بیگم نے رافع کو نا سمجھی سے دیکھا مام آپ اور یہ محترمہ اس گاڑی میں بیٹھ جائے اور اکاشہ بھابھی بھائی کی گاڑی میں آ جائے۔

عائشہ نے منہ چڑا کر رافع کو دیکھا جس نے اسے محترمہ کہہ کر مخاطب کیا تھا۔

اور ایسا کیوں بیٹا جی۔۔۔؟؟؟

مام سمجھے انڈر سٹینڈنگ ڈیویلپ ہو گئی رافع نے کان میں سرگوشی کی۔

خزام نے ہارن بجایا کتنا بے صبرا بھائی ہے تمھارا ہارن کی آواز سلطانہ نے کہا۔اکاشہ بیٹا آپ خزام کی گاڑی میں جائیں۔

آنٹی پلیز آپ بھی ساتھ آئے اکاشہ نے معصومیت سے کہا۔

ارے میرا بچہ چلو میں تمھارے ساتھ آتی۔

محترمہ اب آپ بھی بیٹھ جایئے رافع نے شوخیاں انداز میں عائشہ سے کہا۔

جی ڈرائیور انکل۔۔۔!!! آگے والی بھی پھر عائشہ تھی۔عائشہ نے جل کر کہااور آنکھیں گھما کر گاڑی کا گیٹ کھولتے بیٹھ گئ۔

محترمہ میں ڈرائیور نہیں ہوں آپکی پیاری بہن کا اکلوتا دیور ہوں رافع نے جتاتے ہوئے کہا۔

اچھا ڈرائیور انکل۔۔۔!!!! عائشہ کی بات پر وہ دانت پیس کر رہ گیا جبکہ زارا ہنسنے لگی ڈرائیور انکل پلیز جلدی کریں خزام بھائی کی گاڑی آگے نکل جائے گی اس بار زارا نے بھی رافع کو ڈرائیور انکل کہہ کر پکارا۔

اس وقت وہ اسلام آباد کے سب سے مشہور بوتک میں موجود تھے زارا اور عائشہ اپنی ڈریس سلیکشن میں لگ گئے تھے جبکہ سلطانہ بیگم اکاشہ کے ساتھ جوڑے دیکھ رہی تھی

سب جوڑے بہت مہنگے اور بھاری کام سے سجے ہوئے تھے اکاشہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی اس نے سلطانہ بیگم کو ہی سلیکٹ کرنے کا کہا تھا۔

خزام ایک جگہ کھڑے کسی سے فون پر بات کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ اکاشہ کو بھی دیکھ رہا تھا۔ رافع نے خزام کو مسلسل اکاشہ پر نظریں گاڑے دیکھا تو اسے تنگ کرتے ہوئے گانے لگا عشق والا لوو۔۔۔!!! ویسے ہی زبان پر یہ گانا آرہا تھا۔

رافع اتنا کہہ کر سلطانہ بیگم کے پاس گیا اور انکو بہانے سے کسی اور بوتک کے دوسری جانب لے گیا اور خزام کو آنکھوں سے اشارہ کرتا اکاشہ کی طرف متوجہ کیا۔

اکاشہ سامنے لگے بھاری بھر کم لال جوڑے کو دیکھ رہی تھی (اتنا بھاری لباس پہن کر میں تو تھک جاؤ گی) اکاشہ نے دل میں سوچا۔

وہ دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے کچھ قدم اس سے فاصلے پر کھڑے لال جوڑے کو دیکھ رہا تھا چند لمحوں بعد اسکے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔

دو قدم آگے بڑھ کر وہ رکا اور اسکی پشت پر نظر ڈال کر اس نے سینے پر ہاتھ باندھے۔

تمھیں پتا ہے اس "لال جوڑے میں تم کیسی لگو گی" سرگوشی نما انداز میں کہا۔

اسکی موجودگی سے بے خبر اکاشہ اسکی سماعت پر ایک پل کو سہم گئ۔ وہ اپنے دھڑکتے دل کے ساتھ بنا جواب دیے خاموش کھڑی رہی

اسکے خاموش رہنے پر وہ اسکے مقابل کھڑا ہوا اور اسکو اپنی دلکش آواز میں پکارا "اکاشہ"

اکاشہ نے اسکی پکار پر بے اختیار گہرا سانس کھینچتے خود کو نارمل کرتے ہوئے ہمت جمع کرتے مختصر انداز میں "جی" کہا

میں کچھ پوچھ رہا ہوں (تمھیں پتا ہے اس لال جوڑے میں تم کیسی لگو گی) سنجیدہ لہجے میں دوبارہ کہا۔

اسکے سوال پر اسکی ساری ہمت جھاگ کی مانند بیٹھ گئی تھی "کیسی۔۔۔؟؟؟اس نے جواباً کہا وہ گھبراہٹ کا شکار تھی۔

اسکے جواب پر اس نے ایک نظر سامنے لال جوڑے کو دیکھا اور پھر اسکو اور بولا

" میری دلہن جیسی "اس نے سرگوشی نما آواز میں کہا۔اسکی کہی زو معنی بات پر اکاشہ کے چہرے پر حیا کی لالی بکھری جیسے خزام نے اسکے نقاب میں بھی محسوس کر لیا تھا۔

بلش کرتی اچھی لگتی ہو تم۔۔۔!!! یہ جوڑا میں پیک کروا رہا ہوں اتنا کہہ کر وہاں سے چل دیا۔

اسکے جاتے ہی اکاشہ گہرا سانس لیتے خود کو نارمل کرنے کی کوششیں کی اس انسان کی قربت میں اسے اپنا آپ فنا ہوتا ہوا محسوس ہوتا تھا اکاشہ نے ایک نظر سامنے اس لال جوڑے کو دیکھا اور مسکرا دی۔

پچھلے تین دنوں سے عائشہ زارا اور رافع کے اکاشہ کی شاپنگ کے لیے شاپنگ مال لے جا رہے تھے آج بھی زارا، عائشہ اور رافع شاپنگ مال میں موجود تھے۔

یہ اکاشہ پر اچھا لگے گا زارا نے ڈریس دیکھتے ہی کہا اور خرید لیا ڈریس اور جیولری سلیکشن زارا اور عائشہ کرتی تھی رافع بھی اپنی رائے دیتا تھا۔

عائشہ آپ بھی کل مہندی کے فکشن کے لیے ڈریس لے لیں زارا نے عائشہ سے کہا۔

ہاں میں بھی سوچ رہی ہوں پر کیا لو جو مجھ پر اچھا لگے عائشہ نے سوچتے ہوئے زارا سے کہا۔

تم جیسی نک چڑی پر کچھ بھی اچھا نہیں لگنے والا رافع نے ہنستے ہوئے کہا۔

اچھاا۔۔۔؟؟؟؟اپنے بارے میں کیا خیال ہے مشروم کی شکل والے۔۔۔!!!!عائشہ نے جواباً چڑ کر کہا۔

تم نے مجھے مشروم کی شکل کہا مینڈ کی کہی کی لڑکیاں مرتی ہیں مجھ پر۔۔۔!!!!رافع نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے فخر سے کہا۔

اندھی ہونگی بیچاریاں۔۔۔"عائشہ نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

ہاں کچھ ہیں بالکل تمھاری طرح۔۔۔!!!!

اب یہ زیادہ ہو گیا ہے۔

اچھا اچھا اب رونے مت لگ جانا چھوٹی بچی۔۔۔!!!آخر لفظ پر زور دے کر کہا۔

عائشہ نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا۔

اب ایسے کیا گھور رہی ہو۔۔؟؟رافع نے آنکھیں چھوٹی کرتے سوال کیا۔

کیوں ڈر لگ رہا ہے کیا۔۔۔؟؟؟عائشہ نے سوالیہ انداز میں کہا۔

اب آپ دونوں لڑنا بعد کریں زارا نے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

عائشہ بنا کچھ آنکھیں گھما گئ۔۔۔!!!

جل ککڑی۔۔۔!!!!رافع اسکی اس حرکت پر بڑبڑایا۔

آج اکاشہ کا مایوں تھا لان میں مایوں کا سادہ سا فنکشن رکھا گیا تھا۔مایوں کی تقریب کے لیے ڈیکوریشن مکمل ہو چکی تھی اکاشہ کو جھولے پر بیٹھایا گیا تھا پیلے رنگ کا سادہ سا جوڑا زیب تن کیے جو کہنوں تک سلیف لیس تھا پھولوں سے بنی جیولری پہنے ہوئے وہ معصوم پری لگ رہی تھی،اسکے چہرے ہاتھوں اور بازوؤں پر ابٹن لگا ہوا تھا سب مہمان (خواتین) آ چکے تھے بس زارا کا انتظار تھا جیسے عائشہ نے بلایا تھا اکاشہ کے ایک طرف نعیمہ بھی بیٹھی تھی۔

جبکہ عائشہ اپنی دوستوں کے ساتھ جھولے کی عین سامنے کچھ فاصلے پر گروپ بنائے گانا گا رہی تھی،ایک لڑکی مہارت سے ڈھول بجا رہی تھی۔

یہ لڑکی آن کیوں نہیں ہو رہی ناں کال بیک کر رہی ہے۔کیا فائدہ اسے مایوں کے فنکشن کا جس میں دلہے کا جانا ممنوع ہو گرین ٹی پیتے ہوئے اس نے خفہ ہوتے ہوئے خود سے کہا۔

بھائی رافع بھائی تو موجود نہیں ہیں آپ پلیز مجھے بھابھی کے گھر چھوڑ آئیں زارا نے مصروف انداز میں کانوں میں جھمکے ڈالتے ہوئے کہا۔

خزام دل ہی دل میں خوش ہوا اس بہانے وہ اپنی مایوں میں بیٹھی دلہن کو بھی دیکھ لے گا۔

کیوں ڈرائیور نہیں ہے گھر پر موجود۔۔۔؟؟؟ خزام نے انجان بنتے ہوئے کہا۔

نہیں بھائی آپکو ہی تو کال کی تھی ڈرائیور نے کہ وہ کچھ دن کے لیے چھٹیوں پر ہیں زارا نے یاد کرواتے ہوئے کہا۔

اہ۔۔ہاں۔۔۔۔!!!! ویسے میں بیزی ہوں پر چلو تمھیں چھوڑ دیتا ہوں۔

اگلے دس منٹ کے اندر وہ نواب ہاؤس کے گھر کے سامنے موجود تھے۔زارا گاڑی کا دروازہ کھول کر اترنے لگی جب خزام اس نے مخاطب ہوا لگتا ہے آج نواب انکل گھر پر ہیں بہت دن ہو گئے ان سے ملے چلو میں بھی مل لیتا ہوں خزام نے سنجیدہ لہجے میں کہتے ہوئے اترنے لگا جب زارا اس سے مخاطب ہوئی۔

پر بھائی آپ اندر نہیں جا سکتے مایوں میں مرد حضرات کا جانا ممنوع ہے مایوں کی رسم میں صرف خواتین شرکت کرتی ہیں۔

اہ۔۔۔اچھا پر میں تو انکل کی بات کر رہا ہوں میں نے کب تمھارے مایوں کے فنکشن میں جانے کے لئے کہا ہے خزام نے چڑ کر کہا۔

مجھے کیوں لگ رہا ہے آپ اپنی بیوی کو دیکھنے کے لیے یہ سب بہانے کر رہے ہیں۔اگر آپکا ایسا ارادہ ہے تو بھول جائے نو چانس۔۔۔!!!زارا نے پر اعتماد انداز میں کہا۔

خزام نے اسکے جملے پر آئی بروز اچکائی۔ تمھیں میں اتنا ویلا لگتا ہوں کہ اس فضول سے فنکشن کے لیے اپنا ٹائم ضائع کروں گا۔

تو پھر آفس جائے میرے پیارے بھائی۔۔۔!!! زارا نے شرارت سے کہا۔

تم کچھ زیادہ نہیں بول رہی آج کل۔۔۔؟؟؟

جی کیونکہ میری پیاری سی بھابھی آرہی ناں اس لیے۔۔۔!!! اتنا کہہ کر وہ گاڑی سے اتری اور گیٹ کے جانب بڑھ گئی۔

لگالو پندیاں۔۔۔!!! دو دن ہی ہیں، رکھ لو اکاشہ کو سات پردوں میں بارات سے پہلے سات پردوں میں چھپی اپنی بیوی کو تو میں دیکھ ہی لونگا پتا نہیں دولہن کو دولہے سے سات پردوں میں چھپا کر رکھنے والی رسم کس بیوقوف نے ایجاد کی تھی سرد لہجے میں کہہ کر اس

نے حسرت بھری نگاہوں سے ایک نظر انکے گھر پر ڈالی نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس نے برے منہ بناتے ہوئے مین گاڑی سٹارٹ کی۔

کسی نے ہماری دولہن کی نظر اتاری زارا نے اکاشہ کو دیکھتے ہی کہا۔آپ کی ہی دولہن ہے اتار لیں نظر بھی جیا نے اکاشہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا جیا کی آنکھوں میں نمی ابھری۔زارا مسکرادی آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں بھابھی ماشاءاللہ۔۔۔!!!!آپ بھی بہت پیاری لگ رہی ہیں۔

چلو لڑکیوں اب اندر چلی جاؤ تین گھنٹوں سے باہر بیٹھی ہو اور اکاشہ بھی تھکی تھکی لگ رہی ہے کل مہندی اور نکاح بھی ہے دولہن کو بھی آرام کرنے دو اب، نکاح بارات سے ایک دن پہلے رکھا تھا تاکہ اکاشہ رخصتی والے فریش رہے، نعیمہ نے اکاشہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو تھکی ہوئی لگ رہی تھی عائشہ منہ بناتے ہوئے اٹھی اور اکاشہ کی طرف آئی تو اکاشہ نے اسے مسکرا کر دیکھا اندر چلیں ہاتھ اسکے طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو اکاشہ نے ابٹن میں رنگا ہاتھ اسکی جانب بڑھایا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

زارا نے کچھ دیر بعد رافع کو کال کی تا کہ وہ وقت پر گھر جا سکے کیونکہ کل شاہ ہاؤس میں بھی مہندی کا فنکشن تھا۔

رافع نے گیٹ کے ساتھ دیوار پر لگی بیل بجائی چند منٹ بعد عائشہ نے دروازہ کھولا

رافع عائشہ کو نظر انداز کر کہ اندر آنے لگا تو عائشہ نے اسکا راستہ روکا اسکی اس حرکت پر رافع نے اسے گھورا۔

ہمارے گھر میں پاگل لوگوں کا آنا ممنوع ہے عائشہ نے حکم دیتے ہوئے کہا۔

اچھاااااا۔۔۔؟؟؟تو پھر اب تک تم کیا کر رہی ہو اس گھر میں کیونکہ پاگلوں کی سردارنی تو تم ہو ناں۔۔۔!!!اس نے قہقہ لگا کر کہا۔

اپنی بکواس بند کرو فصول انسان۔۔۔!!!اس سے پہلے رافع کچھ کہتا زارا انکی جانب آئی اور رافع سے مخاطب ہوئی چلیں بھائی۔

ہاں چلو ورنہ کچھ لوگ ہم سے جل جل کر مر جائے گے۔

اتنا کہہ کر وہ پلٹا اور گاڑی کی جانب بڑھا۔
عائشہ نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا اور گیٹ بند کیا۔

رات کے آٹھ بج رہے تھے جب اکاشہ نماز پڑھ کر تھکن کے باعث بیڈ پر سادہ سا شلوار قمیض پہنے لیٹی تھی چہرہ پر سکون اور نکھرہ نکھرہ تھا۔کمرے میں لیپ کی مدھم روشنی پھیلی تھی۔میری سب میں شادی ہو رہی ہے وہ بھی خزام شاہ سے وہ خود سے مخاطب ہوئی اور اسکی آنکھیں نم ہوئی۔

عائشہ جب کمرے میں داخل ہوئی تواندر لیپ کی مدھم روشنی اور کمرے میں خاموشی طاری تھی بیڈ پر اکاشہ خواب خرگوش کے مزے لیتی نظر آئی عائشہ کچھ قدم چل کر اسکے پاس آئی اور مسکرا کر اس معصوم پری کو دیکھا جو کافی پر سکون لگ رہا تھا عائشہ کی آنکھیں نم ہوئی تو اس معصوم شہزادی کا گمشدہ شہزاد مل ہی گیا عائشہ نے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ سجائے کہا۔بس دو دن پھر میری پری اس گھر میں اپنی یادیں چھوڑ کر چلی جائے گی تمھارے بنا یہ گھر ویران ہے اکاشہ۔۔۔!!!پر مجھے خوشی ہے جسکی تم محرم بنو گی وہ تمھیں بہت خوش رکھے گا میں نے خزام بھائی کی آنکھوں میں تمھارے لیے محبت دیکھی ہے جھک کر اس نے اکاشہ کے ماتھے پر پیار سے ہاتھ پھیرا واپس پلٹ کر دروازہ بند کرتی چلی گئی۔

رات کے دس بج رہے تھے جب مسلسل بجتے فون نے اسکی نیند میں خلل پیدا کیا ہاتھ بڑھا کر اس نے فون اٹھا اور بنا دیکھے نیند میں ہی کال اٹینڈ کرتے کان سے لگایا۔

کون۔۔۔؟؟؟دھیمی آواز میں پوچھا۔

تم سو رہی تھی اکاشہ۔۔۔؟؟؟اکاشہ کی آواز سے اندازہ لگتے ہوئے اس نے سوال کیا۔دوسری طرف سے جواباً آواز پر اس نے مندی مندی آنکھیں کھولے کان سے فون اٹھا کر سکرین پر جگمگاتا نام دیکھا تو تیز ہوتی دل کی دھڑکن محسوس کرتی دل ہی دل میں مخاطب ہوئی اب یہ کیوں کال کر رہیں ہیں۔اگلے ہی پل اس نے کال منقطع کی اور سائیڈ ٹیبل پر موبائل رکھتی دوبارہ آنکھیں موندلی۔

ہیلو۔۔۔!!!اکاشہ کی جانب سے جواب ناپا کر اس نے کہا جبکہ دوسری جانب سے کال منقطع ہو چکی تھی موبائل کان سے ہٹا کر اسے نے خفی اسے سکرین کو دیکھا۔

" دولہن صاحبہ بھی میرا ضبط آزمارہیں ہیں" نفی میں سر ہلاتا اتنا کہہ کر اٹھا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

فجر کے چار بج رہے تھے جب عجیب سے احساس پر اسکی نیند میں خلل پیدا ہوا ذرا کسمسا کر اس نے آنکھیں کھولی تو کمرے میں لیپ کی ہلکی سی روشنی پھیلی تھی۔

اٹھتے ہی دوپٹہ سر پر لیتے اس نے دھیرے سے سو کر اٹھنے کی دعا پڑھی جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم معمول کے مطابق روز پڑھا کرتے تھے۔وہ اٹھی اور وضو کرنے کے لیے واش روم کی جانب بڑھ گئ۔فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اس نے جائے نماز ٹیبل پر رکھی شیشے میں خود کا عکس دیکھا اور دھیرے سے مسکرادی اگلے ہی پل چہرے پر آئی مسکراہٹ کے بارے میں سوچنے لگی پر اسے بلاوجہ چہرے پر آئی مسکراہٹ کی وجہ معلوم نا ہوئی تو قدم باہر کی جانب بڑھادیے۔

اپنے کمرے سے وہ کچن میں داخل ہوئی جہاں نعیمہ مہمانوں کے لیے ناشتہ کا انتظام کرنے میں مصروف تھی جب انکی نظر اکاشہ پر پڑی اکاشہ تم کچن میں کیا کر رہی ہو دولہنیں رخصتی سے پہلے اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلتی اپنے کمرے میں جاؤ میں تمھارے لیے ناشتہ لے کر آتی ہوں اور آج تمھارا مہندی کی تقریب سے پہلے نکاح بھی ہے۔

کیا۔۔۔؟؟؟وہ چونکی پر امی رخصتی تو کل ہے ناں۔

جی بیٹا۔۔۔!!!وہ مصروف انداز میں بولی۔

پر کیوں امی آج تو مہندی کی رسم ہے ناں تو پھر۔۔۔؟؟؟اسکے شفاف گلابی چہرے پر نا سمجھی کے تاثر ابھرے۔وہ اس لیے تاکہ رخصتی کے دن دولہن گلاب کی طرح کھلی ہوئی لگے اور آنسوؤں کی ساری ندیاں آج بہادے۔

عائشہ اکاشہ کو پیچھے سے آتی گلے لگاتی ہوئی بولی۔

اکاشہ نے نم آنکھوں سے عائشہ کو مسکرا کر دیکھا۔

اب چلیں روم میں دس بجے تمھارا نکاح ہے اور پھر مہندی لگانے والی آجائے گی پالر سے کیونکہ تم رات کو زیادہ دیر جگانے سے رہی جو رات کو لگائے ہم اپنی دولہن کو مہندی۔

کمرے میں سب لوگ موجود تھے۔اکاشہ سرخ دوپٹے کا گھونگھٹ نکالے خاموش بیٹھی تھی۔البتہ رونے سے آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں۔ تبھی اچانک نکاح کیلئے مولوی صاحب اندر تشریف لائے اور اکاشہ کو لگا کسی نے اسکا نازک دل مٹھی میں جکڑ لیا ہے اتنی جلدی یہ سب کچھ۔۔میرا نکاح ہو رہا ہے میں خزام شاہ کی ہونے جا رہی ہوں وہ سوچے جا رہی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اسکے ارد گرد کیا ہو رہا ہے۔

اکاشہ قریشی بنت نواب قریشی آپکا نکاح خزام شاہ ولد یونس شاہ سے سکہ رائج الوقت پچاس لاکھ روپے حق مہر کیا جاتا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔مولوی کی سماعت کانوں میں پڑتے ہی اکاشہ کو اپنی روح فنا ہوتا ہوئی محسوس ہوئی نعیمہ نے اکاشہ کے چند لمحے خاموش رہنے پر اسکا کندھا سہلاتے اسے ہمت دی اکاشہ نے لرزتی آواز میں تین بار "قبول ہے" کہا اور کانپتے ہاتھوں کے ساتھ نکاح کے پیپرز پر سائن کیے۔

"ہر کام کا وقت مقرر ہے
ہر شے کا نصیب طے ہے
سب طے شدہ ہے"

مولوی صاحب کے جاتے ہی وہ آنکھیں بند کرتی اپنی پشت صوفے سے ٹکائے آنکھیں بند کر گئی اور چند آنسوؤں اسکی جھولی میں جا گرے نعیمہ نے نم آنکھوں سے اکاشہ کو دیکھا اور بولی پریشان مت ہو اکاشہ۔۔ سکون سے رہو یہ لمحے ہوتے ہی ایسے ہیں اس نے اثبات میں سر ہلایا اور ماں کے گلے لگ کر رونے لگی۔

اکاشہ چھوٹے بچوں کی طرح کیوں رو رہی ہو ابھی مہندی لگائے کے لیے لڑکی بھی آجائے گی عائشہ نے آنکھوں میں آئی نمی چھپائے اسے کہا۔

اور امی آپ بھی رونے لگ گئی ہیں چلیں چپ کر جائیں۔اکاشہ کو نعیمہ نے خود سے الگ ہوتے اسکی آنکھوں میں آئے آنسوؤں صاف کیے اور رخسار سہلاتے ہوئے کہا"جب ماں ساتھ ہو تو بچے رویا نہیں کرتے اب رونا بند کرو۔"اکاشہ نعیمہ کو دیکھ کر مسکرادی۔

آج کا دن بہت سی خوشیوں کے گیت گاتے خزام کی زندگی میں بہار کی مانند آیا تھا۔شاہ ہاؤس میں معمول سے ہٹ کر گہما گہمی تھی۔شاہ ہاؤس میں سالوں بعد پہلی شادی تھی گھر کے سب افراد پر جوش مہندی کی رسم کی تیاری میں لگے تھے جو آج رات ہونی تھی۔دادو لاونج میں بیٹھی سارے انتظامات دیکھ رہی تھی سلطانہ مہمانوں کے لیے کھانے پینے کا انتظام سنبھالی ہوئی تھی۔رافع لاونج سے دبے پاؤں خارجی دروازے کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ دادو نے اسے آواز لگائی رافع نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے مڑ کر دادو کو دیکھا جو اسے گھورتے ہوئے اسکے پاس آئی یہ تم کہاجارہے ہو ہاتھ کمر پر رکھتے دادو نے اسکا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

دادو میں ضروری کام سے باہر جارہا تھا تمھاری زندگی میں کب سے ضروری کام آگئے۔دادو ایسا بھی نہیں ہے اب بندے کو سیریس بھی لے لیا کریں رافع نے منہ بناتے ہوئے کہا۔تجھے سریس بعد میں لونگی پہلے تو بھی سریس ہو جا تجھے دیکھ نہیں رہا گھر میں کتنا کام ہے مہمان آنا شروع ہو گئے ہیں۔کچھ شرم حیا ہے بھی سہی کہ نہیں،چپ چاپ سارے کام سنبھال بھائی کی مہندی ہے۔جا کر مہندی کے انتظامات دیکھ دادو نے حکم دیتے ہوئے کہا۔

جبکہ رافع کو اپنی پڑی تھی جی ٹھیک ہے دادو کہا پھنس گیا رافع نے سر پیٹ ڈالا۔۔ رافع کی جاتے کی دادو لاونج میں کام کرتے ہوئے ملازمین کی طرف متوجہ ہوئی۔ارے کام چوروں۔۔؟؟؟یہ پھول لگانے بھی نہیں آتے یہ بھی مجھ جیسی بوڑھی لگائے سارے نکمے ہیں اس گھر میں ایک بھی ٹھیک سے کام کرنے والا نہیں رکھا ہوا اس خزام نے اور خود پتا نہیں نکاح کے بعد سے کہا غائب ہو گیا ہے زارا جا اپنے بھائی کو دیکھ پتا نہیں اسے بھی کوئی

پرواہ نہیں ہے کہ اسکی مہندی کی رسم ہے۔آج شاہ ہاؤس میں سب کی شامت آئی ہوئی تھی ہر ایک کے سر پر کھڑی نگرانی کرتی دادو کام کروا رہی تھی۔

تبھی خزام موبائل پر کسی سے بات کرتا زینے اترتے باہر جانے لگا وہ کال پر کسی سے ڈسکس کر رہا تھا جب اسنے دادو کو ملازمین پر گرجتے دیکھا۔

کیا ہوا دادو اتنا کیوں غصہ کر رہی ہیں۔

غصہ ناں کرو تو کیا کرو تو بتا یہ سارے گھر کی سجاوٹ پڑی ہے دادو نے ہاتھ سے اپنے ارد گرد اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

مہمان آنا بھی شروع ہو گئے ہیں اور تو کونسے مایوں میں بیٹھا تھا ہاں اب آفس جانا بند کر و یہ انتظامات دیکھو جا کر اپنی مہندی کے ابھی کچھ دیر میں شام ہو جائے گی ہم نے اکاشہ کے گھر بھی جانا ہے کسی کو پرواہ ہی نہیں ہے اپنی بوڑھی دادی کی سب کام میں دیکھو۔اب جا جا کر

اپنے نکمے بھائی کو دیکھ کام کر بھی رہا ہے وہ کہ نہیں، اتنی رسمیں کرنی ہے اس گھر میں کسی کو پرواہ نہیں خزام سے کہتی پلٹی اور ملازمین کی طرف دوبارہ متوجہ ہوئی۔

کیوں دولہے راجا دادو نے بھیجا ناں تمھیں دادو تو کسی جنگ کی سردارنی بنی ہوئی ہے مطلب یار میں دولہے کا اکلوتا بھائی ہو میں اب انتظامات دیکھو رافع نے بھناتے ہوئے کہا۔

اور میں اکلوتا دولہا ہوں خزام نے یاد دہانی کرواتے ہوئے کہا اور ملازمین کو حکم دیتے ہوئے کام کروانے لگا۔

یار یہ کام تم سنبھال لو میں چلا ویسے بھی میں آج بھابھی کے گھر جاؤ گا رافع نے جتاتے ہوئے کہا رافع کی بات سن کر خزام نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھ کر پوچھا کیوں تم کیوں جاؤ گے۔۔؟؟

کیا مطلب میں کیوں جاؤ گا بھابھی ہیں میری زارا، مام، داد و جا رہی ہیں دیور ساتھ نا ہوا اچھا ٹھوڑی نا لگتا۔ اچھا تو میں بھی جا سکتا ہوں ناں۔۔۔؟؟؟ خزام نے سرد لہجے میں کہا۔

نہیں دولہے راجا انتظار فرمائیں آپ کل جائیں گے بارات کی ساتھ اس سے پہلے آپ پر پابندی عائد ہے آپ اپنی دولہنا کو رخصتی سے پہلے ایک نظر بھی نہیں دیکھ سکتے۔

یہ کونسی رسمیں ہیں کہ شوہر اپنی بیوی کو نہیں دیکھ سکتا خزام نے زچ کر کہا۔

تم یہی روکو میں داد و سے پوچھ کر آتا ہوں رافع نے شرارت سے کہا اور پلٹنے لگا۔

کوئی ضرورت نہیں ہے جانے کی مجھے ویسے ہی بہت کام ہے اتنا کہہ کر چل دیا دل ہی دل اپنی سات پردوں میں چھپائی گئی دولہن کو وہ برارت سے پہلے دیکھنے کا ارادہ کر چکا تھا۔

سارے رشتے دار آ چکے تھے نواب صاحب انتظامات دیکھنے میں مصروف تھے اور نعیمہ مہمانوں کی آو بھگت کر رہی تھی۔ تقریبا ایک گھنٹے کی محنت کے بعد اکاشہ ہاتھوں پہ مہندی لگائے سٹیج پر بیٹھی تھی۔ سبز رنگ کے سادے سے جوڑے میں ملبوس بھوری آنکھیں، ستواں ناک اس میں باریک سی تار، پنکھڑیوں سے نازک لب پہ ہلکی سی لپ سٹک، کمر سے نیچے آتے سیاہ ریشمی بالوں کی ڈھلی سی چٹیا میں گوندھ کر اس میں سفید پھول لگائے ایک طرف سے آگے کیا گیا تھا۔ کانوں میں بھی چنبیلی کے پھولوں سے بنے ائیر رنگ پہنے ہوئے تھے ہلکے سے کیے گئے میک اپ کے ساتھ سادے سے جوڑے میں بھی وہ اپسرا لگ رہی تھی۔

دوسری جانب خزام کی مہندی کی رسم میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی گھر میں رونقیں لگی ہوئی تھی۔ پورا شاہ ہاؤس آج روشنیوں سے سجا ہوا تھا۔ پورے گھر میں لائٹنگ لگائی گئی تھی گیٹ سے لے کر پورچ تک ریڈ کارپٹ بچھایا گیا تھا پورے گھر کو گلابی اور سفید رنگ

کے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔وہ سفید رنگ کی شلوار قمیض پہنے، قمیض کے بازو کہنوں تک چڑھائے۔ گھنی مونچھوں تلے لب پر مسکراہٹ سجائے بہت وجیہہ لگ رہا تھا۔شاہ ہاؤس میں موجود ہر شخص خزام کو رشک بھری نظروں دیکھ رہا تھا کیونکہ عام سے حلیے میں بھی لڑکیوں کو اپنا دیوانہ بنانے کا ہنر رکھتا تھا۔اپنے ارادوں کو کامیاب بنانے کی غرض سے شاہ ہاؤس سے باہر نکلا۔

اکاشہ مہندی کے فکشن ختم ہوتے ہی اپنے کمرے میں آئی ہاتھوں پر لگی مہندی جواب سوکھ چکی تھی واش روم میں دھو کر واپس آتی صوفے پر آنکھیں موندے بیٹھی ہی تھی کہ جب اسے کھڑکی پر دستک دینے کی آواز آئی۔وہ دستک کی آواز پر گھبراہٹ کا شکار ہوئی اور اٹھ کر کھڑکی کی طرف بڑھی اور لرزتے ہوئے عرق آلود ہاتھوں سے کھڑکی کھولی۔

کھڑی کھولتے ہی وہ شخص ایک پل بھی ضائع کیے بغیر اندر داخل ہوا اسکی اس حرکت پر اکاشہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی۔

آپ۔۔۔؟؟؟؟ یہاں کیا کر رہیں ہیں اکاشہ اپنے سامنے موجود اس شخص کو پا کر الجھن کا شکار ہوتے ہچکچا کر بولی اور اپنا سر پر لیا دوبٹہ مریذ ٹھیک کرنے لگی۔

کیوں میں یہاں نہیں آسکتا۔۔؟؟اس نے الٹا سوال کیا۔اس وقت وہ اسکے سامنے کھڑا اسے دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔خود پر اسکی مسلسل نگاہیں پا کر اکاشہ نے اپنی لرزتی پلکیں اٹھائے سامنے کھڑے شخص کو نا سمجھی سے دیکھا جو بہت ہی وجہہ لگ رہا تھا اور اگلے لمحے ہی نظریں جھکا گئ۔

خزام نے دو قدم قریب ہوتے ایک نظر اس اپسر اپر ڈالی جو سادہ سے جوڑے میں بھی اسے اپنا دیوانہ بنا رہی تھی۔

دو میان میں دو قدم کا فاصلہ بر قرار رکھے خزام نے محبت بھرے لہجے میں پکارا۔

" اکاشہ "

اکاشہ نے اسکی پکار پر گھبراہٹ سے مہندی میں رچی انگلیاں موڑ کر نم آنکھیں اٹھائے اسے دیکھا۔

وہ بنا پلکیں جھپکائیں اسے دیکھ رہا تھا۔

آپ مجھے دیکھ کیوں رہے ہیں پلیز مت دیکھیں اکاشہ نے گھبرا کر کہا۔

"میری آنکھیں تمہیں دیکھنے کے لیے اِس دنیا میں اُتاری گئی ہیں"

اسکے جملے پر اکاشہ کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔وہ سرد مہر اور کھڑوس شخص اکاشہ کو الجھن میں ڈال رہا تھا۔

آپ جائیں پلیز۔۔۔!!!!اکاشہ منمائی۔

چلا جاؤ گا میں بس تمھارے ہاتھ پر لگی وہ دیکھنے آیا ہوں وہ جو دلہن کے ہاتھوں پر لگائی جاتی ہے جو تم نے بھی لگائی ہے یہ ریڈ ریڈ کلر کی۔۔۔!!!اسکے ہاتھوں کی طرف اشارہ کر کہ کہا جو اس وقت عرق آلود تھے"

مہندی۔۔۔؟؟؟اکاشہ کی نظروں میں سوالیہ نشان ابھرے۔

ہاں یہی جو بھی کہتے ہیں کیا میں اپنی بیوی کے ہاتھ پر لگی اپنے نام کی مہندی دیکھ سکتا ہوں۔۔؟؟؟

خزام نے اسکے ہاتھوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اس وقت مہندی لگانے سے سرخ رنگ میں رنگے تھے۔

پر آپکو کیوں دیکھنی ہے اکاشہ نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا۔

اسکے سوال پر وہ نرم لہجے میں اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے بولا "مسز خزام اپنا ہاتھ دیں"

)اور یہ تھا وہ جواب جو خزام نے اکاشہ کے سوال پر دیا تھا۔(

اکاشہ نے ایک نظر اسکے ہاتھ کی طرف دیکھا اور خاموش رہی۔

اسکے خاموش رہنے پر خزام نے نرمی سے اسکا مہندی سے رچا نازک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اسکا مائم کانپتا ہاتھ سہلاتے ہوئے اسکے چہرے کی طرف دیکھا جہاں حیا کی سرخی پھیلی تھی۔ بھوری آنکھوں میں خوف سموئے اپنے ہاتھ پر مردانہ لمس محسوس کرتی وہ کانپ اٹھی۔

اکاشہ کے لمس کو محسوس کرتے اسکے اپنے دل نے رفتار پکڑی اسے یقین نہیں آرہا تھا اسکے سامنے موجود اس لڑکی نے اسے اپنی محبت میں جکڑ لیا ہے۔

اس نے کھوجتی نظروں سے اکاشہ کے مہندی سے رچا ہاتھوں پر اپنا نام ڈھونڈنا شروع کیا جو اسے اسکے ہاتھوں پر نظر نا آیا۔

اکاشہ۔۔۔!!! تمھارے ہاتھ پہ لگی مہندی میں میرا نام کہاں ہے اس نے سوالیہ نظروں سے اس نازک وجود کو دیکھ کر پوچھا۔

وہ بھی لکھوانا تھا کیا۔۔۔؟؟؟ اکاشہ نے سوال کرتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔

اسکے سوال پر وہ الجھن کا شکار ہوا۔

ہاں ناں اکاشہ۔۔۔!!! دولہن ہو کر تم مجھ سے یہ سوال کر رہی ہو خزام نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اچھا۔۔۔!!! اکاشہ نے مختصر کہا۔

مہندی والی پنسل کہاہے میں خود لکھ دیتاہوں خزام نے ارد گرد گھو جتی نظروں سے دیکھ کر کہا۔

پنسل۔۔۔؟؟؟مہندی والی پنسل۔۔؟؟مہندی والی تو کون ہوتی ہے۔۔"

اکاشہ دل ہی دل میں مخاطب ہوئی اور مخاطب ہوئی آپ نے کیا کرنا ہے۔۔؟؟

پہلے بتاؤ ہے کہاں ہے۔۔؟؟

یہ رکھی ہے اپنا ہاتھ اگلے ہی پل چھوڑواتی ٹیبل کی طرف بڑھی اور کون لیے اسکی طرف پلٹی یہ لیں۔۔۔!!!اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا نظریں جھکی رہیں۔

ہاتھ لاؤاکاشہ نے سوالیہ نشان آنکھوں میں لیے اسے دیکھا۔

اگلے ہی لمحے خزام نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور ہتھیلی پہ اپنا نام کا حرف لکھا اسکے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے شریر لہجے میں کہا۔

" پرفیکٹ "اب لگی ہے میرے نام کی مہندی ویسے مہندی کی خوشبو بہت اچھی ہے اسکے ہاتھ اپنے چہرے کے قریب کرتے بولا اکاشہ نے اپنا ہاتھ فوراً پیچھے کھینچا خزام نے اسکی اس حرکت پر اسکے شرم سے لال ہوتے چہرے کو دیکھتا اسکی کپکپاہٹ اچھے سے محسوس کر رہا تھا۔

ریلکس اکاشہ۔۔۔!!! میں جا رہا ہوں۔اور یہ آنکھیں رو رو کر لال ٹماٹر کیوں بنائی ہوئیں ہیں۔۔۔؟؟

"میرے لیے تمھاری آنکھ سے نکلا ایک آنسو بھی بہت عزیز ہے میرے ہوتے ہوئے تم ایسے رو نہیں سکتی اکاشہ۔۔!!!

"تم میری چھوٹی سی دنیا ہوں اور اس دنیا کو میں کبھی ویران نہیں ہونے دونگا" اتنا کہہ کر وہ رو کا نہیں پلٹا اور کھڑکی سے جمپ لگاتا اگلے ہی لمحے اسکی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے ایک نظر گھر کو دیکھا جو سفید روشنیوں سے جگمگا رہا تھا اور خود سے مخاطب ہوا۔

"تم مجھے سکوں کی مانند ہو میری زندگی کا سکون تم پہ انحصار ہے۔ کیا جانتی ہو، مجھے تمھاری قید میں سکون ملتا ہے جیسے قیدی کو قید شروع شروع میں چبھتی ہے پر جب وہ اس قید کا عادی ہو جائے تو اسے وہ جگہ باعث سکون لگاتی ہے ایسے ہی جب میں نے اس محبت کی قید میں وقت گزارا تب سے اس قید سے زیادہ کوئی شے عزیز نہیں رہی، مجھے وہ قید عزیز ہے جو مجھے تمھارے ساتھ جوڑے رکھتی ہے میں نے تاحیات اس قید سے محبت کرتے رہنا ہے میری دنیا تمھارے آگے ختم شد ہے۔"

تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا خزام شاہ تم صرف میرے ہو صرف میرے اگر تم میرے نہیں ہو سکتے تو تم کسی اور کے بھی نہیں ہو سکتے وہ چلائی۔

اپنی بکواس بند کرو خزام نے پتھریلے لہجے میں اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ کر کہا۔

اس لڑکی کے عشق کا فتور چڑھا ہے ناں تمھارے دماغ پر میرا وعدہ ہے خزام شاہ اس لڑکی کو میں کہی کا نہیں چھوڑوں گی اس نے تمھیں مجھ سے چھینا ہے میں اسے مار ڈالوں گی سمجھے۔۔۔!!! اسکے سامنے لڑکی کو تو سر سے پاؤں تک آگ لگ چکی تھی وہ بلند آواز میں زور سے چلائی۔

اپنی گندی زبان سے میری بیوی کا نام مت لو سمجھی تمھیں لگتا ہے تمھاری اس بکواس سے میں ڈر جاؤ گا تو تمھاری بھول ہے۔۔۔!!! تم نے ابھی میری دوسری سائیڈ دیکھی نہیں ہے مجھے مجبور مت کرو ورنہ تم جانتی نہیں خزام شاہ کا دوسرا روپ خطرناک ثابت ہو گا

تمھارے لیے بہتر ہو گا آج کے بعد اپنی شکل مت دیکھنا مشتعل لہجے میں بولتا اسے کندھے سے پکڑ کر سائیڈ پر کرتا آگے بڑھا۔

تم میرے علاوہ کسی اور کے نہیں ہو سکتے بے بی مائرہ نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔۔

"Stay in your limits"

)اپنی اوقات میں رہو(

خزام نے جھٹکے سے اسے پیچھے کرتے ہوئے انگلی کے اشارے سے وارن کرتے ہوئے کہا۔

"I will destroy you"

)میں تمھیں تباہ کر دو نگی۔(

تم پچھتاؤ گے خزام شاہ تم صرف میرے ہو وہ اسکی پشت کو دیکھ کر چلائی جبکہ خزام بنارو کے تیز قدم اٹھاتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھا اور اسکی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

چند منٹوں بعد اس نے گاڑی ایک سنسنان جگہ پر روکی گاڑی سے باہر نکلتے ہی سگریٹ سلگائے لبوں سے لگتا کش لگانے لگا آج وہ اپنی نئی زندگی کا آغاز کرنے جا رہا تھا پر اسکا ماضی آڑے آگیا تھا۔

ہوا کے جھونکے اسکے بھورے بالوں کو ہلکا ہلکا اڑا رہے تھے۔ آج پھر اسے اپنے بیتے ماضی کے دردناک لمحات یاد آئے تھے اسے لگا اسکی شریانیں پھٹ جائے گی، اسکے ماضی میں بیتے لمحوں میں اسکا مان ٹوٹا تھا، اس نے کسی اپنے کو کھویا تھا سب لمحات کسی فلم کی طرح اسکے دماغ میں چلنے لگے اسے اپنا قلب زخمی ہوتا محسوس ہوا۔ جب جب میں نے اس ماضی کی قید سے آزادی چاہی میں منہ کے بل گرا گرتے ہی ہر بار زخم جسم کو نہیں روح کو زخمی کر گئے، میں ماضی یاد نہیں کرتا پر ہر بار ہر بار میرا ماضی میرا حال بن کر میرے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے دردناک مسکراہٹ اسے چہرے پر نمودار ہوئی، عین اسی پل اسے اکاشہ یاد آئی

اسکی محبت اسکی من محرم ہاں مگر اب مجھے نا جانے کیوں یقین ہے تمھارے میری زندگی میں آنے سے میرے اندر کا دکھ میرا ماضی سے لگا مرض مٹ جائے گا۔میری ہمدرد، غم گسار کے روپ میں تم مرہم رکھنا اکاشہ۔۔۔!!! مجھے اس ماضی کے نکلنے کے لیے تم چاہے ہو، تم میرے درد کو ختم کرنا جو میرے وجود کو نا جانے کب سے دیمک کی طرح لگا ہوا ہے۔

فون کی گھنٹی بجنے سے تسلسل ٹوٹا خزام نے جیب سے موبائل نکال کر کال اٹینڈ کرتے کان سے لگایا۔

کہو۔۔!!!

دولہے راجا بارات آپکی ہے تو میرے خیال سے آپکو اس وقت گھر آجانا چاہیے تاکہ رسمیں کر سکے اور انتظامات بھی دیکھ لو بھئی میری بھی کوئی ویلیو ہے کہ نہیں کال کے اس پار رافع نے برا مانتے ہوئے کہا۔

آرہا ہو اتنا کہا اور کال منقطع کرتا گاڑی کی جانب بڑھا۔

اس وقت وہ قبرستان میں موجود درخت کے سائے تلے قبر کے پاس کھڑا تھا۔

قبر کی سلپ پر موٹے حروف میں (یونس شاہ) لکھا تھا۔ خزام کے والد جنکا چار سال پہلے انتقال ہوا تھا۔

فاتحہ پڑھ کر نیچے بیٹھے وہ آنکھوں میں نمی لیے قبر پر ہاتھ پھیرتا ان سے باتیں کر رہا تھا۔

مجھے معاف کر دینا بابا میں نے آپکو بہت تکلیف دی میں اس گلٹ کا بوجھ ساری زندگی اپنے دل پر لیے آپکا گناہگار رہوں گا۔ آج سے چار سال پہلے میری غلطی نے اپکو مجھ سے دور کر دیا۔

میں ہر گز آپکا اچھا بیٹا نہیں بن سکا میں آپکو بتانے آیا ہوں آج میں اپنی نئ زندگی کا آغاز کرنے جارہا ہو آپ جانتے ہیں اس بار جیسی آپکو بہو چاہیئے تھی ویسی ہمسفر کا انتخاب کیا ہے میں نے کاش آپ ہوتے تو اس بار اپکو میری چوائس پر رشک ہوتا بابا جان۔۔!!!

کاش میں اس وقت وہ غلط فیصلہ نا لیتا تو آپ ہمارے ساتھ ہوتے ٹوٹ کر ایک آنسو مٹی میں جذب ہو گیا اس نے اپنی آنکھیں صاف کی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

اکاشہ یہ دیکھو تمھاری رخصتی کا جوڑا آ گیا ہے۔عائشہ نے خوبصورت بھاری بھر کم لال جوڑے کو بیڈ پر پھیلاتے ہوئے کہا۔اکاشہ جو سادے سے جوڑے میں کھڑکی کے پاس کھڑی تھی اسکی آواز پر پلٹی اور بیڈ پر پھیلے ہوئے اس لال جوڑے کو دیکھنے لگی یہ وہی جوڑا تھا جو خزام نے پسند کیا تھا ایک نظر دوبارہ جوڑے پر ڈالتی وہ رخ موڑ گئ۔

اور کمرے میں موجود ہر ایک چیز کو چھو کر محسوس کرنے لگی آج اسکا اس گھر میں آخری دن تھا اسکے چہرے پر اداسی چھائی تھی۔عائشہ اسکی طرف بڑھی اور مسکرا کر آنکھوں میں آئی نمی چھپائے اسے دیکھنے لگی جبکہ اکاشہ کی آنکھیں نم تھی۔

آنسوؤں کو بائے بائے کر دو اب تھکی نہیں ہو کیا کل سے رو رو کہ ،اب بس کر دو پورے پاکستان کے ڈیم خالی کرنے کا ارادہ ہے کیا۔۔؟؟؟ تمھارا ایسے روتی رہو گی تو تمھاری طبیعت خراب ہو جائے گی تمھارا فریش رہنا بہت ضروری ہے اب یہ جوس پیو جلدی سے پھر ہمیں پالر پر بھی جانا ہے بیوٹیشن کے اتنے فون آچکے ہیں اب جائے گے تو شام کو ٹائم پر شادی میرج ہال میں پہنچے گے۔

اتنا کہہ کر عائشہ بیڈ پر جوڑا سمیٹے شاپنگ بیگ میں رکھنے لگی۔

اکاشہ نے عبایہ اوڑھے الوداعی نظر گھر پر ڈالی اور گیٹ سے باہر کھڑی گاڑی کی طرف بڑھ گئی کچھ وقت کا فاصلہ طے کر کہ اس وقت وہ سیلون میں موجود تھے۔

آج شاہ ہاؤس میں رونق لگی تھی آج خزام کی بارات جانی تھی سب مہمان انکے گھر موجود تھے دادو انتظامات دیکھ رہی تھی سلطانہ اور زار اسلیون گئے تھے گھر پر رافع موجود تھا جسکی دادو کے ہاتھوں شامت آئی ہوئی تھی وہ بہت دادو کہ نظروں سے اوجھل ہونے کی کوشش کر چکا تھا پر دادو نے اس پر ساری ڈیوٹی عائد کی ہوئی تھی۔

اب پانچوں بار وہ دبے پاؤں خارجی دروازے کی طرف بڑھا تھا جب اسکے کزن عمر نے اسے پکارا۔

شششششش۔۔۔!!!!!تم آہستہ نہیں بول سکتے کیا رافع نے ادھر اودھر نظر ڈال کر سرگوشی نما انداز میں جھنجھلا کر کہا۔

کیوں اونچی آواز سے بولنے پر پابندی ہے کیا۔۔؟؟اور تم یہ چوروں کی طرح چھپتے کیوں پھر رہے ہو عمر نے مشکوک نظروں سے اسکی طرف دیکھ کر کہا۔

تم کیوں بیویوں کی طرح سوال کر رہے ہو رافع نے اپنی پشت پر ہاتھ رکھتے ہوئے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

تم جو ایسی حرکتیں کروں گے پوچھنا تو پڑے گا ناں۔۔!!!

یار میں بھی سلیون جا رہا ہو آخر کو دولہے کا بھائی ہو یار کسی کو فکر ہی نہیں ملازم بنا کر کام کروا رہی ہیں دادو،اب تمھاری پوچھ تاچھ ہو گئی ہو تو میں جاؤں اس سے پہلے دادو دیکھ لے اس نے گھوجتی نظروں سے ارد گرد دیکھ کر کہا۔

ویسے تمھیں جو تیار ہونا ہے دولہا تو ابھی تک پہنچا نہیں سلیون اور تمھیں جانے کی پڑی ہے اگر تم جاؤ گے تو میں بھی جاؤ گا آخر کو کزن ہو تمھارا۔۔!!!جتاتے ہوئے کہا۔

ایک کام کرو تم ہی چلے جاؤ بھائی میں نہیں جاتا ہاتھ کا اشارہ کرتے رافع نے جل کر کہا۔

منہ کیوں بنا رہے ہو۔۔۔!!! تم جاؤ میں دادو کو سنبھال لونگا۔

تم اپنے سوالات کا پٹارا بند کرو گے تو جاؤ گا اب جان چھوڑوں میری، ہٹو میرے راستے سے

اس نے آگے بڑھتے ہوئے اسے کندھے سے سائیڈ کرتے کہا۔

رافع خارجی دروازے کی طرف بڑھانے لگا جب خزام اندر داخل ہوا اور اسے وہی روک

لیا۔یہ تم کہا جا رہے ہو۔۔۔؟؟؟

افففففففف۔۔۔۔!!!! رافع نے سر پیٹ لیا۔

کیا ہوا ایسے کوئی ری ایکٹ کر رہے ہو خزام نے بغور اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

یار تم لوگ ایسے پوچھ رہے ہو جیسے انار کلی گھر سے پہلی بار باہر جا رہی ہو۔

سریسلی۔۔۔؟؟؟ کبھی تو عقلمندی کا مظاہرہ کیا کرو۔

تم ہوناں کرنے کے لیے اب جانے دو مجھے اس سے پہلے سردارنی داد ودیکھ لیں رافع نے جلد بازی میں کہا۔

ایک منٹ ویسے تم جا کہاں رہے ہو خزام نے اسے ہاتھ سے روک کر کہا۔

بھاڑ میں جا رہا ہو تیار ہونے چلو گے تم مسٹر خزام شاہ۔۔۔!!!ٹوٹنکی کرتے پوچھا۔

جی ضرور چلو گا لیکن بد قسمتی سے آپکی پیاری داد و ہماری ہی طرف آ رہی ہے خزام نے بھنویں اچکائے رافع کی پشت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

کیا۔۔۔۔؟؟؟؟؟رافع نے رونے والا منہ بناتے ہوئے کہا۔

یہ تم لوگ کیا کر رہے ہو یہاں۔۔؟؟؟دادو نے انکے قریب آتے بولا اور یہ نکما رافع اسے تو میں نے سہرابندی کی رسم کے لیے ضروری اشیا دیکھنے کے لیے کہا تھا یہ یہاں کھڑا گپے لڑا رہا ہے دادو نے اسکا کان پکڑتے ہوئے کہا۔

یار دادو پلیز میرے نازک کان کو تو بخش دیں۔۔!!!ڈوڈ سمجھاؤ دادو کو کب سے ولن بنی مجھ پہ ظلم ڈھا رہی ہیں۔

خزام نے اپنی ہنسی دبائے رافع کی طرف دیکھا۔دادو کیا ہو گیا ہے چھوڑ دیں رافع کا کان اس نے حمایت کرتے دادو سے کہا۔

ناتو مجھے یہ بتا تو کہاں غائب تھا صبح سے۔۔؟؟؟دادو نے سوالیہ نظروں سے اسے گھور کر کہا۔

دادو وہ ایک کام آ گیا تھا بس ابھی جا رہا ہو تیار ہونے سیلون خزام نے گھڑی پر ٹائم دیکھتے کہا جہاں تین بج رہے تھے۔ شکر ہے خیال آیا اب جاؤ تیار ہو جاؤ۔

دادو میں بھی جاؤں رافع نے چہرے پر معصومیت سجائے سوال کیا۔

اب تجھے کہا جانا ہے کام چور۔۔؟؟؟

دادو مجھے بھی تیار ہونا ہے سیلون جا رہا ہوں ڈوڈ کے ساتھ،

کیوں تیری بھی بارات کھڑی ہے باہر جو تجھے بھی تیار ہونے کی ضرورت ہے چپ چاپ کام کر جب کام ختم ہو جائے تو کر لیں ناں اپنی تیاری، پتا نہیں آج کل کے لڑکوں کو کیا ہو گیا ہے جو انہیں بھی تیار ہونے کے لیے وقت چاہیے ہمارے زمانے میں تو صاف ستھرے

لباس زیب تن کیے بالوں میں اچھے سے تیل لگا لیتے تھے اور تیاری ہو جاتی تھی ادھر انکے چونچلے ختم نہیں ہوتے داد و کہتی چلی گئ۔

چلو کام پر لگو خزام نے حکم دیتے رافع کو کہا جسکا منہ بنا ہوا تھا۔۔ کہاں پھنس گیا میں رافع نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا بے (سہی پھنسا تھا بیچارا)

پلیز آپ مجھے میک اپ کرنے دیں چوتھی بار اکاشہ کی آنکھوں میں آئی نمی دیکھ کر بیوٹیشن نے جھنجھلا کر کہا۔

عائشہ نے اکاشہ کی جانب دیکھا اور ہاتھ کے اشارے سے اپنا میک اپ رو کوا کر اسکی جانب بڑھی۔

کیاہو گیاہے اکاشہ اتنا کون روتاہے بس کرد و یار ٹشو سے اسکی بھیگی آنکھیں صاف کرتی اسکے گلے لگا کر بولی۔

ویسے ہی رونا آگیا تھا خود سے اب نہیں روؤں گی تم اپنا میک اپ کرو الو بھاری آواز میں کہا، عائشہ نے اسکا مہندی سے رچا ہاتھ سہلاتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور پلٹی۔

بیوٹیشن اکاشہ کے میک اپ کو لاسٹ ٹچ دیتی اسکے بال بنانے لگی تو اکاشہ نے ٹوکا۔

میرے بالوں کا جوڑا مت بنائیں بیوٹیشن نے چونک کر اکاشہ کی طرف دیکھا ڈھیلی سی چٹیا کر دیں پیچھے کی طرف اکاشہ نے نرم لہجے میں کہا۔

لیکن آپ پر جوڑا بہت اچھا لگے گا اور دولہن کا جوڑا ہی کیا جاتا ہے پھر آپ کیوں نہیں کرنا چاہتی کیونکہ اسلام میں اتنے اونچے بالوں کے جوڑے بنانے جائز نہیں جس طرح کہ آج کل بنائے جاتے ہیں اور آپ بنانا چاہتی ہیں جو عورتیں اونٹ کی کوہان کی مانند بالوں کے

اونچے جوڑے بناتی ہیں ان کے لیے بہت سخت حدیث ہے "کہ ایسی عورتیں جنت کی خوشبو سے بھی محروم کر دی جائے گی"

بیوٹیشن نے آنکھیں گھمائے اسکے بالوں کا ڈائزین بنانے کے بعد اسکے سیاہ بالوں کو چٹیا میں گوندھ دیا۔

ایک منٹ دوبٹہ میں خود سیٹ کروں گی اکاشہ نے گولڈن موتیوں سے سجی ماتھا پٹی کو ہاتھ سے سیٹ کرتے کہا۔ جس نے اسکی پیشانی کو کور کیا ہوا تھا۔

پر آپ کیوں کریں گیں بیوٹیشن نے الجھن کا شکار ہوتے کہا۔

ماضی!!!!...

ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں فری پاس مل گیا ہے کہ شادی پر ہم اپنا حجاب، نقاب یا دوبٹہ سر سے اتار سکتے ہیں پر وہی ایسا ٹائم ہوتا ہے کہ ہمیں خود کو تحفظ فراہم کرنے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے کیونکہ تب ہم خود کا بہت بناؤ سنگھار کر کے گئے ہوتے ہیں خود پر محنت کرتے ہیں جیسے کہ خوبصورت لباس پہنتے ہیں، میک اپ بھی کرتے ہیں تو یہی وہ ٹائم ہوتا ہے جب شادیوں پر یا کسی بھی قسم کی تقریب میں آپ پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے،

لیکن حجاب آپی اگر شادی کے موقع پر خواتین و حضرات کا الگ الگ انتظام کیا گیا ہو تو بھی۔۔؟؟؟اس نے الجھن کر سوال کہا۔

پھر بھی چندہ مرد حضرات کسی نا کسی وجہ سے خواتین والی سائیڈ پر آتے رہتے ہیں اور آپ جانتی ہیں وہ سب ہمارے نامحرم ہیں اور ہم آل ریڈی اتنے زیادہ ڈول اپ ہوئے ہوتے ہیں تو آپ کیسے امید کر سکتی ہیں کہ کوئی اتنا پیارا لگ رہا ہو اور اسے کوئی نا دیکھے خاص طور پر نامحرم کیا اپنی نظریں جھکائے گا، جبکہ آپ اتنی پیاری لگ رہی ہو نگی کوئی بھی نظریں نہیں ہٹا پائے گا چندہ حجاب نے اسکے معصوم چہرے پر نظریں جمائے کہا۔

آپ نامحرم کو چھوڑیں آپ اپنے آپ کو رکھ کر سوچیں یہ بات آپکو کوئی لڑکی اچھی لگ رہی ہوں تو آپکا بھی اس سے نظریں ہٹانے کا دل نہیں کرتا آپ اپنی نظریں ناچاہتے ہوئے بار بار اسکی طرف متوجہ ہونگی جو آپکو محفل میں زیادہ خوبصورت لگ رہی ہو گی۔

آپ، میں یا کوئی بھی انسان، ہمیں جو لڑکیاں پیاری لگ رہی ہو ہم دیکھنے لگ جاتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں یہ نارمل بات ہے تو سوچیں جب نامحرم دیکھ رہے ہیں تو پھر انکا دیکھنا تو ہمارے لیے باعث حرمت ہے۔

خاص طور پر دولہنیں وہ تو پوری محفل میں سب سے الگ لگ رہی ہوتی ہیں اگر آپکو برا لگے تو معزرت پیاری پر ایسا لگتا ہے جیسے شو پیس بن کر بیٹھ گئیں ہو۔

میں اپنا بتاؤ تو مجھے تو ایسا لگتا ہے جیسے دولہن مرکوز توجہ ہے بالکل تیار ہو کر وہ تقریب میں آئے لوگوں کے لیے بیٹھی ہے سب لوگ اسکو دیکھے اسکی خوبصورتی کی طرف متوجہ ہو اور ایسے بہت سارے لوگ جانے انجانے میں نظر بھی لگا دیتے ہیں جسکی وجہ سے دولہن

اکثر بیمار ہو جاتی ہیں اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ شادیاں کسی برے نتائج کا سامنا کرتی ہیں اور آپ جانتی ہیں نظر لگنا حقیقت ہے ہم نے کہیں حدیثوں میں پڑھا بھی ہے کہ

" نظر اتنی خطرناک ہوتی ہے کہ صحت منداونٹ کو ہڈیوں میں بدل دیتی ہے"

اس لیے ہمیں بھی یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہمیں ہر موقع پر نامحرم سے اپنی حفاظت کرنی ہے ہم خود کو خود ہی پروٹیکٹ کرے گے جس طرح سے اللہ پاک نے بتایا ہے، اس لیے اکاشہ جس طرح آپ بازار، کالج جاتے ہوتے اسکارف یا نقاب کرتی ہیں تو شادیوں میں بھی کریں ہر جگہ اللہ کے پسندیدہ لباس میں خود کو چھپا کر رکھیں ایسا تب ہو گا جب آپ خود کو اللہ کے رنگ میں ڈھال لیتے ہیں۔

اکاشہ نے پینوں کی مدد سے دوبٹے کے ایک سرے کو دائیں کندھے پر ٹکایا اور دوسرے سرے کو بائیں کندھے پر، بائیں جانب کے کندھے پر ٹکے سرے کے پہلو کو اٹھاتے سر پر اچھے سے پینوں کی مدد سے کور کیا کہ اسکا سر بھاری بھر کم دوبٹے سے چھپ چکا تھا، اب دوبٹے کا پہلو اسکی پشت پر جھولنے لگا۔

ساتھ کھڑی عائشہ نے اسے بغور دیکھا جو اب دوبٹے کی مدد سے اپنا پردہ برقرار رکھے ہوئے تھی،

لال رنگ جس میں گولڈن اور مہرون رنگ کے موتیوں سے سجا لہنگا جس کے اوپر لونگ شرٹ جس کے بازوں فل اور گلہ تنگ تھا، زیب تن کیے بھاری کام سے سجا دوبٹہ جیسے نفاست سے سیٹ کیا گیا تھا گولڈن اور مہرون کلر کا خاندانی بھاری زیورات جسکا بوجھ اٹھائے وہ ابھی سے دوبھر ہو رہی تھی، بے داغ کشادہ پیشانی پر سجی ماتھا پٹی، بھاری رنگ برنگے موتیوں سے سجا گلوبند جسکی قید میں اسکی صراحی نما گردن رکو تھی، (سفید کلائیاں جو سرخ مہندی کی چھاپ دکھا رہی تھی) میں چوڑیوں سمیت پہنے کنگن، بھاری جھمکے جو نازک کان میں لٹک رہے تھے، لمبی سیاہ دار پلکیں، بھوری آنکھیں جن میں لگا کاجل اسکی

آنکھوں کو مزید پر کشش بنا رہا تھا ناک میں پہنی باریک گول تار جو اسکے لبوں کو چھو رہی تھی۔ آج روایتی دولہنوں کا روپ لیے سرخ عروسی لباس میں ملبوس اسکا کم سن وجود اسکی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا، وہ اپنے آتشہ روپ میں قیامت ڈھا رہی تھی۔

آج تو ہمارے جیجو اپنی حسین دولہن پر دل ہار بیٹھے گے عائشہ نے اسے دولہن کے روپ میں دیکھ کر کہا۔

بارات تقریباً چھ بجے میرج ہال میں پہنچ چکی تھی۔ بارات کا استقبال اچھے طریقے سے کیا گیا تھا۔ خزام سکن کلر کی شیروانی پہنے واقع ہی کسی سلطنت کا شہزادہ لگ رہا تھا سب کی نظریں اس پر ٹھہری تھی،

ماشاءاللہ۔۔!!!! نعیمہ نے خزام کو دولہے کے لباس میں ملبوس دیکھ کر بلائے اتارتے کہا۔

وہ ایک شان کے ساتھ چہرے پر مسکراہٹ سجائے سٹیج پر بیٹھا تھا، ہال میں موجود آئے سب مہمانوں نے خزام پر رشک کیا تھا۔

خزام کے ساتھ بیٹھا رافع بھی کسی سے کم نہیں لگ رہا تھا۔ بلیک ڈنر کوٹ میں اسکی شخصیت سب کو اسکی طرف متوجہ کر رہی تھی، بڑی بڑی سیاہ آنکھیں شفاف رنگ ماتھے پر پڑے ریشمی بال قہر ڈھے رہے تھے۔

تم مجھے ترسے ہوئے محبوب کی طرح کیوں دیکھ رہے ہو خزام نے خود پر رافع کی نظریں جمی پا کر پوچھا۔

اگر تم اپنے ساتھ مجھے بھی سیلون لے جاتے تو کیا بگڑ جاتا، رافع خلاف توقع خزام پر سب کی نظریں پا کر شکوہ کرتا بولا۔

تم نے جا کر کیا کرنا تھا۔۔۔؟؟؟ایسے کام سنگل لوگوں پر زیب نہیں دیتے خزام نے رافع کو شوخیاں انداز میں کہا۔

بڑے میسنے ہو شادی ہوتے ہی میں سنگل ہو گیا ایسا ٹیلنٹ پہلے ہم پہ عیاں ہونے کیوں نہیں ہوا رافع نے ناراضگی جتاتے کہا۔

ایسی باتیں بتائی نہیں جاتی ورنہ نظر لگ جاتی ہے مرشد۔۔۔!!!اچھا اب خزام اکاشہ کا ایک عدد مرشد بھی ہے ویسے تمھاری کریلے جیسی زبان پر مرشد سوٹ نہیں کر رہا، مرشد مرید۔۔۔ !!!

رافع نے آئی بروا چکائے کہا تبادلے میں خزام نے اسے گھورا،چپ کر کے بیٹھے رہو حمایتی انداز میں بولا۔

اکاشہ سلیون سے کچھ وقت کا فاصلہ طے کرنے کے بعد میرج حال میں داخل ہوئی سب نظریں سرخ انچل میں ڈھلی اس اپسرا پر گئی۔ کچھ قدم چلتے ہی وہ سٹیج تک زینوں کے پاس پہنچ چکی تھی خزام اسے دیکھتے مبہوت ہو گیا تھا، اسکے جانب قدم لیتی وہ گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی اسے اپنی جانب آتا دیکھ خزام نے اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکی جانب ہاتھ بڑھایا تو عائشہ نے اسکا عرق آلود ہاتھ چھوڑ دیا اکاشہ نے لرزتی پلکیں اٹھائے اپنے سامنے کھڑے اس شہزادے کو دیکھا جو بہت وجیہہ لگ رہا تھا اور اپنا کانپتا ہاتھ خزام کی جانب بڑھایا خزام نے جواباً مسکرا کر نرمی اور محبت سے اسکا ملائم حنائی ہاتھ تھاما تو اکاشہ سٹیج پر چڑھتی کچھ قدم چلتی صوفے کی جانب بڑھی ہال میں تالیوں کا ایک شور ہوا گھونگھٹ میں چھپا اکاشہ کا چہرہ گلال ہوا۔

اسکے صوفے ہو بیٹھنے کے بعد خزام نے اسکا پھیلا لہنگا ٹھیک کیا اور پھر صوفے پر براجمان ہوا، خزام کی قربت میں اکاشہ کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی۔

اگر مجھے معلوم ہوتا آج کے دن بھی مجھے اپنی دولہن کا چہرہ مبارک دیکھنا نصیب نا ہو گا تو میں کل رات کی طرح سلیون پہنچ جاتا خزام نے دانت پیستے ہوئے ساتھ بیٹھی اکاشہ سے سرگوشی کی جو سرخ پردے میں چھپی تھی۔

میں نہیں چاہتی مجھے ہال میں آتے جاتے مرد حضرات دیکھے اس لیے میں نے سلطانہ آنٹی کا نکالا گھونگھٹ عائشہ کو ہٹانے نہیں دیا (یہ سرخ رنگ کا دوبٹہ زارا نے لیا تھا جس پر خزام کی دولہن لکھا تھا) اکاشہ نے دھیمے لہجے میں کہا۔

اکاشہ کی بات پر خزام کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی، یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں کہ میری دولہن صرف میرے لیے تیار ہوئی ہے۔

جب سے اکاشہ سیلون سے آئی تھی علی اور فاطمہ تب سے اسکے ساتھ چپکے بیٹھے تھے خزام نے ان دونوں بچوں کو اپنے پاس بلایا اور پیار سے گال سہلاتے ہوئے بولا بچے ایسے نہیں روتے آپکی آپی آپ لوگوں کے پاس ہیں میں خود آپ لوگوں کو آپکی آپی کے پاس لے کر

آیا کروں گا۔اسکی بات پر اکاشہ بولی میں روز اپنے گھر آیا کروں گی کس نے کہا اب میرے پاس سے تم کہی بھی نہیں جاؤ گی ایک پل کے لیے بھی میں تمھیں اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دونگا ہاں کبھی کبھی آسکتی ہو وہ بھی میرے ساتھ اس نے روپ سے کہا۔

ہر آنکھ نم تھی نعیمہ ،نواب صاحب،عائشہ،جیا، علی،فاطمہ سب اکاشہ سے لپیٹ لپیٹ کر رو رہے تھے۔بس کر جائیں مت روئیں آپکی ہی بیٹی ہے آپ لوگوں سے دور تو نہیں جا رہی آپ لوگوں کے پاس ہی ہے سلطانہ نے نعیمہ کو سنبھالتے ہوئے کہا اور پھر کچھ منٹ بعد قرآن کے سائے میں ڈھیروں دعائیں لیے سرخ پھولوں سے سجی گاڑی میں بیٹھے وہ رخصیت ہو گئی۔

شاہ ہاؤس آتے ہی وہ زارا کے ہمراہ کمرے تک آئی کمرے میں داخل ہوتے ہی گلاب کے تازہ پھولوں کی دھیمی دھیمی خوشبو اسکے نتھوں سے ٹکرائی کمرے کو بھولوں اور فیری لائٹس سے ہلکا ہلکا سجایا گیا تھا۔

زارا نے اسے بیڈ پر بیٹھایا اور اسکا بھاری لہنگا بیڈ پر پھیلائے اسکے گال سہلاتے باہر کی جانب بڑھی کمرے میں خاموشی طاری تھی اس نے ایک نظر اس کمرے میں دوہرائی کمرے میں ہر چیز نفاست سے اپنی جگہ پر موجود تھی پھر تھکن کا احساس ہوتے اس نے اپنے شل ہوتے پاؤں کو دیکھا جو کب سے ہائی ہیلز کی قید میں تھے۔اکاشہ کو اپنا پورے جسم میں درد ہوتا محسوس ہوا کمر، کندھے بازوں، گردن کان اور نازک ناک گول نتھ سے درد کر رہا تھا اکاشہ نے آنکھیں موندے بیڈ کی پشت سے سر ٹکائے سکون محسوس کیا جب کمرے کے دروازہ کھولنے کی آواز آئی وہ یک دم سیدھی وہ بیٹھی۔

خزام کے اپنی جانب بڑھتے قدموں پر اسکا دل دھک سے رہ گیا۔

اسکے پھیلے لہنگے کو تھوڑا سا ئیڈ کرتا وہ اسکے سامنے بیٹھا اسکے چہرے کو دیکھنے لگا جس پر دولہن بن کر کافی روپ آیا تھا وہ سادگی میں جتنی خوبصورت تھی دولہن بن کر اتنی ہی دولہن کے روپ میں غضب ڈھا رہی تھی۔

اکاشہ نظریں جھکائے دھڑکتے دل کے ساتھ سہمی بیٹھی تھی۔

اگلے ہی پل خزام نے سائیڈ کارنر سے ایک باکس نکالا اور کھولتے ہی اکاشہ کے سامنے کرتے اسے پکارا۔

اکاشہ۔۔۔!!!!!ہاتھ دیں محبت سے کہا۔

اکاشہ نے لرزتی پلکیں اٹھائے اسے دیکھا اور اپنا حنائی ہاتھ اسکی طرف بڑھایا۔

خزام نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے خوبصورت ڈائمنڈ رنگ اسکے ہاتھ میں ڈالی اور اسکے نازک ہاتھ پر اپنے لب رکھتے اسکے لمس کو محسوس کرنے گا۔

اپنے ہاتھ پر اسکا لمس محسوس کرتی وہ کانپ اٹھی،اسکا نازک وجود پر کپکپاہٹ محسوس کرتا نا چاہیے ہوئے بھی اس نے اسکا ہاتھ چھوڑا اور اسے محبت بھری نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

میرا بچہ۔۔۔!!!!ایسے ڈرتے نہیں ہیں خزام بنا پلکیں جھپکائیں اسے دیکھ رہا تھا وہ اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ اسکے لگا وہ سانس لینا بھول گیا ہو جیسے تصوراتی دنیا کی اپسرا نے حقیقت کا روپ لے کر اسکے پہلو میں بیٹھی ہو خزام نے بہت مشکل سے اس سے نظریں ہٹائیں تھیں۔

"یہ عقیدت بھی کیا چیز ناں مجھے کہا پتا تھا کوئی اکاشہ نام کی لڑکی میرے وجود کی مکین بن جائے گی میں کیا تھا اور کیا ہو گیا ہوں میرے پاس اس لڑکی کے علاؤہ اس وجود میں کچھ نہیں بچا اس سے جڑی محبت جو مجھ میں بسی ہے اسے میں نے خود نہیں بسایا اسے قدرت سے بسایا ہے جیسے یہ محبت مجھ میں انڈیل دی گئی ہے۔"

تھک گیا ناں میرا نازک بچہ۔۔۔!!!!اس نے اپنے تصوراتی خیال سے باہر نکل کر سوال کیا۔

اکاشہ نے اثبات میں سر ہلایا اسکی پکار پر وہ ہلکا سا مسکرا دی۔

خزام کا دل تو تھا وہ اسے دولہن کے روپ میں بنا پلکیں جھپکائیں تکتا رہے پر نا چاہتے ہوئے سائیڈ ہوتے اسے جانے کی اجازت دی تو وہ اپنا بھاری لہنگا سنبھالتی اٹھی اور ڈراسنگ کی جانب بڑھی۔

خزام اٹھتا اسکی جانب آیا اکاشہ نے شیشے میں اسکا عکس دیکھا تو ایک پل کو اس نے روک کر اسکو شیشہ میں پڑتا اسکا عکس دیکھا اور حیا سے نظریں جھکالی

میں مدد کروں اس نے قریب ہوتے بولا۔

وہ فوراً انکار کرتی تیز تیز ہاتھ چلانے لگی۔

"اپنی نظر اتارا کرو، میری نظر نا لگ جائے میری پیاری دولہن کو" اور میں ایسا ہر گز نہیں چاہتا گھمبیر لہجے میں کہتا وہ پلٹا اکاشہ نے بھوری آنکھیں اٹھا کر اسکی پشت کو دیکھا اور سب جیولری اتارے کپڑے لیے واش روم میں بند ہو گئ۔

اکاشہ ہلکے آسمانی کلر کے سادہ شلوار قمیض پہنے دوبٹہ حجاب کی صورت میں چہرے کے گرد لپیٹے کمرے میں داخل ہوئی۔

اس نے کمرے میں نظر دوڑائی تو اسے وہ کہی نظر نا آیا تھکن کے باعث اسکا سر درد سے دکھ رہا تھا اور آنکھیں متورم محسوس ہو رہی تھیں وہ صوفے پر آنکھیں موندے بیٹھ گئ گول بھاری نتھ کی وجہ سے اسکی ناک سرخ پڑ رہی تھی کچھ وقت بعد دروازہ کھولنے کی آواز آئی اور سفید رنگ کے لباس میں ملبوس وہ شخص کمرے میں داخل ہوا، کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے وہ نازک وجود صوفے پر لیٹنے کے انداز میں صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے نظر آیا تو اسکے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ نمودار ہوئی کچھ قدم چلتا وہ پاس آیا اور اسکے معصوم چہرے کو بغور دیکھنے لگا۔

وہ اتنی دلکش لگ رہی تھی خزام کے لیے اسکے چہرے سے اپنی نظریں ہٹانا دوبھر ہو رہا تھا۔

وہ صوفے کی ایک سائیڈ پر بیٹھا بنا پلکیں جھپکائیں اسے دیکھ رہا تھا مجال ہے جو ایک پل کے لیے بھی اس کی نظر اسکے پہلو میں بیٹھی من محرم سے ہٹیں ہو۔

کمرے میں پھیلی روشنی کے باعث اسکی نیند میں خلل پیدا ہوا اس نے کسماتے آنکھیں کھولی ذرا سی گردن موڑے اس نے پہلو میں بیٹھے اس شخص کو دیکھا جس کے وجود سے اٹھتی دھیمی دھیمی خوشبو اسکے نتھنوں سے ٹکرائی اگلے ہی پل وہ اپنی پوزیشن ٹھیک کرتے اٹھنے لگی جب خزام نے اسکی کلائی پکڑی اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا سرخ پڑتے اناری چہرے کے ساتھ وہ کچھ فاصلے پر بیٹھ گی اُسکا چہرہ خزام کی اس حرکت پر سرخ اناری پڑا۔

اکاشہ۔۔۔!!!! خزام نے اسے پکارا اکاشہ نے اسکی پکار پر کچھ نہ کہا اور اسے خاموشی سے دیکھنے لگی۔

تمھاری طبیعت ٹھیک ہے۔۔؟؟؟ خزام نے اسکی آنکھوں میں سرخی اور سوجن محسوس کرتے سوال کیا۔

ٹھیک ہو۔۔!! مختصر کہتے وہ نظریں جھکا گئ۔

پر مجھے تو ایسا نہیں لگ رہا بغور اسے دیکھتے سنجیدگی سے کہا۔

ہلکا سا سر درد ہے ٹھیک ہو جائے گا اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

کھانا کھایا تھا تم نے۔۔؟؟؟ فکر مندی سے پوچھا۔

نہیں۔۔۔ !!!

بہت غلط بات ہے بچے۔۔!!! خزام کو بہت دکھ ہوا۔

رو کو میں کچھ کھانے کو لے کر آتا ہوں پھر میڈیسن کھا کر سو جانا اس نے اسکا ہاتھ سہلاتے ہوئے کہا۔

آپ بہت اچھے ہیں اکاشہ نے معصومیت سے جواباً اسے دیکھتے کہا۔

اسکے جملے پر خزام نے لبوں پر گہری مسکراہٹ ابھری۔

"تم مجھ سے زیادہ اچھی ہو" اسکا گال تھپتھپاتے ہوئے اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

جب وہ نیچے آیا تو لاونج سنسان پڑا تھا یقیناً سب سو چکے تھے کچن میں آتے ہی اس نے لائٹ آن کی اور کچھ سوچتے ہوئے اس نے فریزر کھولا تو کافی کچھ کھانے کے لیے موجود تھا اس نے کھانا نکالا اور اوون میں گرم کیا اور ٹرے میں رکھ کر کچن سے باہر نکل گیا کھایا تو اس

نے بھی کچھ نہیں تھا پر اسے فکر اپنی محبت کی تھی کہ اس نے کچھ نہیں کھایا وہ روبوٹ کی زندگی گزارنے والا آج ایک لڑکی کے لیے اس حد تک بدل چکا تھا۔

جب خزام کھانا لے کر اوپر آیا تو اکاشہ اسی پوزیشن میں صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔

کھانے کی ٹرے اسکے سامنے رکھتے وہ دوبارہ ساتھ بیٹھ گیا۔

بہت شکریہ اس نے مسکرا کر کہا۔آپ بھی کھالیں اکاشہ نے نرم لہجے میں کہا۔

اس نے مسکرا کر اسکی طرف دیکھا اور اثبات میں ہلاتے ٹرے اپنی جانب کی۔

اور لقمہ بناتے اسکی طرف بڑھایا اکاشہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو جلدی کھاؤ پھر میڈیسن بھی کھانی ہے اب تمھارا ہر طرح سے خیال رکھنا میری زمہ داری ہے لقمہ اسکے منہ میں ڈالتے وہ دوبارہ ٹرے کی طرف متوجہ ہو کر بولا۔

خزام کے الفاظ اسکے دل کی دھڑکن کو بے ترتیب کر رہے تھے۔

خزام دوسرا لقمہ بنانے لگا جب اکاشہ نے اسے پکارا۔

بات سنیں۔۔!!!

جی سنائیں۔۔!!! خزام نے اسکے انداز میں کہا۔

میں خود کھالونگی آپ بھی کھالیں۔۔!!!

اچھاااااا مجھے لگا کہوں گی میں آپکو کھلاتی ہو۔

اسکی بات پر اکاشہ کے چہرے پر ایک بار پھر حیا کی لالی پھیلی۔

مذاق کر رہا ہوں۔۔۔ !!!

اسکی طرف دیکھتے وہ بولا اور لقمہ اسکی جانب بڑھایا جبکہ اکاشہ کو اسکے ہاتھ سے کھاتے شرم محسوس ہو رہی تھی جیسے خزام نے بھی اچھے سے محسوس کیا تھا اس نے کھانے کی ٹرے اسکی طرف بڑھائی تم کھانا کھاؤ میں میڈیسن لاتا ہوں۔

ہاتھ میں پانی کا گلاس اور میڈیسن لیے وہ اسکی طرف بڑھا چلو اب میڈیسن لو اور سو جاؤ۔

اکاشہ نے ایک نظر اس میڈیسن کو دیکھا اور پھر خزام کو، مجھے میڈیسن نہیں کھانی اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

کیوں نہیں کھانی۔۔۔؟؟؟سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

میں آپکو بتاؤ گی تو آپ ہنسے گے مجھ پر اکاشہ نے روہانسی ہوئی۔

بتاؤ نہیں ہنسوں گا اس نے مختصر کہا۔

پکا وعدہ کریں مجھ سے آپ نہیں ہنسے گے۔

پکا وعدہ نہیں ہنسوں گا اس نے نرمی سے جواباً کہا۔

یہ موٹی موٹی میڈیسن میرے گلے میں اٹک جاتی ہے اور منہ بھی کڑوا ہو جاتا ہے۔

اسکی بات پر خزام نے مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی۔

اچھا چلو میں اسے پیس کر دیتا ہوں پھر نہیں اٹکے گی۔

اکاشہ نے منہ بناتے ہوئے میڈیسن کھالی۔

That's like a good girl...!!!

اب سو جاؤ پانی کا گلاس واپس رکھتے ہوئے مختصر کہا۔

لائٹ بند کرتا وہ واپس بیڈ کی جانب بڑھا اور دوسری سائیڈ پر لیٹنے لگا جب اکاشہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی صوفے ک جانب بڑھی خزام اسکی حرکت پر چونکا اور لیپ آن کیا جس کی روشنی میں گھبراہٹ کے حصار میں اسکا چہرہ دیکھا جا سکتا تھا۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟؟اٹھ کر اسکی جانب بڑھاتے سوال کیا۔

وہ۔۔۔میں صوفے پر سو جاتی ہوں بیڈ پر نیند نہیں آ رہی،اس نے انگلیاں موڑتے ہوئے کہا۔

اچھاااااامیں جانتا ہوں تم نے ایسا کیوں کیا لیکن تم فکر مت کروں میں دوسرے مردوں کی طرح زبردستی خود کو تم پر مسلط نہیں کروں گا،اور ویسے بھی میں نے تم سے شادی تمھارا سب سے اچھا دوست بننے کے لیے کی ہے۔

تو کیا تم میری دوست بنو گی۔۔۔؟؟؟اس نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

جی بنو گی اکاشہ نے مسکرا کر جواباً کہا۔

تو اب اچھے بچوں کی طرح جا کر بیڈ پر سو جاؤ۔

آپ کہاں سوئے گے۔۔؟؟

بیڈ پر ہی پر اس سائیڈ پر اس نے بیڈ کی طرف اشارہ کرتے کہا۔اب تمھارا دوست صوفے پر ساری رات گزارے اچھا نہیں لگتا ناں اس لیے بیڈ کی ایک سائیڈ پر تم اور ایک سائیڈ پر میں۔

چلو اب سو جاؤ۔۔۔!!!! یہ خزام جانتا تھا اس نے خود کو بمشکل اکاشہ کے قریب جانے سے روکا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اکاشہ سلیم کی وجہ سے پہلے ہی ڈری ہوئی تھی اور وہ اکاشہ کے دل میں اپنے حوالے سے کسی قسم کا خوف پیدا نہیں کر سکتا تھا۔

صبح کے چار بج رہے تھے جب اکاشہ کی آنکھ کھولی اس نے گردن موڑے خزام کی پشت کو دیکھا جو کروٹ لیے فاصلے پر لیٹا تھا۔

وضو بناتے وہ جائے نماز کی تلاش میں کھوجتی نظروں سے کمرے کا جائزہ لینے لگی کمرے میں جائے نماز نہ پا کر وہ بیڈ کی دائیں جانب بڑھی جہاں خزام گہری نیند میں سویا تھا کچھ فاصلے پر کھڑی ناچاہتے ہوئے اسے جگانے کی غرض سے دھیمی آواز میں اسے پکارنے لگی۔

بات سنیں۔۔۔!!! دو بار پکارا پر ناکام رہی، آگے بڑھ کر گرے رنگ کی شرٹ میں اسکے کسرتی بازو کو ہاتھ سے ہلاتے اسے دو بارا پکارا۔

اس نے نیند کی حالت میں جواباً ہمم کہا۔

مجھے نماز پڑھنی ہے جائے نماز نہیں مل رہی اس نے گھبرائے ہوئے کہا۔

بعد میں پڑھ لینا۔۔!!! سونے دو اس نے کروٹ لیے بولا۔

پلیز بتادیں کہاں ہے مجھے پڑھنی ہے اذان ہونے والی ہے۔

اس نے التجائی انداز میں کہا۔

کان میں پڑتی اسکی سماعت پر وہ اٹھ بیٹھا اور ماتھے پر بکھرے بال ہاتھ کی مدد سے پیچھے کرتا اسکی طرف دیکھنے لگا۔

میں لاتا ہوں دادو کے پاس ہو نگی۔۔!!!اٹھتے وہ کمرے سے باہر گیا اور کچھ وقت بعد جائے نماز لیے اسکے سامنے آیا۔

یہ لو اتنا کہہ کر وہ واپس لیٹنے لگا جب اکاشہ اس سے مخاطب ہوئی۔

آپ نماز نہیں پڑھے گے۔۔۔؟؟؟

میں۔۔۔۔؟؟؟؟؟میں نماز نہیں پڑھتا قدرے شرمندگی سے کہا۔

اسکی بات پر اسکی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

آپ نماز نہیں پڑھتے۔۔۔؟؟؟؟اکاشہ کو یقین نا آیا۔

نہیں میں نہیں پڑھتا مجھے یاد بھی نہیں کہ آخری بار میں نے نماز پڑھی کب تھی۔

لیکن کیوں۔۔۔؟؟؟اسکی آنکھوں میں نمی آئی۔

اسکے سوال پر خزام محفوظ ہوا تھا۔

کیا ہوا رونے کہوں لگ گئی ہو۔۔۔؟؟؟نرمی کا مظاہرہ کرتے وہ اسکے قریب آیا۔

آپ نماز نہیں پڑھتے ہیں مجھے ایسے دوست نہیں چاہیے، جو نماز نا پڑھتے ہو۔

اسکی بات پر خزام کی آنکھوں میں حیرت اتری۔

ایسی بات ہے۔۔!!!آؤ مل کر نماز پڑھتے ہیں خزام نے اپنے مضبوط ہاتھوں میں اسکے بچوں جیسے نرم و ملائم ہاتھوں کو قید کرتے کہا۔

اسکی بات پر اکاشہ کی آنکھوں میں چمک، چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔

خزام جب وضو کر کے آیا تو اکاشہ نے آگے بڑھ کر اسکی جائے نماز بچھاتے اسکی نماز کے پیچھے ہی اپنی جائے نماز بچھائے گہرا سانس لیے اسے دیکھا جسکا چہرے وضو کے پانی سے پاک تھا۔اب وہ دونوں اپنی اپنی نماز میں اللہ حضور پیش سر جھکائے مشغول دیکھ رہے تھے۔

آج اتنے عرصے بعد خزام اپنی تمام تر کمزوروں، گناہوں کے ساتھ اپنے رب کے حضور پیش تھا سجدے میں جاتے ہی اسے اپنا آپ اللہ کے نور سے منور ہوتا محسوس ہوا۔

ہر انسان کی زندگی میں مشکل کے ساتھ آسانی ضرور ہوتی ہے اور خزام کی زندگی میں کی جہاں اسکا ماضی اسکی مشکل تھا اسکی سیاہی تھا وہی نے اسکے حال میں اکاشہ اسکے کیے آسانی تھی اکاشہ نے اسکی پشت کو دیکھا جو اب کھڑا ہوتا ایک نظر اسے دیکھتا جائے نماز کو سائیڈ ٹیبل پر رکھے اب لٹنے کے لیے بیڈ کی طرف بڑھا جب اکاشہ نے اسے دوبارہ پکارا۔

آپ سے کچھ کہنا ہے۔۔!!!!وہ نرم لہجے میں بولی۔

ابھی۔۔؟؟؟اس نے جمائی لیتے کہا۔

جی۔۔۔۔!!!!اگر آپ چاہے تو"

اچھا بتاؤ۔۔۔!!!! کیا کہنا ہے وہ اسے منع نا کر سکتا اور صوفے پر بیٹھنے لگا۔

باہر لان میں چلے اس نے پر جوش ہوتے اصرار کیا۔

سردی میں۔۔۔؟؟؟ نہیں تمھیں سردی لگ جائے گی اس نے صاف انکار کرتے فکر مندی سے کہا۔

آپ میرے اچھے والے دوست نہیں ہیں۔۔۔!!!!! چلتے ہیں ناں پلیز۔

افففف اتنی معصومیت خزام کو اسکے انذار پر پیار آیا۔اسے اپنا آپ مکھن کی طرح گرم پین میں پگھلتا محسوس ہوا۔

بہت غلط بات ہے۔۔۔!!!! اتنے پیار سے کہہ کر تم ساری باتیں منوا رہی ہو اس نے ناراضگی جتاتے کہا۔

نہیں تو۔۔۔!!!! میں تو بس لان دیکھنا چاہتی ہوں آپ کے گھر کا لان بہت خوبصورت ہے اس نے کھڑکی سے اشارہ کرتے کہا جہاں سے لان کا منظر بہت دلکش لگ رہا تھا۔

میرے گھر کا نہیں ہمارے گھر کا بچے۔۔۔!!! خزام نے درستگی کرتے کہا۔

پھر چلیں لان میں۔۔۔ !!!!

وہ نیچے سرسبز لان میں موجود تھے فجر کی نیلی روشنی آسمان میں پھلنا شروع ہو چکی تھی۔

یہاں بیٹھے اس نے پھولوں کی کیاریوں کے ساتھ رکھی کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

خزام نے اس چھوٹی اور معصوم سی لڑکی کو دیکھا جو اپنی معصومیت سے خزام کو اپنے حصار میں گھیرے ہوئے تھی، ناچاہتے ہوئے بھی نظریں ہٹالی کہیں اسکی ہی نظر نالگ جائے اس اپسرا کو۔

یہ لان کتنا خوبصورت ہے ناں۔۔۔!!!اکاشہ نے خوشی سے اپنے ارد گرد دیکھتے کہا۔

ہاں لیکن تم سے کم۔۔۔ !!!!

اکاشہ نے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اسے دیکھا۔

اچھا بتاؤ کیا کہنا تھا۔۔۔"

کل سے آپ روز فجر کی نماز پڑھے گے ناں۔۔۔؟؟؟

یقین سے نہیں کہہ سکتا، پر کوشش کروں گا۔

آپکو پتا ہے فجر کی نماز کی اہمیت کیا ہے۔۔؟؟؟

نہیں تم بتاؤ گی تو پتا چل جائے گا۔اس نے کندھے پر ہاتھ باندھے جواباً رمی سے کہا۔

میں بتاتی ہوں۔۔!!!

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ کہنا تھا کہ ان کے لیے دنیا سے اور دنیا کی ہر چیز سے زیادہ جو اہمیت رکھتی ہے، جو انہیں سب سے زیادہ پسند اور دل کے قریب ہیں وہ فجر کی دو رکعات سنت ہیں تو وہ یہ لازمی پڑھتے تھے اور بہت مختصر ہوتی تھیں، فجر کی دو رکعات سنت میں وہ طویل تلاوت نہیں کرتے تھے سب سے چھوٹی وہ فجر کی نماز ادا کرتے تھے جس کی پہلی رکعات میں سورۃ الکافرون، اور دوسری رکعات میں سورۃ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔دو سنت ادا کرنے کے بعد وہ اپنی وائف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے

ساتھ بیٹھ کر ٹائم سپنڈ کیا کرتے تھے یہاں تک کے اقامت کا وقت ہو جاتا تھا تو حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ بلاتے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آجائیں اقامت کا وقت ہو گیا ہے پھر حضرت محمد اقامت کرواتے تھے اس طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنت گھر پر اور فرض مسجد میں ادا کیا کرتے تھے۔

خزام بنا سانس روکے اسے ساحرانہ گفتگو سن رہا تھا۔

اس لیے میں چاہتی ہوں آپ اور میں بھی حیات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کریں۔

کیا میں اور آپ روز فجر کے بعد اس پیارے سے لان میں بیٹھ کر حیات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے گفتگو کریں۔

جبکہ خزام بس اسکے جادوئی سکوت میں قید تھا۔

آپ چپ کیوں ہیں بتائیں ناں۔۔۔؟؟؟؟

کون نہیں سننا چاہے گا تمھیں اکاشہ۔۔۔؟؟؟تم نے کہہ دیا تو بس سمجھو ہو گیا۔

آپ بہت اچھے ہیں۔۔!!!اکاشہ نے کھلے دل سے مسکرا کر کہا۔

ایک بات کہوں۔۔؟؟ٹھنڈی ہوا میں وہ ایک سانس کھینچ کر بولا۔

بولتی رہا کرو، تم بولتی ہوئی میرے دل کو اچھی لگتی ہو اس نے اپنے دل کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے کہا۔

اکاشہ کو دل کی دھڑکن تیز ہوتی محسوس ہوئی۔مجھے سردی لگ رہی ہے میں اندر جاتی ہوں۔بہانا بناتے ہوئے وہ اٹھی اور اندر کی طرف جانے لگی۔

وہ مسکرا کر سر اثبات میں ہلاتے اسے دیکھنے لگا۔

کاش تم جان پاتی جو جزبات میرے اندر رقص کرتے ہیں انکا مرکز صرف اور صرف تم ہو لیکن شاید یہ راز ہی رہے۔

کتنی عجیب لڑکی ہے مجھے اپنی محبت میں مبتلا کر کے خود محبت سے ڈرتی ہے۔
اس نے دور جاتے اکاشہ کی پشت کو دیکھ کر سوچا۔

کچھ وقت سلطانہ بیگم اور زارا کے ساتھ گزارنے کے بعد مغرب کی نماز پڑھتے جائے نماز اٹھاتے اس نے ایک نظر گھڑی پر ٹائم دیکھا جہاں شام کے چھ بج رہے تھے اکیلے کمرے میں وہ شدید بوریت کا شکار ہو رہی تھی وہ باہر جانا چاہتی تھی کہ اسکا موبائل بج اٹھا موبائل کی سکرین پر عائشہ کا نام دیکھ کر اسکے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی یہ موبائل اسے آج ہی آفس جانے سے پہلے خزام نے لا کر دیا تھا نئی سیم تھی سب کے نمبر سیو کر دیے تھے۔

اسلام وعلیکم۔۔!!!دوسری طرف نعیمہ تھی۔

وعلیکم السلام۔۔۔کیسی ہو۔۔؟؟نعیمہ نے فکر مندی سے کہا۔

الحمداللہ رب العالمین میں ٹھیک ہوں۔جی امی یہاں سب بہت اچھے ہیں۔زارا،امی،دادو رافع بھائی سب بہت اچھے ہیں۔کل سے ہی وہ سلطانہ کو امی کہہ کر بلانا شروع ہو گئی تھی۔

آپ سب کی بہت یاد آتی ہے اس نے آنکھوں میں نمی لیے بھری آواز میں کہا۔

اب چھوٹی چھوٹی بات پر رونا چھوڑ دوں اکاشہ۔۔!!

"وہ گھر اب تمھارا گھر ہے خزام بیٹے کی ماں بھی اب تمھاری ماں ہیں انہیں ماں سمجھنا انکی عزت کرنا ایک اچھی بیٹی ہونے کا فرض نبھانا۔اپنے شوہر کا خیال رکھنا اور اُس سے محبت کا

اظہار کرنا جب وہ گھر آئے اُسے مسکراتے ہوئے ملنا اُس کے لیے تیار ہونا اپنے شوہر کا فیوریٹ کھانا بنایا کرنا اس سے عزت بڑھتی ہے اُس کی فیملی کا خیال رکھنا لیکن سب سے پہلے خود کا خیال رکھنا اگلا کیسا ہے یہ میٹر نہیں کرتا تم کیسی ہو یہ میٹر کرتا ہے۔

اکاشہ ایک اچھی بیوی بننے کے لیے کمپرومائز کرنا پڑتا ہے لیکن اپنی ذات کو کبھی ختم نہیں ہونے دینا۔ محبت سے اوپر ہمیشہ عزت کو رکھنا نعیمہ اسے سمجھا رہی تھی ابھی نعیمہ کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ عائشہ سے ہاتھ سے موبائل لیتے اپنے کان سے لگایا۔

اب جب کلاسسز لے لی رہی ہو تو مجھ سے بھی تھوڑا علم لے لو۔

اسکی بات پر اکاشہ ہلکا سا مسکرا دی۔

اچھی بیوی اور بیٹی بننا لیکن جہاں تمہیں لگے یہ غلط ہے وہاں آواز اٹھانا جہاں تمہیں عزت نا ملے وہاں سے فوراہٹ جانا۔

اور اگر عزت سے زیادہ محبت ملے تو۔۔؟؟محبت بھی تو عزت ہی دیتی ہے،اس نے سوالیہ انداز میں کہا۔

تمہیں ایک شخص محبت دے لیکن وہ آوروں کے سامنے ذلیل کرے تو تم کیا کرو گی۔۔؟؟

بہت سی محبتوں میں عزت نہیں ہوتی اکاشہ

اپنے شوہر کو شادی کی پہلی رات ہی کہنا مجھے میری غلطیاں کمرے میں بتایا کرنا سب کے سامنے کچھ مت کہنا تم اچھی ہو لازمی نہیں سارے اچھے ہو۔

سب کے ساتھ اچھے سے رہنا لیکن اپنی عزت کو سب سے اوپر رکھنا۔۔!!

بہت سے مرد سائیکو پیتھ ہوتے ہیں وہ رات میں محبت کرتے ہیں اور دن میں ذلیل، اور بہت سے مرد اپنی بیویوں کو اپنی ماؤں کی وجہ سے عزت نہیں دے پاتے اکاشہ خزام ایسا نہیں ہے پھر بھی تم اپنی ذات جو مسخ نہیں کرنا

سمجھ رہی ہو اکاشہ۔۔؟؟؟ عائشہ نے پوچھا۔

ہاں ہاں سمجھ رہی ہو میڈیم۔۔!!! اکاشہ نے پیار سے کہا۔

اچھا گڈ اب اپنی اماں سے کلاسز کو میں چلی۔

امی مجھے سب مشکل لگ رہا ہے میں کیسے کروں گی۔۔۔؟؟

ابھی تو تم نے بہت کچھ سیکھنا شادی آسان نہیں ہے پر مشکل بھی نہیں ہے ابھی تو تم نے اپنی آنے والی زندگی میں بچوں کو بھی سنبھالنا ہے ان سب میں بہت ہمت لگتی ہے یہ ایک لمبا پروسیجر ہے ہاں پر ہینڈل کرنا آجائے تو زندگی آسان ہو جاتی۔

خزام ڈیسینٹ اور عزت دینے والا مرد ہے تم اس کے ساتھ خوش رہوں گی۔

امی آپ میرے لیے دعا کرنا کہ میری آگے والی زندگی آسان ہو مجھ سے جانے انجانے میں کوئی ایسی غلطی نا ہو جس سے کسی کی دل آزاری ہو اکاشہ کہہ رہی تھی۔

انشاءاللہ میرا بچہ۔۔!!!!

اب جاؤ۔۔۔اپنے شوہر ہے لیے تھوڑا تیار ہو جاؤ اپنی ماں کی تربیت کا مان رکھنا اکاشہ اب میں فون رکھتی ہوں زیادہ دیر بات کرنا اچھی بات نہیں ہوتی اب تم سسرال میں ہو صبر

سے کام لینا سبکو عزت دینا جو نا بھی دے اسکو بھی کسی کو اپنا بنانے کے لیے عزت پہلی سیڑھی ہے۔

اللہ حافظ کہتے اکاشہ نے موبائل رکھا اور کمرے سے نکلتی باہر کی طرف گئی کچن میں جاتے ہی اس نے سلطانہ بیگم اور زارا کے لاکھ منع کرنے پر خزام کے لیے خود کھانا بنانے کی ضد کرتے ہوئے کھانا بنانا شروع کیا پر راز اور سلطانہ اسے بتانا ہی بھول گئے کہ خزام نے آج تک سبزی نہیں کھائی گھر میں سبزی خزام کو چھوڑ کر سب کے لیے بنتی ہے پر اکاشہ اپنی ماں کی باتوں کر عمل میں لاتے ہوئے ایک اچھی بیوی بننے کی کوشش کرتے خزام کے لیے فریش سبزی بنا رہی ہیں ساتھ میٹھے میں کھیر، اگلے ایک گھنٹے میں وہ دونوں چیزیں تیار کیے کچن سے باہر نکل ہی رہی تھی جب سلطانہ کچن میں داخل ہوئی اور خزام کے لیے بنائی سبزی سن کر اکاشہ کو دیکھنے لگی وہ جانتی تھی اکاشہ نے محنت سے بنایا ہے اب وہ چاہ کر بھی نہیں بتا سکتی تھی کہ خزام کو تو سبزیوں کے نام تک نہیں آتے کھانے میں ٹیسٹ کیسا ہوتا ہے یہ تو بہت دور کی بات ہے کیا ہوا امی آپ پریشان لگ رہی ہیں آپ ٹیسٹ کر کے بتائیں ٹھیک تو بنی ہے ناں اکاشہ نے پریشانی سے کہا۔

ارے میری بیٹی نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہے تو کیسے اچھی نہیں بنی ہو گی اُنہوں نے روٹی کا ٹکڑا توڑتے گاجر سے بنی سبزی میں لگاتے کھایا اور اگلے ہی پل وہ اکاشہ کو دیکھنے لگی واقع بہت مزے دار بنی ہوئی تھی میری بیٹی کے ہاتھوں میں جادو نے انہوں نے اسکا گال تھپتھپاتے کہا اپنے ہاتھ سے سونے کے کنگن اتارتے اسے پہنے لگی اکاشہ نے چونک کر پہنے سے انکار کیا پر سلطانہ نے اسکے مہندی میں رچے ہاتھوں میں کنگن پہناتے ہوئے اسکا ہاتھ سہلانے لگی۔اب جاؤ خزام آنے والا ہے جلدی سے تیار ہو جاؤ۔کمرے میں آتے ہی خود کو ایک نظر شیشہ میں دیکھا اور کچھ سوچ کر الماری کی طرف بڑھی کچھ منٹ بعد پاؤں تک آتی لائٹ پنک کلر کی کامدار ریشمی فراک جس کے نیچے چوڑی دار پاجامہ تھا شیشے میں کھڑی اب وہ کانوں میں چھوٹے چھوٹے جھمکے ڈالنے لگی ریشمی کالے بالوں کو ڈھیلی چٹیا میں گوندھتے لائٹ پنک ہی لپ اسٹک لگائے سر پر دوپٹہ لیئے خود کو ایک نظر شیشے میں دیکھتے اکاشہ نے گہری مسکراہٹ کے ساتھ گہرا سانس بھی بھرا۔

گاڑی کے ہارن کی آواز سنتے ہی اس نے بالکونی سے باہر گیٹ کی جانب دیکھا خزام آچکا تھا اس نے سر پر لیے دوپٹے کو ٹھیک کیا اور واپس مڑتے کمرے میں ٹہلنے لگی وہ گھبراہٹ کا شکار تھی آج وہ پہلی بار اپنے محرم کے لیے خود سے تیار ہوئی تھی

گاڑی پورچ میں کھڑی کرتے کوٹ بار وز پر ڈالے گاڑی سے اترتے تھکے وجود کے ساتھ لاونج میں داخل ہوا اپنے کمرے میں جانے کے لیے اس نے سیڑھی پر قدم ہی رکھا تھا کہ اسکی ماں کی آواز پر اسکے قدم روکے ابھی تمھاری شادی ہوئی ہے اور تم نے یہ تک نہیں سوچا کہ کچھ دن کے لیے اپنی بیوی کے ساتھ گھومنے چلا جاؤں انکے لہجے میں شکوہ تھا جو خزام نے بہت اچھے سے محسوس کیا تھا کچھ دنوں تک میں مصروف ہوں۔

میں اچھے سے سمجھتی ہوں تمھاری مصروفیات۔۔۔!!!

میں کچھ کرتا ہوں اس پروجیکٹ کو مکمل کر کہ میں لے جاؤ گا اکاشہ کو مام انہیں جواب دیتا وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے چونک کر اکاشہ کو دیکھا وہ جہاں تھا وہی روک گیا کچھ دیر کے لیے وہ بھول ہی گیا تھا کہ وہ کہاں ہے ہلکا سا تیار ہوئے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اس نے مشکل سے اکاشہ سے نظریں ہٹائیں وہ اسے اپنے دل کے بہت قریب محسوس ہوئی تھی خزام کے اس طرح دیکھنے پر اکاشہ کا دل بے اختیار دھڑکا تھا۔

خزام نے کوٹ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور کوٹ کی جیب سے کچھ نکلتا وہ اکاشہ کی طرف بڑھا

سوچا تھا اپنی گلاب جیسی "اکاشہ جی" کو گلاب دونگا گلاب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ناجانے محبت کا کیسا جادو کیا تھا اس لڑکی نے کہ وہ اکاشہ سے اکاشہ جی کہنے لگا تھا پر کیوں یہ وہ خود نہیں جانتا تھا۔ یہ میں تمھارے لیے لایا تھا گلاب کا پھول اسکی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

وہ کھڑوس مزاج شخص جیسے پھولوں سے کوفت ہوتی تھی وہ آج اپنی محبت کو گلاب دے رہا تھا۔

آپکا بہت شکریہ گلاب کا پھول لیتے اس نے دھیمی آواز میں کہا نظریں جھکی ہوئی تھی۔ میں آپ کے لیے کھانا لے کر آتی ہوں بہانا بناتی بلش کرتی وہ پلٹی اور کمرے سے باہر چلی گئی اگر کچھ دیر تمھیں میں اور دیکھ لیتا تو کونسا ٹیکس لگ جاتا افففف اتنا ظلم کیوں کر رہی ہو مجھ پر تم۔۔۔!!!

اس نے منہ بناتے ناراضگی کا اظہار کرتے اپنی ٹائی لوز کرتے وہ واش روم کی طرف بڑھا کچھ وقت بعد اکاشہ ہاتھ میں کھانے کی ٹرے لیے آئی خزام بلیک کلر کی سلیولیس شرٹ زیب تن کیے جس سے اسکے کسرتی بازو نمایاں ہو رہے تھے کیے بیڈ پر لیٹنے کی انداز میں بیٹھا تھا کھانے کی ٹرے کی ٹیبل پر رکھتی اسکی طرف بڑھی

آپ ٹھیک ہیں۔۔؟؟؟

اسکی پکار پر خزام نے آنکھیں کھولی اور اسے دیکھا

ہاں بس تھوڑی تھکن ہے۔

سلیو لیس شرٹ میں خزام اور بھی وجیہہ لگ رہا تھا۔

اگر سلیو لیس شرٹ کی بجائے سلیو والی شرٹ پہن لیتے تو کیا جاتا اکاشہ نے دل ہی دل میں خزام سے نظریں چرا کر سوچا۔

آؤں کھانا کھاتے ہیں مجھے بہت بھوک لگی ہے خزام نے کھانے کی ٹرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اگلے ہی پلیٹ میں رکھی سبزی دیکھ کر اسکا رنگ اڑ گیا اس نے ایک نظر اکاشہ کو دیکھا اور پھر سبزی کو۔

کیاہوا۔۔؟؟؟آپ بیٹھے ٹرے اٹھاتے خزام کو بیٹھنے کا کہا۔

یہ سبزی تمھیں کس نے کہامیرے لیے لے کر آؤں تمھیں نہیں پتاپر گھر میں سب کو پتا ہے مجھے سبزی نہیں پسند پھر بھی تمھیں لے جانے کے لیے کہااس نے زچ ہو کر سنجیدگی سے کہتے اکاشہ کی طرف دیکھا جس کا چہرہ رونے والا تھا۔

کیاہو گیا۔۔؟؟؟اکاشہ کی آنکھوں میں نمی اترتے دیکھ اس نے چونک کے سوال کیا خزام کچھ سمجھ نا سکا۔

کھانے میں سبزی میں نے بنائی تھی آپ کے لیے مجھے نہیں پتا تھا آپکو سبزی نہیں پسند ایم سوری انگلیاں موڑتے اس نے ڈرتے ہوئے کہا۔

یہ تم نے بنائی ہے۔۔؟؟؟ خزام سنبھلتے ہوئے بولا اسکے ماتھے پر الجھن کے بل واضح ہوئے

جی۔۔۔!!!اکاشہ نے بمشکل بس اتنا کہا۔

تم رو رہی ہو۔۔۔ خزام کی نظریں اسی پر ٹھہری تھی۔

یہ کہنے کی دیر تھی کہ اکاشہ کے رخسار بھیگ گئے۔

اکاشہ پلیز کیا ہو گیا بچے۔۔۔؟؟؟ایم سوری مجھے نہیں پتا تھا میرے لیے تم نے بنائی ہے خزام نے اپنے ہاتھوں میں اسکا بھیگا چہرہ لیتے اسے دیکھنا چاہا۔

وہ اپنا ماتھا اسکے سینے پر رکھ گی اُسکی اس حرکت پر خزام کا دل زور سے دھڑکا۔

اگلے ہی پل وہ اسکے گرد حصار باندھ گیا اکاشہ روتی ہوئی اس میں مزید سمائی خزام نے اسکی پشت کو سہلاتے اسکے ماتھے پر بوسا دیا۔

کیاہو گیاہے میرا بچہ۔۔۔!!!میں کھالو نگاسبزی میں تو ویسے ہی کہہ رہاتھاتم رونابند کرو میں تمھیں روتانہیں دیکھ سکتا تمھارے رونے سے مجھے اندر کہیں بہت تکلیف ہوتی ہے اب پلیز کہوں۔۔۔!!!

"اگرایسے میرے قریب آؤ گی تو معاملہ صرف دوستی تک نہیں رہے گا،بندہ کمزور بشر ہوں اور پھر تمھاراشوہر بھی جواپنی بیوی کی محبت میں گوڈے گوڈے ڈوباہے اور تمھارے اس طرح قریب آنے پہ۔۔۔"وہ معنی خیز انداز میں بات ادھوری چھوڑتا خاموش ہو گیااسکی بات سکینڈ کے دوسرے حصے میں سمجھتی وہ اس سے شاک کی کیفیت ایسے دور ہوئی جیسے وہ خزام نہیں جن بھوت ہواسکی اس حرکت پر خزام نے اسے حیرت سے دیکھتے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی۔

آپ کھانا کھالیں اکاشہ نظریں جھکائے بولی

تم نے کھایا۔۔؟؟؟ایک پل کو روک کر اکاشہ کو دیکھ کر بولا۔

نہیں۔۔۔!!! مختصر انداز میں کہا۔

اچھا آؤ مل کر کھاتے ہیں خزام کا ایک پل کو دل کیا وہ سبزی کھانے سے انکار کر دے۔ جو سبزی کو وائرس سمجھ کر دور بھاگتا تھا آج وہ پہلی بار سبزی کھانے لگا تھا اسے نہیں یاد اس نے آخری بار سبزی کب کھائی تھی۔

بیٹھتے ہی ایک ایکسرے کرتی نگاہوں سے پلٹ میں رکھی سبزی کو دیکھا جو دیکھنے میں مزے دار لگ رہی تھی اور پھر کچھ فاصلے پر بیٹھی اکاشہ کو، جس کے چہرے پر خوف تھا جو پہلی بار کھانا بنانے پر ہر لڑکی کو ہوتا ہے لیکن اکاشہ کا تو معاملہ ہی کچھ اور تھا اس نے بنائی بھی تو سبزی اسے لگا تھا خزام کھانے میں سبزی کا استعمال زیادہ کرتا ہو گا۔

آپ کے لیے میں کچھ اور بنا لاتی ہوں اکاشہ نے خزام کو سامنے رکھی سبزی کی طرف مسلسل منہ بناتا دیکھ کر کہا۔

نہیں میں کھا لو نگا مانا سبزی نہیں پسند پر اسے میرے لیے بنانے والی تو پسند ہے۔

ہاں اگر اس سبزی کو بنانے والے ہاتھ اپنے ہاتھوں سے مجھے کھلا بھی دیتی تو ممکن تھا سبزی بھی پسند آجاتی خزام نے شرارت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

اسکی بات پر اکاشہ کو شاکڈ لگا

مطلب۔۔!!!!!نا سمجھی کا لبادہ اوڑھے معصومیت سے بولی۔

خزام نے نفی میں سر ہلاتا مخص مسکرایا (یہ لڑکی میری محبت کو سیریس کیوں نہیں لیتی سخت چڑ تھی اسے اکاشہ کے یوں انجان بننے سے)

روٹی کا ٹکڑا توڑتے نوالہ بناتے اس نے اکاشہ کی طرف بڑھایا اکاشہ کا چہرہ حیا سے سرخ پڑا پر اب تو روز وہ اپنے کھانے میں سے پہلا نوالہ اسے کھلانے کے بعد پھر خود کھانے کا ادارہ رکھتا تھا۔

دوسرا نوالہ بناتے برائے نام سبزی میں لگاتے خود کھایا۔

بہت اچھی بنی ہوئی ہے اس نے تعریف کرتے ہوئے کہا سبزی واقع میں اچھی تھی پر خزام کی نیت صاف نا تھی بمشکل اس نے آدھی روٹی کھائی اسکی محبت اس سے کیا کیا کروا رہی تھی اس نے سوچا بھی نہیں تھا محبت کے ہاتھوں وہ ناپسندیدہ چیزوں کو بھی زبردستی پسند کرے گا (جیسے کہ سبزی)

میں نے کھیر بھی بنائی تھی اس نے کھیر کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

آپکو کھیر تو پسند ہے ناں اکاشہ نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

کھیر تو سب کو پسند ہوتی ہے مجھے کیسے ناپسند ہو سکتی ہے ویسے مجھے سبزی بھی تھوڑی بہت پسند آنے لگی ہے کھیر کی پلیٹ اپنی طرف کرتے اس نے کہا۔

مجھے آج پتا ہے میری وائف اتنی اچھی شیف بھی ہے خوشگوار لہجے میں کہتے اس نے اکاشہ کو دیکھ کر کہا جو خزام کو کھیر شوق سے کھاتا دیکھ کر مسکرائی تھی۔

آپکا بہت شکریہ اپنی پلیٹ ٹرے میں واپس رکھتی اس نے خوشی سے کہا۔

اچھا سنیے ناں بیگم۔۔۔!!!! شریر لہجے میں کہتے اس نے اکاشہ کو پکارا۔

اکاشہ کو لگا جیسے اسے کرنٹ لگا ہو خود کو سنبھالتے اس نے ہاں میں جواب دیا۔

کہیں باہر چلتے ہیں اتنا کہتا وہ اٹھ کھڑا ہوا میں ایک کال کر لوں تم نیچے آجاؤ اپنا موبائل چیک کرتے کہا۔

باہر۔۔۔؟؟؟ کہاں جانا ہے۔

کہیں بھی لونگ ڈرائیو پہ تم نیچے آجاؤ میں انتظار کر رہا ہوں حکم دیتا وہ رکا نہیں چابی اٹھاتے باہر جانے لگا۔

بلیک کلر کا عبایہ پہنے اوپر بلیک کلر کا ہی نقاب کیے وہ لاونج عبور کرنے لگی جب رافع نے اسے آواز دے کر روکا۔

بھابھی آپ کہی جا رہی ہیں بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے مختصر لہجے میں کہا۔

پتا نہیں آپکے بھائی نے کہا ہے باہر جانا ہے اچھا میں بھی باہر جا رہا ہوں بور ہو گیا ہوں۔

اگر ایسی بات ہے تو ہمیں وہ جوائن کر لیں اکاشہ نے آفر کی۔

نہیں بھابھی آپکا ایک عدد ظالم شوہر میری جان لے لیں گا۔

نہیں آپ آجائیں اکاشہ نے نرم لہجے میں کہا۔

خزام نے ٹیڑھی نظروں سے اسے گھوراوہ اکاشہ کے ساتھ اکیلے میں وقت گزارنا چاہتا تھا

کوئی ضرورت نہیں ہے میاں بیوی کے درمیان کباب میں ہڈی بننے کی اسکی بات پر خاموش کھڑی اکاشہ کی کان کی لو تک سرخ پڑی۔

اچھاااااامیں سمجھ گیا انجوائے۔۔۔!!!!

اتنا کہتاوہ واپس پلٹا اکاشہ نے آنکھوں میں ناراضگی کیے خزام کو دیکھا۔

ایک کام کرنا اگلی بار گھر کے سب افراد کو ہمارے ساتھ چلنے کی آفر دے آنا خزام نے جل کر کہا۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔!!!!!اکاشہ نے جلتے پر تیل ڈالا۔

افففففف۔۔۔۔"خزام نے ضبط کرتے نفی میں سر ہلاتے گاڑی کی طرف بڑھا اسکے ہمراہ اکاشہ بھی ہولی۔

ویسے جانا کہاں ہے۔۔۔"بیٹھتے ہی اکاشہ نے سوال کیا۔

ویسے ہی لونگ ڈرائیو کا ادارہ ہے تم نے کچھ کھایا ہے تو بتاؤ گاڑی پورچ سے نکالتے اس نے کہا۔

میں بتاؤ ہم کہاں چلیں۔۔۔"

اسکو کہتے وہ ذرا سا پر جوش انداز میں مسکرائی اور خزام کو لگا یہ لڑکی اپنی اداؤں سے اسے مار ہی ڈالے گی۔

ہم آئس کریم کھانے چلیں۔۔؟؟؟

اکاشہ نے بچوں والے انداز میں پوچھا۔

نو آئس کریم۔۔۔"ذرا باہر دیکھو کتنی ٹھنڈ ہے اور ٹھنڈ میں آئس کریم کھاؤ گی؟

اکاشہ نے منہ بنا کر خزام کو دیکھا ٹھیک ہے آپ جائیں مجھے نہیں جانا۔

اچھا چلو آئس کریم کھا لینا اکاشہ کے چہرے کی تاثر پھر سے خوشی میں بدلے کوئی آئس کریم کھانے پر اتنا خوش ہوتا ہے، خالی سڑک اور سرد ہوائیں انکی گاڑی اس سڑک پر واحد تھی شاید سردی کی وجہ سے لوگ گھر میں محدود ہو گئے تھے۔

کچھ وقت کا فاصلہ طے کرنے کے بعد اس نے آئس کریم پالر کے سامنے گاڑی روکی میں بھی آؤں۔۔۔؟؟ہم اس پارک میں بیٹھ کر آئس کریم کھائے اکاشہ نے ہاتھ کے اشارے سے کچھ فاصلے پر سنسنان پڑے پارک کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

اکاشہ کی بات پر خزام نے چونک کر اسے دیکھا طبیعت تو ٹھیک ہے ناں تمھاری۔۔۔؟؟؟ اتنی سردی میں پارک میں بیٹھ کر آئس کریم کون کھاتا ہے۔

اچھا آپ یہی لے آئیں۔

اب تم نے کہہ دیا ہے تو کیسے انکار کر سکتا ہوں میں لے آؤں تم پھر ہم پارک چلتے کچھ منٹ بعد وہ پارک میں آچکے تھے، سرد ہواؤں نے انکا استقبال کیا یہاں بیٹھ جاتے ہیں بینچ کی طرف اشارہ کرتے کہا بیٹھتے ہی خزام نے آئس کریم اسکی طرف بڑھائی۔

اکاشہ۔۔۔!!!ایک بات پوچھوں اسے آئس کریم کھانے میں مگن دیکھ کر پوچھا۔

ایک پل کو روک کر گردن موڑے اکاشہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہاں میں جواب دیا۔

تم میرے ساتھ خوش تو ہو ناں خزام نے بے چینی سے پوچھا۔

" دیکھو شاید میں تمھیں خوش نا رکھ سکوں ہاں لیکن اتنا جنتا ہوں تم میرے ساتھ رہوں گی تو میں تمھیں خوش رکھنے کے لیے کچھ بھی کر جاؤں گا یہاں تک کہ تمھیں خوش رکھنے کی خاطر میں ساری زندگی سبزی کھانے کو بھی تیار ہوں ہاں تھوڑا مشکل ہو گا میرے لیے پر تمھارے لیے یہ بھی کر جاؤں گا لیکن تم ایسے بات بات پر رو دو گی تو مجھے شرمندگی ہو گی خود سے کہ میرے ہوتے ہوئے تم کیسے رو دی اکاشہ۔۔۔ !!!

اسکے لہجے میں کچھ تھا جو اکاشہ کو محسوس ہوا تھا۔

"میں آپ کے ساتھ بہت خوش ہوں الحمد اللہ رب العالمین اور اللہ پاک کی شکریہ گزار بھی اور مجھے خوش رکھنے کے لیے آپکو خود کو تکلیف دینے کی ضرورت نہیں مجھے خوش رکھنے کے لیے بس آپکا جنت تک کا ساتھ چاہیے آپ کی اللہ پاک سے محبت چاہے بس فقط ایسا کرنے سے خوشی خود بخود میرا ہاتھ تھام لے گیٔ۔"

"میں ساری زندگی تمھارا ہاتھ تھام کر چلوں گا اکاشہ کہ دیکھنے والے کہیں گے وہ دیکھو محبت نے اپنی محبت کا ہاتھ کتنی محبت سے تھام رکھا ہے"

اور میرا وعدہ ہے تمھارا ہاتھ تھامنے کے مرحلہ جتنا بھی مشکل ہوا یا جنتے بھی امتحان دینے پڑے دونگا پر کبھی یہ ہاتھ تھامنے والا تمھیں یہ نہیں جتائے گا کہ اس ہاتھ کے لیے کتنے پاپڑ بیلے بلکہ میں تمھارا ہاتھ تھامے چلتا رہوں گا کیونکہ محبت کا تقاضا ہے۔

بس تم اتنا یقین رکھنا میں ایک بار ہاتھ تھام کر چھوڑ دینے کی خصلت سے محروم ہوں۔

"تم ایسے مرد کی بیوی ہو جیسے اپنی بیوی کو ہر دکھ تکلیف سے سنبھال کر رکھنے کا ہنر بخوبی آتا ہے جب تک میں تمھارے ساتھ ہوں تمھیں کچھ نہیں ہونے دونگا۔" اسکا نازک ہاتھ اپنی نرم گرفت میں لیتے کہا۔

آپکا بہت شکریہ آئس کریم کے لیے اکاشہ نے پیار سے کہا آج اسے خود پر رشک آیا تھا کہ اللہ نے اسے بہتر ہن سے نوازا ہے جسکی تلاش میں وہ رات کے آخری پہر دعاؤں میں مانگ کر روتی تھی آج اس تک جیسا محرم وہ چاہتی تھی ویسے محرم سے اس نواز دیا گیا تھا۔

اس میں شکریہ والی کیا بات ہے پاگل خزام نے اسکا گال تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

میں آپکو ایک بات بتاؤں آنکھوں کی چمک مزید بڑھی۔

"پتا ہے کبھی کبھی انسان کا دل بالکل چھوٹے بچے کی طرح ہو جاتا ہے میری خواہش تھی میں ایسے پارک میں بیٹھ اپنے محرم کے ساتھ آئس کریم کھاؤں اور بہت سی باتیں کروں

جو میری آنکھ کی زبان کو سمجھے جیسے لفظوں کے ذریعے کچھ کہنے کی ضرورت ناپڑے میں سوچتی تھی پتا نہیں کب ایسا دوست میرا محرم بن کے ملے گا جو مجھے سمجھے جو میری خواہشات کو پوری کرے جو مجھے یہ نا کہیں تم بچی نہیں ہو میری بیوی ہو جاؤ گھر سنبھالوں میں تمھاری فضول باتیں نہیں سن سکتا بلکہ میرے اندر کے بچے کو پروان چڑھنے دے جو میری دنیا میں میرا ہمسفر بن جائے جسے میرے رونے سے فرق پڑے جو مجھے بات بات پہ روتا دیکھ میرے آنسوں صاف کرے اور ایسے شخص کو ہی خزام شاہ کہتے ہیں ناں آپ کا بہت شکریہ میرا دوست بننے کے لیے آئس کریم کھاتے اس نے اسکی طرف مسکرا کر دیکھ کر کہا۔

آئی لو یو۔۔۔!!! خزام کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

خزام کے اچانک اس طرح اظہار پر اکاشہ کی آنکھوں کی پتلیاں پھیلیں، حیا کی سرخی تیزی سے چہرے پر پھیلی کہ کان کی لو تک اکاشہ کو تپتی محسوس ہوئی۔

"کیا مطلب؟" وہ دھڑکن سنبھالتی پوچھنے لگی۔

مطلب جو اچھا ہوا سے آئی لو یو کہہ دیتے ہیں تم اچھی ہو میں نے تمھیں کہہ دیا خزام نے بلا جھجک بنا اسکی طرف دیکھے اپنی آئس کریم کھاتے ہوئے کہا۔

وہ بوچھنا چاہتی تھی اسکا مطلب تو کچھ اور ہوتا ہے اکاشہ نے بغور ایسے دیکھا جس کے چہرے پر اطمینان تھا کیا سچ میں اسکے پہلو میں بیٹھے شخص کے لیے یہ تین لفظ کا مطلب صرف اچھا ہونا تھا یہ کیسا اظہارِ محبت تھا یا پھر ہو سکتا تھا تم اچھی لگتی ہوں کے پیچھے اسکا اظہارِ محبت ہی چھپا ہو جیسے وہ اس طرح سے ظاہر کر رہا ہو۔

اکاشہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب خزام اسکے خاموش رہنے پر دوبارہ مخاطب ہوا۔

"چپ کیوں ہو گئی ہو کیا میں تمھیں اچھا نہیں لگتا۔۔۔؟"

نجانے وہ اپنی محبت کا اظہار کر کہ بھی انجان بنا تھا۔

یقیناً وہ اسکے سوال پر چونکی تھی۔

جی آپ بھی اچھے ہیں۔۔ !!!

"اسکا مطلب تم مجھے آئی لو یو ٹو" کہہ رہی ہو۔۔۔؟

وہ بے باکی کی حد پار کر گیا تھا اسکی بات پر اکاشہ کا دل زور سے دھڑکا تھا خزام کی نظروں کو خود پر پا کر اسکا دل کیا کہ وہ غائب ہی ہو جائے۔

آپ میرے ساتھ ایسی باتیں کیوں کر رہیں ہیں۔۔؟؟ نظریں چراتے ہوئے بولی۔

کیسی باتیں کر رہا ہوں۔۔۔ "گھمبیر آواز میں اسکے تھوڑا قریب بولا۔

اسکی اس حرکت پر اکاشہ دور کھسکتے ہوئے بولی۔

ویسے والی باتیں کر رہیں ہیں آپ۔۔۔ "

وہی تو پوچھ رہا ہو کیسے والی باتیں کر رہا ہوں وہ لاپرواہ انداز میں بولا۔

کیسے والی بھی نہیں گھر چلتے ہیں حیا کا لبادہ اوڑھتے بولی۔

ہاں چلو تم نے تو "آئی لو یو ٹو" کہنا نہیں ہے خزام نے مسکراہٹ دباتے کہا۔اکاشہ کا چہرہ مزید گلال ہوا بنا اسکی طرف دیکھے وہ گاڑی کی طرف بڑھی خزام اکاشہ کا حیا سے سرخ ہوتے یوں اٹھ کر سمجھ گیا تھا۔اسے اکاشہ کو ایسے شرماتے دیکھنا اچھا لگتا تھا۔

تم محبت ہو اکاشہ خزام کی محبت جیسے آں میں نے نہیں کھونا اگر تمہیں کھو دیا تو میں بہت ہرٹ ہو نگا بلکہ ممکن ہے یہ دل تو مر جائے گا اور میں بھی جب تم سے دور ہو نگا۔

رات کے دس بجنے والے تھے جب وہ گھر واپس آئے لاؤنج میں رافع اور زارا بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے۔

انہیں پر نظر پڑتے ہی اکاشہ انکی طرف بڑھی۔

یہ میں آپ دونوں کے لیے لائی ہوں آئس کریم انکی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

شکریہ سویٹ بھابھی۔۔۔!!! زارا نے آئس لیتے ہوئے کہا۔

آپ جلدی سے کھالیں ملٹ ہو جائے گی میں عشاء کی نماز پڑھ لو پہلے بہت دیر ہو گی ہے اتنا کہہ کر وہ اوپر چل دی خزام اس سے پہلے ہی روم میں جا چکا تھا۔ وہ کمرے میں داخل ہوئی تو خزام بیڈ پر لیٹ ہوا تھا دن بھر کی تھکن کے باعث اسے نیند آ رہی تھی عبایہ الماری میں رکھتی وہ واش روم میں وضو کرنے کی غرض سے چل دی۔

آپ نماز نہیں پڑھے گے دوبٹہ چہرے کے گرد لپٹتی خزام سے مخاطب ہوئی اسکی بات پر سرسری سی نظر ڈالتا جواباً سر نفی میں ہلاتا وہ دربارہ آنکھیں موند گیا۔

خفگی سے سر جھٹکتی اسکی طرف بڑھی آپ نماز پڑھ لیں پھر سو جانا پر نماز تو مت چھوڑیں۔

کل سے پڑھوں گا پکا اب ہمت نہیں ہے مجھ میں ضد مت کرو اکاشہ تم جا کر پڑھ لو اور پلیز لائٹ آف کر دو کروٹ لیتے کمبل اوڑھے بولا۔

میری بات سنیے۔۔۔!!!!التجائی لہجے میں کہتی چند قدم آگے بڑھتی کمبل ہاتھ کی مدد سے ہٹاتی اسے دیکھنے لگی

اکاشہ کی اس حرکت پر وہ چونک کر اسے دیکھتا اٹھ بیٹھا۔

سناؤ۔۔۔!!!لہجہ ہموار تھا۔نہ طیش ناکچھ۔اگر اکاشہ کی جگہ کوئی اور یہ حرکت کرتا تو اب تک اس گستاخی کی سزا سنا چکا ہوتا۔

آپ کو پتا ہے کونسی چیزیں قیامت کے دل ہماری سفارش کریں گی اکاشہ نے جس ادا سے پوچھا خزام کی نیند غائب گئ تھی کوئی اتنا معصومانہ کیسے بول سکتا ہے اور یہ لڑکی ہر وقت اپنی اداؤں سے اسے اپنا دیوانا بنائے رکھتی تھی۔سفید چادر کے ہالے میں اسکا چہرہ دھلی چاندنی لگ رہی تھی۔

نہیں۔۔۔!!!تم بتادو اس نے تجس سے سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھتے کہا۔

گہرا سانس لیتی وہ اسکے سامنے بیڈ پر براجمان ہوئی اور بتانے لگی۔

"قرآن کے ذریعے ہمیں معلوم ہوا ہے ہمارے تمام اعضاء ہیں آنکھ کان،ہاتھ باقی سب بھی قیامت کے دن اللہ پاک کو گواہی دیں گے کہ ہم نے ان کے استعمال سے کون کون

سے گناہ کروائے ہیں۔ جیسے ہم اپنے کانوں کو گانے سننے کے لیے استعمال کرتے رہیں ہیں ان آنکھوں کو حرام مواد دیکھنے کے لیے استعمال کرتے رہے ہیں یا ان ہاتھوں کو چوری کرنے یا کوئی غلط کام کرتے رہیں ہیں تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو یہ سارے اعضاء ہماری برائی کی گواہی دے گئ اچھے کام کرتے رہیں ہیں تو اچھی گواہی دیں گی"

"اسی طرح سے کچھ ہمارے اعمال ہونگے جو ہماری گواہی دے گے کہ اللہ اس نے مجھے پورا کیا یعنی وہ اعمال ہماری سفارش کرتے ہوئے کہے گے کہ اللہ اس نے مجھے پورا کیا تو اللہ پاک ہمیں نجات عطا کریں گے۔ "انشاءاللہ

اب ان اعمال میں سے ایک اعمال قبر ہے جب انسان قبر میں چلا جائے گا تو قبر میں عذاب سے بچانے کے لیے کچھ اعمال آئے گے جو انسان نے اپنی زندگی میں کیے ہونگے نہیں کیے ہونگے تو نہیں بچانے آئے گے۔ سب سے پہلے جب ہم قبر میں اتار دیے جاتے ہیں آپ کو پتا ہے منکر نکیر آتے ہیں ان کے آتے ہی بندے کو پتا چل جاتا ہے کہ اسکا ٹھکانہ جنت ہے یا جہنم پھر جب منکر نکیر چلے جاتے ہیں تو پھر ایک فرشتہ آتا ہے اتنا کہہ کر وہ کچھ پل کو

روکی۔اکاشہ کے چپ ہوتے ہی ہر جانب خاموشی چھاگئی تھی بوجھل اور بھیانک خاموشی شاید آگے بتائے کی اس میں ہمت نہیں تھی۔

کیاہوااکاشہ خزام نے اسکاہاتھ تھامے پوچھا۔

اس نے نفی میں سر ہلاتے گیلی سانس اندر کھینچی اور پھر دربارہ آہستہ لزرتی آواز میں بتانا شروع کیا۔

پھر ایک فرشتہ آتاہے جو کہ اندھااور بہراہوتاہے اوراس فرشتہ کے ہاتھ میں ایک ایسی سخت لوہے کی راڈ ہوتی ہے اگراس سے مضبوط پہاڑ کومارا جائے تووہ ریزہ ریزہ ہو جائے فرشتہ اس لوہے کی راڈ سے انسان کومارنے لگتاہے لیکن اس سے پہلے کہ وہ راڈاس انسان کو چھوئے نماز آکر کھڑی ہو جاتی ہے یعنی ایک اعمال "نماز" جو ساری زندگی آپ نے پابندی سے ادا کی ہے وہ تحفظ کی صورت میں آجاتی ہے آپکو بچانے کے لیے لیکن جب نماز ہی نہیں پڑھی ہو گی تووہ آپکو بچانے نہیں آئے گی (یادرکھیئے) پھر جب فرشتہ بائیں جانب

سے آتا ہے اور اس طرف سے حملہ کرنے لگتا ہے دوسرا عمل روزہ آجائے گا تو اگر آپ نے پابندی سے روزے رکھے ہونگے جو آپکی زندگی میں آپ پر فرض کیے گئے تو اس وقت آپکا رکھا گیا روزہ آجائے گا آپکی شیلڈ بن کر آپکو بچانے کے لیے پھر فرشتہ آپکی سر کی طرف سے حملہ کرنے کے لیے آئے گا تو قرآن کریم آئے گا جو آپ پڑھتے رہیں سمجھتے رہے ہیں اس پر عمل کرتے رہیں ہیں تو قرآن آجائے گا آپکی شیلڈ بن کر اسی طرح پاؤں کی طرف سے آپکی زکوٰۃ، صدقہ اور خیرات آجائے گی تو اس طرح سے چاروں طرف سے آپکی پروٹیکشن ان چار اعمال سے ہو جائے گی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث میں فرماتے ہیں قیامت کے دن روزہ اور قرآن یہ دونوں ہمارے لیے سفارشی بن کر آجائے گئے ہمارے رکھے گئے روزے اللہ پاک سے سفارش کرے گے کہ اللہ اسکو بخش دیں یہ بندہ آپکی خاطر سخت گرمی میں بھوک پیاس کو برداشت کرتا تھا آپکا ذکر کرتا تھا گناہوں سے توبہ کرتا تھا۔ اسی طرح قرآن پاک آپکی سفارش کرے گا ویسے تو پورا قرآن باعث بخشش ہیں لیکن قرآن پاک کی خاص طور پر دو سورتیں سورۃ آل عمران اور سورۃ بقرہ دونوں سورۃ جو شخص انہیں پڑھے، سمجھے ان پر عمل

کرے گا تو یہ دونوں سورتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بخشش بن کر آجائے گی اور سفارش کریں گیٔ۔

اور میں چاہتی ہوں آپ ان چاروں اعمال کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں اور خود سے کبھی الگ مت کریں روز قیامت ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے ایمانی ساتھی کے نام سے پکارے جائے آپ ان چاروں اعمال کو آپکی زندگی میں شامل کریں گے ناں۔۔۔؟؟اس نے امید سے پوچھا۔

ویسے بھی ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا فرمان ہے:

" 'عشاء اور فجر کی نماز منافقین پر سب سے زیادہ بھاری ہوتی ہے۔ "

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔LRI

’’ہم اگر فجر اور عشاء کی نماز میں کسی آدمی کو نہ پاتے تو اس کے بارے میں اچھا گمان نہیں رکھتے تھے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسری نمازوں کے اوقات میں آدمی بیدار ہوتا ہے

اس لیے دیگر نمازوں کا پڑھنا دشوار نہیں ہوتا، لیکن فجر اور عشاء کی باجماعت نماز کا اہتمام صرف مؤمن ہمھی کرتا ہے، جس کی بابت خیر و بھلائی کی اُمید کی جاتی ہے

تو پھر اُٹھیئے اور میرے ساتھ اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو جایئے، نماز ادا کیجئے کیونکہ نماز نیند سے بہتر ہے۔

میں کوشش کروں گا اکاشہ میں ان چاروں اعمال کو تھام لوں اتنا کہتا وہ ہلکا سا مسکرا کر کھڑا ہوا اور واشروم کی طرف بڑھا اکاشہ نے گردن پھیرے اسے جاتے ہوئے دیکھا۔پھر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

نماز پڑھتے ہی اکاشہ نے خزام کو دیکھا جو بنا دعا مانگے اٹھ رہا تھا۔

آپ دعا نہیں مانگتے۔۔۔؟؟؟اکاشہ نے انتہائی نرمی سے پوچھا۔

کتنے مشکل سوال کرتی ہے یہ لڑکی۔۔۔!!!اکاشہ واحد تھی جس کے سوالوں کے جواب خزام دینے سے ہمیشہ قاصر رہتا تھا۔

اکاشہ کے پوچھنے پر خزام کو لگا اسکے حلق میں یک دم کچھ اٹک گیا ہو۔

اسکا سر خود بخود نفی میں ہلا۔

اسکے جواب پر ایک لمحے کو روک کر اکاشہ نے خزام کو دیکھا تھا نا جانے کیسا بندہ تھا وہ۔

ادھر بیٹھیں اکاشہ نے اسے واپس بیٹھنے کا اشارہ کرتے کہا۔

آپ نے دعا کیوں نہیں مانگی اکاشہ نے افسردگی سے کہا۔

کچھ مانگنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی جو چاہا وہ مل گیا۔

تو کیا آپکو ہدایت ملی۔۔۔؟؟؟اکاشہ نے تجس سے پوچھا۔

ہدایت۔۔۔؟؟؟؟اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جیسے پوچھنا چاہتا ہو وہ کہنا کیا چاہتی ہے۔

خزام کے اس رد عمل پر اکاشہ نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا اسکے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

آپکو ہدایت کی ضرورت ہے۔۔ !!

اکاشہ کی بات پر خزام کے چہرے پر سایہ سا آ ٹھہرا

میں مانگو گا پر مجھے کیسے پتا چلے گا کہ اب مجھے ہدایت مل گئی ہے خزام نے سنجیدگی سے کہا۔

جب خاص بندے بن جائے گے اس نے اطمانیت سے کہا۔

اور خاص کیسے بنتے ہیں۔۔۔؟؟؟دوبارہ سوال کیا۔

اللہ اپنے خاص بندوں کو دوسروں سے الگ کر لیتا ہے کچھ الگ ہو جاتے ہیں اور کچھ کو وہ خود کھینچ کر الگ کر لیتا ہے اور جانتے ہیں کہ جنہیں اللہ خود کھینچ لے پھر ان کو کوئی اللہ سے جدا نہیں کر سکتا اللہ ان کو گمراہ نہیں ہونے دیتا پھر وہ اللہ کے خاص بندے بن جاتے ہیں۔

مگر زیادہ خوش قسمت جانتے ہیں کون ہوتے ہیں؟

خزام نے نفی میں سر ہلاتے جواب دیا۔

کوشش کرنے والے، وہ جو خود الگ ہو جاتے ہیں خود کو الگ کر لیتے ہیں کیونکہ ان کو ہدایت کی تلاش ہوتی ہے۔ ہدایت پر آنے سے پہلے جانے کتنی ہی دفعہ وہ شیطان کے جال سے بچ کر گزرتے ہیں کتنی ہی دفعہ وہ گرتے ہیں اور سنبھالتے ہیں خود کو صرف اور صرف اللہ کے خاص لوگوں میں شامل ہونے کے لیے اور پھر اللہ تعالیٰ کو انکی کوششیں محنت اور اللہ سے محبت و عقیدت اتنی پسند آتی ہے کہ اللہ ان کو اپنے قریب ترین لوگوں میں شامل کر لیتا ہے اور ان سے بڑھ کر اُن سے محبت کرتا ہے۔

خود کو دوسروں سے الگ کرنے کی کوشش میں لگے رہیں، ایک نہ ایک دن آپ اپنے رب کی محبت کو پالیں گے اور آپ کی اللہ کی محبت بے شک لازوال ہے۔

آپکو پتا ہے جب ہم اللہ سے محبت کرتے ہیں تو اللہ کی محبت کیسے ہم میں بسرا کرتی ہے۔

جب اللہ سے محبت ہونی شروع ہو جاتی ہے... تو اس محبت کا اثر ہمارے اوپر ظاہر ہونے لگتا ہے ہمارے قول و عمل سے...

اللہ کی محبت سکون ہے...امید ہے، توکل ہے، دعا ہے، عبادت ہے، مسکراہٹ ہے...
اور پتا ہے اللہ کی محبت خاموش رہنا بھی سکھا دیتی ہے...ایسی خاموشی جو دل کی گہرائیوں میں کہی جا کے اللہ سے سرگوشیاں کرتی ہے جس کے اندر سارے احساس بیان ہوتے ہیں...جو اللہ کے سوا کوئی نہیں سنتا، کوئی نہیں سمجھتا، کوئی نہیں جانتا!...

اکاشہ کی باتیں سن کر خزام کو دل میں عجیب سا سکون محسوس ہوا۔
یہی تھا سکون قلبی جو کہی اندر کی سیاہی کو دھیرے دھیرے نور میں بدل رہا تھا۔اکاشہ کے زندگی میں آتے ہی اللہ کے احکامات اسکی زندگی میں شامل ہونے لگے تھے۔

آپ سمجھ رہے ہیں ناں میں کیا کہا رہی ہوں اسے خاموش پا کر اس نے سوال کیا۔

میں سب سمجھ گیا ہوں میں اپنی پوری کوشش کروں گا۔اب سو جاؤ تمھیں جلدی سونے کی عادت ہے گیارہ بجنے والے ہیں
گڈ نائٹ۔۔۔۔"

میں ایک ضروری کام کر آؤں اتنا کہہ کر وہ اٹھا اور اسٹڈی میں چلا گیا۔

گڈ نائٹ۔۔۔اکاشہ نے جواباً مسکرا کر کہا۔وہ شخص اکاشہ کو اچھا لگنے لگا تھا شاید محبت اس پر مہربان ہو چکی تھی۔

اگلی صبح وہ شیشے کے سامنے کھڑا بال بنائے ٹائی باندھ رہا تھا اکاشہ کی پکار پر خزام نے اسے مڑ کر دیکھا۔اکاشہ کی نیند بیدار ہو چکی تھی۔ٹائی باندھتے صوفے کی جانب بڑھا اور صوفے پر بیٹھ کر جھکتے شوز پہنے لگا۔

آپ اتنی صبح کہاں جا رہے ہیں۔۔؟اور مجھے اٹھایا بھی نہیں اکاشہ کی فجر کے بعد آنکھ لگ گئی تھی۔

اسکے سوال پر خزام نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

میں تمھیں بتانا بھول گیا تھا میں کچھ دن کے لیے نیو یارک جا رہا ہوں ایک پروجیکٹ ملنے والا ہے میں نے اس پروجیکٹ کے لیے دو سال محنت کی ہے کچھ دن تک واپس آ جاؤں گا۔

اسکے جواب پر اکاشہ کے چہرے پر اداسی نمایاں ہوئی تھی اب اٹھ کر خزام گھڑی پہنتا الماری کی طرف بڑھا تھا۔

رات تک تو آپکا ایسا کوئی ادارہ نہیں تھا آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا افسردگی اور ناراضگی کے ملے جلے تاثرات لیے بولی۔

سوری میں بھول گیا تھا وہ اٹھتا اس تک آیا مسکراتے اکاشہ کے بکھرے بالوں کو ہاتھ سے ٹھیک کرتے اسے دیکھنے لگا۔ایک بات پوچھوں۔۔۔؟؟ خزام نے دلچسپی سے پوچھا۔

کیا تم مجھے یاد کروں گی۔۔؟اسکے سوال پر اکاشہ نے گہرا سانس کھینچ کر اسے دیکھ مخص اثبات میں سر ہلایا۔

آپکا جانا ضروری ہے کیا آنکھوں میں نمی لیے بولی اکاشہ کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔ محبت الہام ہوتے ہیں شاید اسے بھی ہو گیا تھا۔

میرا جانا ضروری ہے اکاشہ وہ سادگی سے کہتا پلٹنے لگا تو اکاشہ نے اسے پھر سے پکارا "اپنا خیال رکھنا۔" اس کی آواز میں نمی تھی بمشکل اپنے آنسوؤں کو ضبط کرتی بولی۔

تمھارا حکم سر آنکھوں پر۔۔۔!!! اسکے شفاف چہرے کو اپنے ہاتھوں کے حصار میں لیتے اسکی بھوری نم آنکھوں میں دیکھتے بولا۔

"ویسے تو تم روتی ہوئی بھی پیاری لگتی ہوں پر تمھارے رونے سے مجھے تکلیف ہوتی ہے اس لیے مت رویا کرو۔"

اب میں چلتا ہوں فلائیٹ کا ٹائم ہونے والا ہے گھڑی کی طرف دیکھتے بولا ابھی ایک قدم ہی پیچھے ہوا تھا کہ اکاشہ نے آگے بڑھ کر اسے سینے پر اپنا سر رکھتے دونوں بازو اسکے گرد باندھے اسکی اس حرکت پر خزام نے گہرا سانس کھینچتے اپنی تھوڑی اسے ماتھے پر رکھتے اسکی پشت کو سہلانے لگا اکاشہ اسے مجبور کر رہی تھی کہ اس سے دور جانے کا ارادہ ترک کر دے۔ یہ حلال رشتے کی کشش تھی جو اکاشہ کو خزام کے قریب لا رہی تھی۔

"میں جلد واپس آؤں گا۔۔" تمھارے لیے ایک سرپرائز ہے میرے جانے کے بعد کچن میں جانا تمھارے کچن میں جاتے ہی رخصانہ تمھیں دے گی میں اسے کہہ چکا ہوں۔

اب میں دادو لوگ سے مل لوں اتنا کہہ کر وہ آگے بڑھا پر اکاشہ اپنی جگہ سے نہیں ہلی دروازے پر روک کر اس سے اکاشہ کو پکارا.

" مجھے گیٹ تک الوداع کہنے نہیں آؤں گی۔"

اسکی بات کو عمل میں لاتی وہ اسکی پیروی کرتے اسکے ساتھ ہولی۔

سب سے ملتے وہ پورچ میں کھڑی گاڑی کی طرف بڑھا اکاشہ نے آنکھوں میں آئی نمی کو روکے چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسے الوداع کیا دل ابھی سے خزام کے لیے خیریت و عافیت کی دعائیں کرنا شروع ہو گیا تھا لاؤنج میں آتے ہی اسے خزام کی سرپرائز کے متعلق بات یاد آئی تو وہ کچن کی طرف بڑھی رخصانہ آپا خزام نے کیا میرے لیے آپکو کچھ دیا تھا۔۔۔؟؟

اسکی بات پر رخصانہ مسکراتی سلف کی طرف بڑھی اور اگلے ہی پل ٹرے ہاتھ میں تھامے اسکی طرف بڑھی یہ آپکے لیے انہوں نے بریک فاسٹ بنایا تھا اور یہ پھول (ٹرے میں ایک طرف گلاب کے پھول کی طرح اشارہ کیا) یہ آپ کے لیے خود آدھے گھنٹے کی محنت لگا کر پورے لان کا معائنہ کرنے کے بعد توڑا تھا صاحب جی کو کوئی اچھا ہی لگ رہا تھا کہتے تھے عام سی لڑکی کے لیے چاہیے ہوتا تو کوئی بھی چل جاتا پر بات اکاشہ کی ہے اور اکاشہ کے لیے تو خزام ایسے کوئی بھی لگا پھول توڑ کر نہیں دے سکتا اس کے لیے اس جیسا ہی تلاش

کروں گا۔اکاشہ بی بی یہ پھول بہت سوہنا ہے آپکی طرح۔اور یہ آملیٹ اور بریڈ کے سلائس رول انہوں نے بڑے جتن کر کے بنایا میں کہا تھا جی میں بنا دوں پر نہیں آپکا جادو ہے صاحب جی کہتے میں خود بناؤں گا میں تو حیران تھی صاحب جی نے آج تک پانی کا گلاس تک نہیں اٹھایا اور آپکے کے لیے یہ سب کر گئے اکاشہ بی بی آپ بہت خوش نصیب ہیں ہمارے صاحب آپکے آنے سے بدل گئے ہیں ورنہ اس سے پہلے انکی دوست مائرہ۔۔۔۔!!!اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کرتی دادو نے اسے جھڑک کر روک دیا رخصانہ کم بولا کرو اور اکاشہ کو اپنی کہانیاں سنانے کی بجائے جاؤ اور اوون میں ناشتہ گرم کر دوں۔

کہیں نہ کہیں دادو کو بھی اندازہ ہو گیا تھا جو ذکر مائرہ کا رخصانہ کر چکی تھی اسے نہیں کرنا چاہیے تھا اکاشہ کے چہرے کے تاثر بتا رہے تھے ادھوری بات پر وہ الجھن کا شکار تھی۔

تم میرے ساتھ آجاؤ رخصانہ ناشتہ میرے کمرے میں لادے گی۔اکاشہ ہامی بھرتی ہاتھ میں پھول تھامے ان کے ساتھ باہر آئی۔

دادو کے روم میں آتے ہی وہ روم کو دیکھ کر حیران رہ گئی تھی البتہ وہ ایک بار پہلے بھی آچکی تھی لیکن تب اس نے کمرے کو سہی سے نہیں دیکھا تھا صرف ایک جھلک دیکھ پائی تھی۔

واؤ۔۔۔دادو آپ کے پاس تو بہت سی اسلامک بکس اور ناول ہیں کاش میں پہلے آپکے کمرے میں آجاتی شیلف پر رکھی کتابوں کا جائزہ لیتی وہ خوشی سے بتا رہی تھی دادو یہ کتاب میں نے پڑھی ہوئی ہے آپکو بھی لٹریچر میں دلچسپی ہے کیا دادو۔۔۔؟؟؟

ہاں بہت زیادہ تمھارے دادا جب کہیں باہر جاتے تھے تو میں کتابوں کی ہی فرمائش کرتی تھی کہ وہ کہتے تھے کہ تم ہر بار کتابوں کی ہی فرمائش کرتی ہو اب دیکھو لو ایک خزام نے اسے تو سرے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے لٹریچر میں۔ بچپن میں بھی زبردستی بیٹھا کر کہانیاں سنایا کرتی تھی وہ واحد بچہ تھا جو نا کھلونوں سے کھلتا تھا ناں کارٹون دیکھنا تھا اس کے باوجود بھی بہت شرارتی تھا پھر نا جانے کب اتنا سنجیدہ رہنے لگ گیا پر اب تم آگئی ہو ناں تمھارے آنے سے وہ بدل رہا ہے اسکا ماتھا چومتے وہ نرمی سے بولی۔

مائرہ کون تھی دادو۔۔۔؟؟؟اکاشہ کے سوال پر دادو کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑا۔

تم جاننا چاہتی ہو اکاشہ اسکا ماضی۔۔۔ !!!

مطلب دادو اکاشہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

مائرہ خزام کا خوفناک ماضی ہے جب وہ کالج جایا کرتا تھا شاید بیس سال کا تھا وہ تب اسکی دوستی مائرہ سے ہوئی تھی مائرہ اسلام سے دور ایک کھولے خیالات والی ماڈرن لڑکی تھی خزام کے باپ کو ایک نظر نہیں بھاتی تھی لیکن خزام کسی حد تک اسے پسند کرتا تھا صرف پسند اپنے الفاظ پر زور دیتی دادو بولی پیار نہیں تھا اس لڑکی کی نظر صرف دولت پر تھی یہ بات خزام کے باپ کو پتا چل چکی تھی لیکن خزام نے یقین نہیں کیا بہت ہنگامہ ہوا تھا بہت جلد خزام کو بھی یقین ہو چکا تھا جب اسے خود پتا چلا مائرہ بہت سے لڑکوں کے ساتھ تعلقات رکھے ہوئے ہیں۔

اس وقت خزام نے اسے بھرے کالج میں بے عزت کیا تھا۔ خزام کی اس حرکت پر مائرہ نے اس سے انتقام لینے کا عہد دل میں کر لیا تھا پھر کیا تھا اس نے اپنی کچھ نازیبا تصاویر انٹرنیٹ ٹکنینک کی مدد سے خزام کے تصاویر سے جوڑ کر خزام کے باپ کو دی یہ دیکھتے ہی اسکے باپ کو گہرا صدمہ لگا تھا خزام اس وقت چپ رہا تھا کیونکہ بات اسکے کردار کی تھی ایک لفظ نہ بولا تھا اور یہ چیز اسکے باپ کو اندر ہی اندر کھا گئی تھی اور اسی صدمے میں میرا بیٹا چل بسا وہ دن ہے اور آج کا دن ہے خزام خود کو اپنے باپ کا قاتل سمجھتا ہے کہں بار ایسا ہوتا ہے اسکا ماضی خواب کی صورت میں آتا ہے اور تب وہ سو نہیں پاتا وہ اتنا سنجیدہ نہیں ہے اسکے اندر کا وہ نرم دل پہلے جیسا خزام موجود ہے وہ شاید تمھارے لیے کسی حد تک خود کو نارمل رکھتا ہے پر اسکے زخم اب بھی تازہ ہیں جن لوگوں پر اس نے بھروسہ کیا انہوں نے ہی اسکا یقین اور مان توڑا وہ اسکی طرف داری کرنے میں آگے آگے ہوتا تھا اور اس نے ہی اس پر الزامات لگائے جسکو اچھا سمجھا اسی نے نقصان پہچایا آج سے چار سال پہلے اسے لگتا تھا کہ اسے تنہائی کے علاوہ اسے کچھ راس نہیں ہو گا اسکے ہر طرف خاموشی کا راج ہوتا تھا۔ میں تمھیں اس لیے بتا رہی ہوں کہ تم اسکا مرہم بنو ایک اچھا ہمسفر ماضی کی بنیاد پر

اپنے ہمسفر کو نہیں جانچتا۔اکاشہ خاموشی سے انکی باتیں سن رہی تھی اسے یقین نہیں آرہا تھا کوئی اتنی ازیت میں کیسے جی سکتا ہے۔

اس نے بے قدری کی تھی اکاشہ تم مت کرنا وہ تم سے محبت کرتا ہے اسکے وجود پر لگے زخم بھرنے لگے ہیں میں تمھیں اس لیے بتایا کہ آنے والے وقت میں تم کسی غلط فہمی کا شکار مت ہو۔

جی دادو آپ فکر مت کریں سب کا ماضی ہوتا ہے ہم کون ہوتے ہیں لوگوں کو جج کرنے والے میں ایک ابھی بیوی بنوں گی وہ انکا ماضی تھی اور تب وہ میچور بھی ناں تھے میں انکا حال ہوں میں اچھی لڑکیاں اپنے گھر کو شہد جیسا مٹھیا بناتی ہیں۔

میں جاتی تھی میری بیٹی یہی کہے گی جیتی رہوں اللہ تم دونوں کو خوش رکھیں۔

ایک کام دیا تھا تمھیں وہ بھی تم سے نا ہو سکا مجھے اس لڑکی کی چلتی سانسیں زہر لگ رہی ہیں وہ لڑکی اب تک زندہ کیوں ہے۔وہ طیش سے بولی اسکے لہجے میں نفرت تھی فقط نفرت۔

مجھے چھوڑا تھا ناں تم نے، بڑا ناز ہے تمھیں اپنی بیوی پر دیکھتی ہوں کتنے دن تک اپنی بیوی کو بچاؤ گے۔سگریٹ سلگتے اس نے اپنے وجود کو کھڑکی کی جانب پھیرا ٹھنڈی ہواؤں نے اسکے سلگتے وجود کو چھوا باہر موجود پورا لان سیاہی میں ڈوبا تھا اسکے پیچھے کھڑا شخص کچھ قدم چلتا اسکے پہلو میں کھڑا ہوا میں پوری کوشش کر رہا ہوں بس تھوڑا وقت دو۔بہت کر لی تم نے تاخیر اب جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو گے تم مائرہ کو ٹھکرایا ہے اس نے، اتنا تڑپاؤں گیٔ کہ ساری زندگی سکون کے لیے دربدر پھیرے گا پر سکون نہیں پائے گا اسکی بیوی اسکی زندگی ہے ناں اسکے مرتے ہی وہ زندہ کاش کی طرح اپنی سانسس گنے گا سگریٹ کا کش بھرتے اگلے ہی پل باہر ہوا میں خارج کرتی بولی اگلے ہی پل کمرے میں موجود ان دونوں کا قہقہہ گونجا۔اپنا موبائل نکال کر چند بٹن دباتے ایک نمبر ڈائل کرتے اپنے کان سے لگایا میرا ایک کام ہے ایک لڑکی کی تصویر تمھیں بھیج رہی ہوں اور ایک آدمی بھی تمھارے

ساتھ ہو گا اس لڑکی کو تڑپا تڑپا کر مارنا ہے پر مارنے سے پہلے تم جو چاہو کر سکتے ہوں اسکے ساتھ تمھارے کام کا کمال مال ہے اتنا کہتی وہ فون رکھتی سگریٹ کا بھرپور کش لیتی ساتھ کھڑے شخص کو دیکھنے لگی میری ایک شرط ہے اس لڑکی پر پہلا حق میرا ہو گا میرے بعد باقیوں کا منظور ہے۔۔؟؟؟

ٹھیک ہے پہلے تم جو کرنا چاہو کر لینا کتنا کمرے سے باہر چلی گئی اُسکی بات سنتے ہی سلیم کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

صبح معمول کے مطابق فجر کے وقت اسکی آنکھ کھلی فجر کی نماز پڑھنے کی غرض سے وضو کرتی نماز کی چادر اپنے چہرے کے گرد لپیٹتی کچھ منٹ میں نماز ادا کرنے کے بعد جائے نماز تہہ لگاتے ایک نظر زارا کو دیکھا جو پُر سکون نیند سو رہی تھی زارا کو اکاشہ نے اپنے کمرے میں سونے کے لیے کہا تھا کیونکہ خزام نیویارک تھا جسکی وجہ سے زارا کچھ دن کے لیے

اکاشہ کے کمرے میں سونے والی تھی۔اسے خزام یاد آیا تھا اسکی باتیں یاد آئی تھی "وہ شخص اپنے لفظوں اور عمل سے اسے خاص ہونے کا احساس دلاتا تھا۔"

آج اکاشہ کو یونی جانا تھا نو بجے یونی کے لیے تیار ہوتی داد واور سلطانہ بیگم سے ملتی لاونج عبور کرتی پورچ میں کھڑی گاڑی کی طرف قدم قدم چلتی آگے بڑھ رہی تھی رافع کی چھٹیاں تھی تو اکاشہ ڈرائیور کے ساتھ جا رہی تھی اکاشہ کی کلاس دس بجے تھی یونی جانے سے پہلے وہ حجاب کے گھر جا رہی تھی شادی کی مصروفیات میں اب تک حجاب سے نہ مل سکی تھی۔

کچھ منٹ کا فاصلہ طے کرتی اب وہ دروازے کے اندر موجود تھی حجاب کے چہرے پر ہمیشہ کی طرح پُر سکون تاثر موجود تھا اکاشہ کو دیکھ کر گویا وہ مسکرا دی تھی سلام کرتی وہ دونوں ہمیشہ کی طرح چھوٹے سے گھر میں لگی پھولوں کی کیاری کے پاس براجمان تھیں۔

کیاہوااکاشہ پریشان لگ رہی ہو کچھ ہوا ہے کیا۔۔۔؟؟؟اکاشہ کے چہرے پر پریشانی کے تاثر پاتے وہ اسے سے مخاطب ہوئی۔

کچھ نہیں حجاب آپی۔۔۔!!!میں بس سوچ رہی ہوں کہ پتا نہیں میں اچھی بیوی بنوں گی بھی کہ نہیں۔

تم اچھی ہی ہو ہمیشہ ایسی ہی رہنا،رہی بات اچھی بیوی کی تو۔۔۔وہ بننے کے لیے بس ایک چیز پر عمل کرواور وہ ہے۔"سیرت"

سیرت۔۔۔"کیسے؟

اچھی بیوی اپنی خوبصورتی سے نہیں بلکہ اپنی اچھی سیرت سے شوہر کو اپنا بناتی ہے تم جانتی ہو اکاشہ مرد عورت کے ایمان،حیاوالی سیرت سے متاثر ہوتا ہے عورتیں اپنے مردوں کی توجہ حاصل کرنے کے لیے جتنی محنت اپنے بناؤ سنگھار پر کرتی ہیں اگر صرف کچھ محنت

اپنی سیرت پر کریں تو مرد کا دل جیت لیں مرد چاہے خود سیاہ کردار کا مالک ہو پر زندگی گزارنے کے لیے وہ ایک حیاوالی عورت کا انتخاب کرتا ہے۔ عورت اپنی حیا کی وجہ سے انمول ہوتی ہے، خاص ہوتی ہے، قیمتی ہوتی ہے، نایاب ہوتی ہے بالکل جنت میں چھپی حیاوالی حوروں کی طرح، ویسے ہی جیسے بند سیپ میں چھپا گوہر کی حیا کی ہوتی ہے اسی طرح دنیا میں عورت پردے میں چھپی اپنی حیا کی وجہ سے کوئلے کی کان میں چھپے ہیرے کی طرح نایاب ہوتی ہے۔

اور ویسے بھی عورت میں اللہ نے آٹو میٹیکلی حیا رکھی ہے اور جس عورت کی حیاوالی سیرت نہیں ہوتی وہ صحیح معنوں میں عورت نہیں ہوتی اسی طرح مرد کو عورت کی حیا کی حفاظت کے لیے پیدا کیا گیا ہے اگر مرد اس حیا کی حفاظت نہیں کرتا تو وہ مرد نہیں ہوتا۔

بس تم نے حیاوالی سیرت سے متاثر کرنا ہے تم نے اپنے شوہر کو یہ احساس نہیں دلانا کہ اس نے ایک ہمسفر کا انتخاب کیا ہے۔

اگر شوہر ماضی میں یا مستقبل میں کوئی گناہ یا غلطی کریں تو اچھی بیوی کیا کرتی ہے۔۔؟؟

اکاشہ نے سادگی سے نرم لہجے میں پوچھا۔

اسکی بات پر حجاب مسکرا کر اسے دیکھنے لگی۔

اکاشہ ہم سب انسان ہیں اور گناہ انسانوں سے ہی ہوتے ہیں۔ ہم سب میں کوئی ناں کوئی عیب ضرور ہوتے ہیں اور ہم سب سے گناہ سرزد ہو جاتے ہیں اللہ کے نیک بندوں سے بھی گناہ ہو جاتے ہیں

۔"گناہوں سے پاک کوئی انسان نہیں ہے گناہوں سے پاک تو فرشتے ہوتے ہیں۔"

گناہ تو حضرت آدم سے بھی ہوا تھا لیکن آدم علیہ السّلام گناہ ہونے کے بعد فوراً اللہ سے رجوع کیا تھا اور کہا تھا کہ

"اللہ مجھے معاف فرمادیں آپکے علاوہ کوئی معاف کرنے والا نہیں۔"

اور جو شخص اللہ سے اپنے گناہوں کی توبہ طلب کرتا ہے تو اللہ کے ذمے لازم ہے کہ وہ ہمارے گناہ معاف کر دیں۔

تمھیں اگر اپنے شوہر کا کوئی گناہ یا عیب پتا چل جائے تو تم نے پردہ پوشی کرنی ہے عیب جوئی نہیں کرنی کیونکہ اللہ تعالیٰ کو عیب جوئی نہیں پسند اور جو چیز اللہ کو ناپسند ہو وہ ہمیں چھوڑ دینی چاہیے۔ حدیث میں آتا ہے۔

"جو شخص دنیا میں لوگوں کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ قیامت والے دن اس شخص کی پردہ پوشی کریں گے۔"

اس لئے تم نے پردہ پوشی کرتے ہوئے اکیلے میں نرمی برتتے ہوئے انہیں سمجھنا ہے۔

جی انشاءاللہ میں ایسا ہی کروں گی اب چلتی ہوں ورنہ لیٹ ہو جاؤ گی۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی اکاشہ نے ڈرائیور کو یونیورسٹی جانے کی تاکید دی۔

ابھی وہ یونیورسٹی سے کچھ فاصلے پر ہی تھی کہ گاڑی اچانک روکی اکاشہ نے چونک کر کھڑکی سے باہر دیکھا تو چار لوگ اپنی گاڑی انکی گاڑی کے آگے روکے انکی جانب بڑھ رہے تھے سب نے چہرے پر سیاہ کپڑے کو نقاب کی صورت میں لیا ہوا تھا۔

ان چہروں میں وہ ایک شخص کا چہرہ پہچان چکی تھی۔اکاشہ کا دل بے تحاشہ گھبرا رہا تھا

سلیم بلند آواز میں ہدایت دیتا گاڑی کی طرف بھاگا تھا۔

تیز ہوتے تنفس کے ساتھ اکاشہ نے ڈرائیور کو گاڑی چلنے کا کہا پر تب تک وہ چاروں گاڑی کے قریب آ چکے تھے۔اسکا دل ایک دم سے دھڑکنا بھول گیا تھا دروازہ کھولے اس شخص

نے بے رحمی سے اکاشہ کو بالوں سے پکڑا اسکے حلق میں کچھ اٹکا تھا کہ اسے سانس لینا مشکل لگ رہا تھا۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔!!!اس نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔اسکی آواز کھوکھلی اور خوفزدہ تھی، بالوں کو اتنی سخت گرفت سے پکڑا تھا کہ اسے اپنا سر دکھتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

ڈرائیور کو دو لوگوں نے اپنے گرفت میں گھیر رکھا تھا۔

سلیم اسے بے رحمی سے گھسیٹنے والے انداز میں لے جا رہا تھا گھسیٹنے کے باعث ایک جوتا اسکے پاؤں میں سے نکل کر پیچھے رہ گیا تھا۔

روڈ برف کی طرح ٹھنڈا یخ تھا پاؤں میں جوتا نا ہونے کے باعث ٹھنڈ اسکے وجود میں اتر کر اسکی ہڈیوں تک کو جما رہی تھی۔

گاڑی کے قریب پہنچتے ہی گاڑی کا دروازہ کھولے اکاشہ کو پھینکنے کے انداز میں اندر کیا ہاتھ سے ڈرائیور کو گرفت میں لیے آدمیوں کو واپس آنے کا کہتے گاڑی سٹارٹ کی۔

اگلے ہی چند پل گاڑی دوڑاتے ہوئے وہاں سے غائب ہوئی۔ چھوڑو مجھے کہاں لے جا رہے ہوں پلیز مجھے جانے دو سلیم نے خباثت سے اکاشہ کو دیکھا دور رہوں مجھ سے اپنے قریب آتے سلیم کو اس نے کراہت سے دھکا دیتے دور کیا۔

اپنے اڈے پر پہنچتے ہی تم میری ہو گی ایک گھنٹے میں ہم پہنچ جائے گے اتنا کہتے اس نے فون نکالا اور نمبر ملایا مال مل گیا ہے کچھ وقت میں ہم اڈے پر پہنچ جائے گے تم بھی وہاں آ جاؤ۔

یہ لڑکی بولتی ہوئی مجھے زہر لگ رہی ہے اسے کچھ وقت کے لیے یہ انجکشن لگا کر سلا دو آگے بیٹھے آدمی نے اکاشہ کو روتی آواز میں منت کرتا دیکھ اکتا کر کہا۔

اگلے ہی پل سلیم نے بے رحمی سے انجکشن میں نیند کی دوا بھرتے اسکے بازو پر لگایا اکاشہ کو سب دھندلا سا نظر آنے لگا اور چند لمحوں بعد وہ آنکھیں بند کرتی پیچھے سیٹ کی پشت کو جا لگی۔

دوسری طرف اس واقعے سے بے خبر خزام اپنے ہوٹل کے روم سے باہر آسمان کو دیکھ رہا تھا جہاں شام کی سرخی پورے آسمان میں دھیرے دھیرے پھیل رہی تھی۔

یہ میٹنگ اس کے لیے بہت ضروری تھی اتنی محنت کی بعد آج وہ پروجیکٹ حاصل کرنے جا رہا تھا۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھا جب اسکے موبائل کی رنگ ٹون بجی پل بھر میں اس نے ہاتھ میں پکڑا فون اپنی نگاہوں کے سامنے کیا اور پھر نمبر دیکھ کر اسکا چہرہ سپاٹ پڑا۔

اگر بچا سکتے ہو تو بچالو اپنی بیوی کو اگر ذرا بھی دیر ہوئی نہ اسکی عزت رہے گی اور نہ وہ خود زہر اگلتے لہجے میں اتنا کہتی کال کاٹ کرتی اڈے کی طرف بڑھی جہاں اکاشہ کو لایا گیا تھا۔

مائرہ کی بات سنتے ہی خزام بے چینی سے روم میں ٹہلتا بار بار رافع اور سلطانہ کا نمبر ڈائل کر رہا تھا مگر خزام کی طرف سے کی گی کال لمحہ بہ لمحہ منقطع ہو رہی تھی کچھ سوچ کر اس نے ڈرائیور کا نمبر ڈائل کیا ڈرائیور نے کال اٹھالی تھی کیا ہوا ہے اکاشہ کو کہاں ہے وہ خزام نے پریشانی کے عالم میں سیدھا سوال کیا۔

وہ میڈیم جی کو چار لوگ اپنے ساتھ لے گئے میں نے بچانے کی کوشش کی لیکن میں ناکام رہا وہ چاروں انہیں گھسیٹتے ہوئے لے جا رہے تھے گاڑی پر نمبر پلٹ نہیں تھی ہاں ایک آدمی کا نام سلیم تھا اکاشہ جی نے دھیرے سے انہیں دیکھتے ہی کہا تھا۔

ڈرائیور کی چند پل سننے کے بعد فون کان سے ہٹاتے کال منقطع کرتے چند بٹن دباتے دوبارہ کان سے لگایا۔

اگلے پانچ منٹ کے اندر میری پاکستان کی فلائٹ بک کرو جلدی۔۔۔!!!!اتنا کہتے کال کی دوسری پار بیٹھے شخص کی بات سنے بغیر کال بند کرتا تیزی سے باہر کی جانب بڑھا۔

گاڑی سٹارٹ کرتے ائیر پورٹ کی جانب بڑھا کچھ دیر بعد اسکی گاڑی نیو یارک کے روڈ پر تیزی سے دوڑ رہی تھی کیسی خیال کے تحت ڈیش بورڈ سے موبائل اٹھاتے موبائل سکرین پر نمبر تلاش کرتے اگلے ہی لمحے ملانے کے بعد کان سے جمایا۔

اسد۔۔۔"میں تمھیں ایک نمبر بھیج رہا ہوں اس نمبر کی لوکیشن معلوم کروا بھی اسی وقت میں کچھ گھنٹوں میں آجاؤں گا پاکستان جلدی کرو ذرا سی بھی دیر نہیں ہونی چاہیے موبائل ہٹا کر اس نے اگلے ہی پل ساتھ سیٹ پر ڈالا پھر پیشانی مسلتا اندر اٹھتی اذیت کو فراموش کرنے لگا۔

دوسری جانب شاہ ہاؤس میں سب پریشان تھے اکاشہ کے گھر والے بھی یہ خبر سن کر شاہ ہاؤس آ گئے تھے پولس اسٹیشن میں بھی رپورٹ درج کروادی تھی لیکن ابھی تک اکاشہ کا کچھ پتا نا چلا تھا شام ہو رہی تھی نعیمہ کا رو رو کر برا حال تھا جبکہ دادو دعائیں کی جا رہی تھی۔ سلطانہ نے نعیمہ کو حوصلہ دیتے اسکی پشت کو سہلایا۔

کہاں رکھا ہے اسے اڈے پر پہنچتے اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"تہہ خانے میں رکھا ہے۔"

ٹھیک ہے۔۔۔"کسی کو بھی ہمارے اس اڈے کے بارے میں پتا نہیں چلنا چاہیے۔ کسی بھی قسم کی غیر ذمے داری میں برداشت نہیں کروں گی۔

تم ایک بار دیکھ لو چل کر اسے سلیم نے تہہ خانے کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

اس منحوس لڑکی کی شکل تک نہیں دیکھتی مجھے جب مر جائے تو بتا دینا۔

رات تک اسکی سانسس روک جانی چاہیے سمجھے تم سخت لہجے میں کہتی وہ گاڑی کی طرف بڑھی۔

اندر تہہ خانے میں اکاشہ رسیوں میں بندھی ٹھنڈے یخ فرش پر اوندھے منہ پڑی تھی کچھ دیر پہلے ہی اسے حوش آچکا تھا کراہتے ہوئے اس نے ہاتھ پاؤں سیدھے کرنا چاہیے مگر رسیوں کی گرفت اور جسم برف کی طرح جما ہوا، سر میں اٹھتی درد کی شدید ٹیسوں کے باعث وہ ہل نہیں پا رہی تھی آنکھوں میں بہتے ابلتے آنسوؤں اب تک تیزی کے ساتھ گردن میں لڑھک رہے تھے گلا مزید رونے کی وجہ سے دکھنے لگا تھا اور دل تو جیسے کسی نے تیز برچھی سے اندر تک زخمی کر دیا تھا سرخ آنکھیں جل رہی تھی اسکا وجود تاریک تہہ خانے میں ہر طرف چھائے خوفناک سناٹے سے لرز رہا تھا۔

"خزام۔۔۔اکاشہ نے بے اختیار دل سے پکارا۔

آپ نے میرے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں نرمی سے لے کر کہا تھا۔"آپ۔۔۔"مجھے سنبھال کر رکھیں گے کبھی کچھ نہیں ہونگے دیں گئے تو پھر آپ کہاں ہیں میں تکلیف میں ہوں مجھے لگ رہا ہے میں مر جاؤ گی کیا آپ مجھے محسوس کر سکتے ہیں۔آپکی اکاشہ آپکو یاد کر رہی ہیں آپ تو محرم ہیں ناں میری روح کے۔۔میرے جسم کے مکین ہیں تو میری روح کے مالک۔۔۔آجائیں ورنہ میری حیا کو یہ درندے ماردیں گے اور آپکی اکاشہ یہ ذلت نہیں سہہ پائے گی اُس نے تڑپ کر لزرتی آواز میں کہا۔

نیویارک ائیر لائن کا جہاز اسلام آباد ہوائی اڈے پر اتر چکا تھا پانچ گھنٹے کے سفر کے بعد جس وقت وہ اسلام آباد ایئرپورٹ پر اتری تو پاکستانی وقت کے مطابق شام کے سات بج رہے تھے۔

گھر جانے کی بجائے اس نے رافع کو واپسی کی اطلاع فون پر ہی دے دی تھی ساتھ ہی گاڑی ایئرپورٹ پر منگوالی تھی۔

اس نے دربارہ کسی کا۔ نمبر ملایا تھا گڈ۔۔۔!!! جلدی سے لوکیشن مجھے سینڈ کرو میری بات دھیان سے سنو اپنے ساتھ کچھ بندے لے کر اس جگہ پر پہنچ جاؤ مگر خیال رہے میرے وہاں آنے تک تم سب گاڑی میں ہی رہو گے جب تک میں نا کہو حملہ نہیں کرنا کسی قسم کی غلطی نا ہو ورنہ تم جانتے ہوں انجام کیا ہو گا۔

اتنا کہتا وہ گاڑی سٹارٹ کرتا اڈے کی جانب بڑھا خزام گاڑی فل سپیڈ پر دوڑا رہا تھا۔اسکے چہرے پر سایہ سا آ ٹھرا۔۔اسکے وجود میں اٹھتی اذیت اندر تک کھائے جا رہی تھی وہ پہلے ہی اپنے باپ کو کھو چکا تھا پر اب وہ اپنی ماضی کی وجہ سے اکاشہ کو نہیں کھو سکتا تھا اسکے اندر کچھ ڈوب کر ابھرنے لگا تھا گزرے وقت کی تلخ یادیں اسے اندر سے جلا رہی تھی وہ سب جتنا ہی اذیت ناک تھا اتنا ہی تاریک لیکن اس خوفناک تاریکی کا سایہ وہ اکاشہ پر نہیں پڑنے دے سکتا تھا اس تاریک ماضی میں کسی ایک کا قتل لکھا تھا جو صرف وقت ہی جانتا تھا اسے لگتا تھا اسکی کوئی کمزوری نہیں ہے اس کے لیے اب کچھ بھی عذاب نہیں بن سکے گا اب

ماضی کی آگ اسے نہیں جلا سکتی لیکن وہ کیسے بھول گیا تھا ہر انسان کی کوئی نا کوئی دکھتی رگ ہوتی ہے اور اسکی یہی کمزوری مائرہ کے ہاتھ لگ گئی تھی۔

سارے راستے وہ اکاشہ کے بارے میں سوچتا آیا تھا اسکی آنکھیں نم پڑی تھی ہاں وہ رو رہا تھا اسکی سانسوں میں اذیت تحلیل ہونے لگی تھی۔

تہہ خانے میں آتی ان قدموں کی آواز جو رفتہ رفتہ اسکے قریب آتی جا رہی تھی، وہ بخوبی سن سکتی تھی۔ بڑھتے دھب دھب قدم اکاشہ کو سر میں ہتھوڑے برسنے کی مانند لگ رہے تھے بمشکل دندھلاتی ہوئی آنکھوں سے اس نے سامنے سے آتے اس شخص کو دیکھنا چاہا مگر دماغ پر چھائی غنودگی کے باعث ناکام رہی۔ وہ اس کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھ کر چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے اسکا روتا ہوا چہرہ دیکھنے لگا تمھیں کیا لگا اتنی آسانی سے تم سلیم سے بچ جاؤ گی تمھاری آنکھوں میں یہ آنسوں بہت اچھے لگ رہیں سگریٹ کا کش بھرتے اسکے منہ پر پھونکتے ہوئے کہا چلو اب میرے ساتھ مجھے خوش کرنے آخر کو سابقہ منگیتر ہو

تمھارے وجود پر تھوڑا حق تو میرا بھی ہے ویسے کہاں ہے تمھارا شوہر ہر بار تو آجاتا تھا پر شاید اس بار قسمت میرے ساتھ ہے۔

دیکھو اب میں تمھاری رسی کھول رہا ہوں تو اچھی سابقہ منگیتر کی طرح میرے ساتھ چلنا اسکے پاؤں کو رسیوں سے آزاد کرتے ہوئے کہا جبکہ ہاتھ بندھے رہے۔

چند قدم چلتے ہی وہ تہہ خانے سے باہر تھے اکاشہ کے پاس یہی موقع تھا خود کو آزاد کرنے کا۔

کچھ قدم چلنے کے بعد اپنی پوری قوت لگاتے اس نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے آزاد کیا اور اگلے ہی پل بندھے ہوئے ہاتھوں سے اسے دھکا دیتے بھاگنے لگی۔

)گالی) کہاں بھاگ رہی ہوں پکڑوں اسے سلیم نے بھاگتے ہوئے آدمیوں کو بھی اسکے پیچھے بھاگنے کو کہا۔

اکاشہ تیز ہوتی سانسوں اور بے جان وجود کے ساتھ ننگے پاؤں اندھیرے میں پتھریلے راستے پر بھاگ رہی تھی زمین پر نوکیلے چھوٹے چھوٹے پتھروں کی وجہ سے اسکے پاؤں بری طرح دکھنے لگے تھے اسے راستے کا علم نہیں تھا بس وہ اس جہنم سے نکلنا چاہتی تھی اس نے ایک بار بھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا تھا وہ جتنا تیز بھاگ سکتی تھی بھاگ رہی تھی صبح سے کچھ نا کھانے اور غنودگی کی وجہ سے اسکی ہمت جواب دے رہی تھی لیکن اسے کسی صورت بھی رو کنا نہیں تھا وہ نڈھال ہوتے وجود اور ماؤف ہوتے ذہین کے ساتھ قدم آگے بڑھا رہی تھی سرخ سوجی ہوئی آنکھوں کے سامنے بار بار اندھرا آرہا تھا مگر اسے یہ موقع نہیں گوانا تھا۔

خزام تہہ خانے سے کچھ دوری پر تھا آسمان پر بادل چھائے تھے ٹھنڈی تیز ہوائیں چل رہی تھی گاڑی فل سپیڈ میں سڑک پر دوڑ رہی تھی ابھی آدھے گھنٹے کا سفر اور باقی تھا سڑک کے دونوں اطراف درخت لگے ہوئے گاڑی کی ونڈوز کھلی تھی ہوائیں خزام کے وجود سے ٹکرا کر پلٹ رہی تھی۔

دیکھو روک جاؤ ورنہ تمھارے حق میں اچھا نہیں ہو گا سلیم نے بلند آواز میں اسے پکارا تھا اگر تم نارو کی تو میں تمہیں گولی مار دونگا مگر اکاشہ کو اپنی حیا کی پرواہ تھی وہ مر سکتی تھی پر یہ ذلت نہیں سہہ سکتی تھی وہ مسلسل بھاگے جا رہی تھی اسے بس ایک آیت یاد آ رہی تھی جسے وہ زیر لب بار بار دہرائی جا رہی تھی۔

وَمَنۡ یُّسۡلِمۡ وَجۡهَهٗۤ اِلَی اللّٰهِ وَهُوَ مُحۡسِنٌ فَقَدِ اسۡتَمۡسَکَ بِالۡعُرۡوَةِ الۡوُثۡقٰی ؕ وَاِلَی اللّٰهِ عَاقِبَةُ الۡاُمُوۡرِ

)لقمان آیت 22(

"اور جو شخص اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے اور وہ ہو بھی نیک تو یقیناً وہ ایک مضبوط سہارا تھام چکا اور سارے کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہی ہے۔"

ماضی

اکاشہ کا تفسیر کلاس میں پہلا ہفتہ تھا آج کی کلاس میں سورۃ لقمان کی بقیہ آیات کی تفسیر کرنی تھی کلاس میں سب لڑکیاں خاموشی سے اپنے اپنے مصحف تھامے بیٹھی تھیں کلاس میں داخل ہوتے ہی وہ آخری صف پر براجمان ہوتے مطلوبہ صفحہ کھولنے لگی تفسیر شروع ہو چکی تھی۔

"اور جو شخص اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے اور وہ ہو بھی نیک تو یقیناً وہ ایک مضبوط سہارا تھام چکا اور سارے کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہی ہے۔" (لقمان آیت نمبر 22)

دیکھیں ہم زندگی میں بعض اوقات بہت سی مشکلات میں گھیر جاتے ہیں جسکا کوئی حل نظر نہیں آرہا ہوتا تو ہم پریشان ہوتے ہیں لیکن اس مشکل سے نکلنے کا انجام ہمیں اللہ کی طرف سے ہی آنا ہوتا ہے۔

اللہ پاک نے ہمیں اس آیت میں پریشانی اور غم سے نجات کا طریقہ بتادیا ہے جس کی جو دو کنڈیشن ہیں پہلی یہ کہ آپ نے خود کو اللہ کے سپرد کردیں اب اللہ کے سپرد کرنا خود کو کیا ہوتا ہے کہ آپ اپنے تمام تر معاملات، تمام تر پریشانیاں، تمام تر خوشیاں یہ سب اللہ کو دے دیں یعنی آپ کہیں کہ میں نے اپنی زندگی کا فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں چھوڑا میں وہی کروں گی جو اللہ سبحانہ وتعالی نے قرآن کے ذریعے مجھ سے کرنے کو کہا ہے باقی جو اسکا انجام آنا ہے وہ میں نے اللہ کے سپرد کردیا تو یقین کریں جس دن آپ نے یہ اپنا عہد کیا اس دن آپ اتنے پُر سکون ہو جائے گے کہ اس سکون کا کوئی نعم البدل نہیں ملے گا۔

معلمہ مصباح کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ ہم اپنے معاملات اللہ کے حوالے کس طرح کریں۔۔؟؟ دوسری صف میں بیٹھی لڑکی نے سوال کیا۔

معلمہ مسکرائی اور بتانے لگی وہ اس طرح کر سکتے ہیں کہ آپکو اپنی زندگی میں کوئی قدم اٹھانا ہو یا کسی پریشانی میں مبتلا ہو جائے تو آپ نے قرآن کے ذریعے جاننا ہے اور عمل کرنا ہے اور پھر آپکا دوسری کنڈیشن کو بھی عمل میں لانا ہو گا تب جا کر آپ اللہ کے سپرد کرے گے

جو ہے کہ آپ نیکو کار بھی ہیں یعنی آپ نیکی بھی کرتے ہیں تو جب آپ یہ دو کنڈیشن اختیار کرتے ہیں تو آپ ایک مضبوط سہارا تھام لیتے ہیں اور وہ مضبوط سہارا اللہ کا ہے اور آپ سب جانتی ہیں اللہ سے زیادہ مضبوط سہارا تو کسی کا ہو نہیں سکتا کیونکہ دنیا کی سہارے جو ہیں یہ مکڑی کے جالے سے بھی کمزور ہوتے ہیں۔

اور دیکھیں لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے اللہ پر چھوڑ دیا کر وہ خود کوشش نا کریں نیکی نا کریں تو یہ غلط ہے اپنی طرف سے اللہ کو راضی کرتے جائیں اور ساتھ میں اپنے معاملات اللہ ہر بھی چھوڑ دیجئے کیونکہ بعض اوقات لوگ کیا کہتے ہیں کہ میں تو بہت نیکی کرتی ہوں لیکن میری زندگی میں تکلیفیں کیوں آتی ہیں کیوں اللہ تعالیٰ مجھے بار بار آزمائش سے گزارتے ہیں تو دیکھیں آزمائش تو اللہ کے پسندیدہ بندوں کی ہوتی ہے کہ جن کو اللہ آزما رہے ہوتے ہیں کہ وہ میری جنت کے قابل ہیں یا نہیں یعنی آپ کے لیے تو فخر کی بات ہے کہ آپکو اس قابل سمجھا آپکو آزمایا جائے ویسے بھی حدیث میں آتا ہے۔

"اللہ جب کسی شخص سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس پر آزمائش ڈالتے ہیں۔"

توآپ زندگی میں والی ہر آزمایش میں خود کو اللہ کے حوالے کر دیں اور اتنے مطمئن ہو جائے کہ کوئی بھی تکلیف آجائے تو آپکے دل میں ایک سکون رہے میں نے تو اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کیا ہوا ہے تو یہی طریقہ نے اپنی زندگی اللہ کو سپرد کر دینے کا اللہ نے پھر آپکے تمام معاملات اچھی طرح سے حل کر دینے ہیں اور ویسے بھی ہمیں دکھوں اور غموں میں ایسا سہارا چاہیے ہوتا ہے جو بس ہمیں خود میں سمیٹ کر بہت اچھی طرح سے سب ہینڈل کر لے تو اللہ تعالیٰ اس آیت میں بتا رہیں ہیں کہ اگر آپکو اللہ کا مضبوط سہارا چاہیے تو پھر آپ نے اپنی زندگی ایسے گزارنی ہے جیسے اللہ کو پسند ہے آپ سب جانتے ہیں کہ سارے کاموں کا انجام تو اللہ کی طرف سے ہے کہ ہم جو بھی کر رہیں ہیں اسکا آؤٹ کم اللہ کے ہاتھ میں ہے تو پھر جب آپ اللہ کے ہی حوالے سب کریں گے تو اسکا انجام کیسا ہو گا یقیناً اچھا ہی ہو گا کیونکہ آپ نے اپنے تمام تر معلامات اللہ کے حوالے کیے ہیں تو اللہ بھی آپکو اسکے اجر کے طور پر وہ چیزیں عطا کریں گے جو آپکے حق میں بہتر ہو گی (انشاءاللہ)

باقی کی کلاس کا آغاز ہم کل کریں گے اتنا کہتی وہ اٹھی اور کلاس سے باہر چل دی اور اکاشہ نے تب سے ہی ہر مشکل میں اللہ کو اپنا مضبوط سہارا بنانے کا ارادہ کر لیا تھا۔

حال

مسلسل وہ آیت دہراتی جا رہی تھی اسے لگ رہا تھا اپنی حیا کو بچانے کے لیے کوشش کرنا اسکی نیکی ہے اور نیکی کرنے کے بعد اس آزمائش سے نجات اللہ کی طرف سے ہے۔

تمھیں سمجھ نہیں آ رہا روک جاؤ بیوقوف لڑکی لیکن اکاشہ کو پرواہ نہیں تھی وہ اپنی پوری قوت لگائے بھاگ رہی تھی۔

کچھ فاصلے پر اسے گاڑیوں کی روشنی نظر آئی مطلب وہ سڑک تک پہنچ چکی تھی اسکی آنکھوں کے گرد بار بار اندھیرا آ رہا تھا مگر اسے ہار نہیں ماننی تھی بس کچھ قدم اور پھر وہ سڑک پر پہنچ کر کسی سے مدد مانگ سکتی تھی۔ لیکن اس سے پہلے وہ اس ادارے میں

کامیاب ہوتی تیر کی طرح انجکشن آکر اسکی کمر پر لگا ایک پل کو کراہتے ہوئے رو کی اکاشہ کو اپنے جسم میں چونٹیاں رینگتے ہوئے محسوس ہوئی اسے اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا لیکن اپنی عزت پر خطرے کا خوف فوراہی تمام حسوں کو بیدار کر گیا گہرے گہرے سانس لیتے لڑکھڑاتے ہوئے قدم بڑھاتے سڑک تک پہنچی دو قدم چلتی وہ سڑک کے وسط میں تھی انجکشن کا اثر اتنا تھا کہ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی اس نے پلٹ کر سرخ بھیگی آنکھوں سے سامنے سے آتی تیز رفتار ٹرک ہو دیکھا اور اگلے ہی لمحے تیز آتی ٹرک نے اسے اڑا دیا وہ اڑتی ہوئی دوسری طرف سے آتی گاڑی سے ٹکرائی اور دور جا گری درد کی شدت سے ایک لمحے کو ذہین ماؤف ہوا تھا۔

ٹرک کے ڈرائیور نے بنا پلٹے سپنڈ بڑھاتے وہاں سے تیزی سے غائب ہوا دوسری گاڑی تھوڑا آگے جا کر واپس پلٹی تھی۔

گاڑی میں موجود شخص بھاگتا ہوا اس لڑکی کی طرح بڑھا وہ اوندھے منہ سڑک پر پڑی تھی اس شخص نے اسے اٹھایا اور سیدھا کیا اکاشہ کا چہرہ دیکھ کر خزام کی جان نکل گئی تھی وہ خون

میں لت پت تھی سر سے نکلتا خون سڑک پر پھیل گیا تھا اکاشہ آنکھیں کھولو پلیز وہ لزرتی آواز میں خون میں رنگے ہاتھوں سے اسکے رخسار کو تھپتھپاتے کہہ رہا تھا اکاشہ کے کسی طرح کی حرکت نا کرنے پر وہ اسے خود میں بھینچ گیا تھا خزام کچھ لمحوں بعد اکاشہ کو اٹھائے تیز قدموں کے ساتھ پاگلوں کی طرح گاڑی کی طرف بڑھا وہ کسی بھی قیمت پر اکاشہ کو کھو نہیں سکتا تھا کچھ دوری پر کھڑا سلیم پھٹی ہوئی آنکھوں سے اس منظر کو دیکھ رہا تھا دل ہی دل میں اکاشہ کے مرنے کے دعا کر رہا تھا اب چلو یہاں تھا اس سے پہلے کوئی ہمیں یہاں دیکھ لے اگلے ہی پل وہ پلٹتا تیز تیز قدموں کے ساتھ اڈے پر جانے لگا۔

فضا عجیب سوگوار تھی، آسمان نیلی سیاہی بکھرے زمین کو ٹھنڈک کی راحت بخش رہا تھا، ستارے کہیں گم تھے شاید افق بھی رونا چاہتا تھا، برسنا چاہتا تھا اسکے دکھ میں برابر کا شریک ہونا چاہتا تھا۔ ہسپتال کی رش لگی سڑکیں جہاں نفسا نفسی کا عالم تھا ہر کوئی اپنے اور اپنے پیاروں کے درد کا مداوا کرنے وہاں چلے آئے تھے۔ اسے کسی اور مقصد کے لیے وہاں لایا گیا تھا اسے زندگی کو ہارنے سے روکنے کے لیے وہاں لایا گیا تھا۔ وہ ہسپتال کے بستر پر تشویشناک حالت میں پڑی ڈھیروں نالیوں میں جکڑی ہوئی تھی۔ خزام ICU کے باہر

ضبط کرے بیٹھا تھا لیکن آنسوں تھے کہ تھم نہیں رہے تھے۔اسکی سفید شرٹ خون سے تر تھی کتنا خون بہہ چکا تھا اکاشہ کا اپنے کپڑوں پر لگے خون کو دیکھ دیکھ کر اسے تکلیف ہو رہی تھی اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اکاشہ کو ایک نظر بھی آئی سی یو کے شیشے سے اس پار اسے اس حالت میں دیکھ سکے۔وہ زندگی اور موت کی جنگ لڑی رہی تھی۔

سلطانہ داد واور نعیمہ روتی ہوئی آئی تھیں سب لوگ ہاسپٹل میں موجود تھے۔سب کی آنکھیں نم تھی۔سب اسکی زندگی کے لیے دعا کر رہے تھے راز ااور عائشہ نے بمشکل انھیں سنبھالا ہوا تھا۔

پچھلے چار گھنٹے سے وہ ICU میں تھی اور ایمرجنسی میں باہر کھڑے اس سے پیار کرنے والے لوگ جو اس کی زندگی کی طرف لوٹ آنے کے لیے جانے کون کون سی آیات کا ورد کر رہے تھے۔ مگر وہ سب سے بے نیاز کسی اور دنیا میں جانے کے لیے تیاری کر چکی تھی۔

آپ اپنی وائف کی کنڈیشن سے اچھی طرح واقف ہیں انکے سر پر بہت گہری چوٹ لگی ہے ہم آپریشن کر چکے ہیں مگر اسکا خون بہہ رہا تھا آپ بلڈ منگوالیں اور دعا کریں انھیں حوش آ جائے انکا شام تک حوش آنا بہت ضروری ہے ورنہ وہ کوما میں جا سکتی ہیں انکو جو نیند کے انجکشن دیے گئے انکی وجہ سے انکا حوش میں آنا مشکل لگ رہا ہے آپکی وائف کے کیس میں لگ رہا ہے وہ بے خبری دنیا سے آنا نہیں چاہتی۔انکی ہاٹ بیٹ بہت سلو چل رہی ہے۔ہم اپنی پوتی کوشش کر رہے ہیں آپ دعائیں کریں شاید آپ لوگوں کی دعائیں انہیں بچالیں۔

خزام نے ایک نظر وینٹیلیٹر پر لگے اس نازک سن وساکت وجود کو سانس لیتے دیکھا کیا میری محبت اتنی کھوکھلی ہے کہ تم نے میری محبت پر موت کو فوقیت دی بس ایک بار کہہ دیتی مجھ سے کہیں نا کہیں کمی رہی ہے کہ تمھاری حفاظت نہیں کر پارہا آئی سوئر میں خود کو بھی وار دیتا تم پر بس ایک بار کہہ کر تو دیکھتی پر تم نے مجھے مہلت ہی نہیں دی بنا کسی جرم کے سزائے موت سنادی دیکھو میں نماز بھی پڑھوں گا ناپڑھو تو تم بار کی طرح سمجھانا پر پلیز یوں اس طرح خاموش رہ کر میری آتی جاتی سانس کو مجھ پر عذاب نا بناؤ میں اذیت میں ہوں تمھارے اس طرح خاموش رہنے سے میں مر رہا ہوں اللہ کے لیے آنکھیں کھولو اللہ

تمھارے دوست ہیں ناں تو میں ان سے ہی مانگنے کا رہا ہوں اتنا کہتا ہوا باہر مسجد کی طرف بڑھ گیا۔

مسجد کے صحن میں خاموشی چھائی تھی لوگ عصر کی نماز ادا کر کے واپس جا چکے تھے۔

میں بہت گناہگار ہوں میرے اللہ میں تیرے پاس بہت مان سے آیا ہوں خزام نے گڑگڑانا شروع کیا۔

میں نے آج تک تجھ سے کچھ نہیں مانگا کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی کچھ مانگنے کی لیکن میں تجھ سے آج اپنی زندگی مانگتا ہوں یارب اکاشہ میری زندگی ہے اسے لوٹا دے اسکے بنا میں کچھ بھی نہیں ہوں اسے مجھے لوٹا دے اسکے رونے میں شدت آ گئی تھی میں اس قابل نہیں ہوں کہ تجھ سے کچھ مانگ سکوں بس اکاشہ کو زندگی بخش دے میں اسے بہت چاہتا ہوں اسے مجھ سے مت چھیننا اللہ۔۔۔وہ پورے دل سے دعا مانگ رہا تھا گڑگڑا رہا تھا۔

اللہ تمھاری دعا قبول کرے لڑکے۔۔۔ !!!

ایک بزرگ اسکے قریب آکر بیٹھے تھے شاید مسجد کی دیکھ بھال کرنے والے تھے۔

انکی بات سنتے ہی خزام نے چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔اسکی پلکوں پر بہت سے آنسوں لدے تھے

میں اسے کھو نہیں سکتا آپ اللہ سے دعا کریں پلیز وہ میری اکاشہ کو لوٹا دیں میں بہت گناہگار ہوں میری دعا قبول نا ہو آپ کہے اللہ سے وہ میری دعا قبول کر لیں۔

خزام کی بات سنتے ہی ساتھ بیٹھے بزرگ ہلکے سے مسکرا دیے اور پھر دھیرے سے آیت پڑھنے لگے۔

"اور اس کو وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں رکھتا اور جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے تو وہی اُس پر کافی ہے، بلاشہ اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے رہنے والا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لیے تقدیر مقرر کر رکھی ہے۔"القرآن

اللہ نکلنے کا راستہ بنادے گا اور تمھیں وہاں سے رزق عطا کرے گا جہاں سے تمھارا گمان بھی نہیں ہے لڑکے۔۔!!!

لیکن مجھے رزق نہیں چاہتے۔ خزام نے تڑپ کر بے بسی سے کہا۔

میں اس رزق کی بات نہیں کر رہا جو تم سمجھ رہے ہو۔ کھانا پینے کی چیز رزق نہیں ہوتی۔ رزق ہمیں کسی بھی صورت میں مل سکتا ہے جیسے کیسی اچھے گھرانے کی صورت میں، اچھی جاب کی صورت میں رزق مل سکتا ہے، اچھے ہمسفر کی صورت میں رزق مل سکتا ہے، ہماری تقدیر کو اللہ کی رضا میں گزارے والی زندگی لکھ دی گئی ہو اس صورت میں رزق مل سکتا ہے تو رزق کی بہت ساری صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ہم صرف کھانے پینے کی چیزوں کو رزق سمجھ لیتے ہیں جو غلط ہے اللہ تعالیٰ کا رزق بے شمار ہے کہی سے بھی کسی بھی قسم کا رزق آ سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہاں پہ بتا دیا ہے کہ ایسے لوگ جو کہ واقع توکل رکھتے ہیں انکو ایسی جگہ سے رزق عطا کرتے ہیں جہاں سے بندے کا گمان بھی نہیں ہوتا اور اس

کے لیے نکلنے کا راستہ بھی بنا دیتے ہیں اب یہاں نکلنے کے راستے سے مراد ہے ایسا راستہ کھول دیتے ہیں جو اسکو لگتا ہے اب میرے لیے سارے دروازے بند کر دیے گئے ہیں کوئی نکلنے کا راستہ نہیں ہے اسے لگتا ہے وہ بند ہو چکا ہے اسی طرح آپ کسی چیز کو پانے کے لیے بہت دعائیں کر رہے ہوتے ہیں لیکن آپکو لگتا ہے کہ میری دعا قبول نہیں ہو رہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس آیت میں آپکو امید دے رہے ہیں کہ وہ آپکے لیے راستہ بنانے والے ہیں لیکن راستہ بھی تب بنانے گا جب توکل ہو گا اس ذات پہ،

"جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہی اسکو کافی ہے۔"

کیونکہ ساری چیزیں اللہ کے ہاتھ میں تو ہیں۔

ذرا سوچو کون ہے جو تمھیں یہاں تک لے کر آیا، کون ہے جو تمھاری تھالی میں کھانا رکھتا ہے کون ہے جو تمھیں کپڑے پہنے نصیب فرماتا ہے، کون ہے جس نے تمھیں رہنے کے لئے گھر دیا ہے کون ہے جس نے تمھیں اتنا سب کچھ دیا ہے پیدا ہونے سے آج تک

تمھاری ایک ایک چیز کو پورا کیا ہے۔ تمھارے دل نے جب اجازت مانگی اللہ سے سانس لینے کے لیے، کون ہے جس نے اجازت دی درست انداز میں کام کرتے جسم کے افعال ہیں تمھارے، لیکن اس سب کے بعد بھی تم اللہ پر توکل نہیں کروگے اور سمجھوگے کہ بس اب تو راستہ بند ہے تو پھر تو تمھیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کہی تمھارا ایمان تو کم نہیں اس ذات پر، اگر ایسا ہے تو اللہ موقع دے رہا ہے اپنے ایمان کو مضبوط کر لو اس پر توکل کر لو جان لو اگر تم اللہ پر توکل رکھوگے تو اللہ تمھارے لیے کافی ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے رہنے والا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لیے ایک تقدیر مقرر کر رکھی ہے۔ تو اب کس بات کا ڈر ہے تم اپنی کوشش کرو اللہ پر توکل کر کے باقی اسکا کام ہے عطا کرنا۔

حدیث میں آتا ہے کہ۔

"اپنے اونٹ کو باندھ دیجیے اور پر اللہ پر توکل کیجیے۔"

اب اونٹ باندھ دیا ہے پر توکل اللہ پر ہے کیونکہ رسی کھول کے کوئی لے جا سکتا ہے ناں لیکن پھر یہاں توکل آتا ہے کہ میں نے اپنا اونٹ باندھ دیا ہے اور توکل میرا اللہ پہ ہے۔

اللہ تمھاری ضرور سنے گا بس یقین سے مانگو خزام کو دلاسہ دیتے وہ باہر کی جانب بڑھ گئے۔

انکے جاتے ہی اس نے دعائیں توکل سے مانگنا شروع کی۔

"میں مانتا ہوں میں خطاوار ہوں میں آج تیرے در پہ آیا ہوں یارب مجھے سمیٹ لے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے مجھ سے راضی ہو جا اور میری دعا ہو کن فرمادے اور کچھ نہیں چاہیے مجھے۔"

شام اپنے اختتام کو تھی جب اکاشہ کی حالت میں تھوڑی بہتری آئی کچھ وقت کے لیے اسے ہوش آیا تھا جیسے دیکھ کر امیدیں ابھری تھیں کہ وہ زندگی کی طرف لوٹ آئے گی۔سب ایمرجنسی کے شیشے سے اس پر نظریں ڈالتے اپنے آنسوؤں صاف کر رہے تھے اتنے میں

نرس آئی اور کہنے لگی کچھ منٹ ہیں کوئی ایک جا کر مریض کو مل آئے نعیمہ آگے بڑھنے لگی جب خزام نے اسے روکا

"میں مل آؤ؟"نعیمہ نے نم آنکھوں سے ہاں میں جواب دیا شاید انہیں امید تھی کہ خزام کے ملنے سے اکاشہ زندگی کی طرف لوٹ آئے گی۔۔۔

ایمرجنسی کا دروازہ کھولتے ہی وہ دلیر، بہادر اور وجاہت شخصیت والے شخص کی آنکھیں نم ہوتی تھیں اگر اکاشہ دیکھ لیتی وہ شخص اسکی محبت میں رو رہا ہے تو خود کو دنیا کا خوش نصیب انسان سمجھتی مگر بند آنکھوں سے وہ یہ منظر دیکھ نہیں پائی۔

وہ اسکے بیڈ کے قریب گیا اور پیار سے اپنا مردانہ ہاتھ سفید پٹیوں میں جکڑے اسکے سر پر رکھا اور بنا کچھ کہے اسے کچھ دیر یونہی تکتا رہا اسکے چہرے پر اداسی تھی جو بے سود ہونے کے باوجود نہیں مٹی تھی وہ اسکے نقوش کو پڑھ رہا تھا پندرہ منٹ سے ابھی دس منٹ باقی تھے ذرا جھک کر کان کے قریب جاتے اس نے دھیرے سے تین لفظ سرگوشی نما لہجے میں

کہے اسکے کانوں میں دنیا کی حسین آواز جا رہی تھی جس کو سنتے ہی اس نے دھیرے دھیرے بند آنکھیں کھونا شروع کی ہاتھوں کو حرکت میں لاتے اس نے آکسیجن ماسک اتارنا چاہا تو خزام نے ہاتھ بڑھا کر اتار دیا۔

آپ غلط وقت پر آئے ہیں تھوڑا پہلے آجاتے کچھ ٹوٹے پھوٹے لہجے میں اس کے مرکز تک آواز پہنچ گئی تھی۔

اب کہی نہیں جاؤں گا میں یہی ہوں اس بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے مگر ابھی نہیں۔"

تھوڑا مزید جھوکتے ہوئے خزام نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے کہا۔

مجھے معاف کر دو اکاشہ میں تمھارا خیال نہ رکھ سکا۔

"بٹ آئی پرامس اگین ایسا نہیں ہو گا۔"

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اکاشہ میں تمھیں کھو نہیں سکتا مجھے میرے کہے گئے ان تین لفظوں کا جوابی انتظار رہے گا۔

اکاشہ اسکے منہ سے یہ سن کر سرشار سی ہو گئی تھی

اکاشہ کچھ کہنے ہی لگی تھی جب نرس نے مداخلت دی۔

آپ مریض سے اتنی باتیں نہیں کر سکتے آپ پلیز باہر جائے انہیں آرام کی ضرورت ہے۔

یہ میری وائف ہیں خزام نے منہ بناتے ہوئے وائف پر زور دیتے جواباً کہا اسکا باہر جانے کا ہر گز ارادہ نہیں تھا۔

جی آپکی وائف ہیں لیکن سر رولز تو رولز ہیں آپکو باہر جانا ہو گا انکی ڈرپ چینج کرنی ہے انجکشنز لگانے ہیں۔

اسکی بات پر خزام ذرا نا ہلا آپ اپنا کام آرام سے کر سکتی ہیں سسٹر لیکن میں یہی رہوں گا آپ ڈرپ چینج کریں میں ڈاکٹر سے بات کر لونگا اکاشہ سے تھوڑا دور ہوتے اس نے نرس کو ہاتھ سے اکاشہ کی طرف آنے کا اشارہ کیا۔

او کے نرس کہتی اکاشہ کے پاس آئی۔

کچھ دیر بعد عائشہ نے دروازہ ہلکا سا کھول کر اندر جھانک کر دھیرے سے کہا۔

خزام بھائی ہمیں بھی اپنی بہن سے ملنے کا موقع دیں۔

میں نے کب روکا ہے آؤں مل لو خزام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ملے تو تب جب آپ باہر آئیں جتنی دیر سے آپ یہاں پر ہیں اتنی دیر میں تو پورا خاندان مل لیتا۔

اچھا مل لوں مسکراہٹ ضبط کرتا اکاشہ کو ایک نظر دیکھے وہ باہر کی طرف بڑھا۔

تم نے تو سبکی جان نکال دی تھی اکاشہ عائشہ نے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں قید کرتے کہا۔سب کتنا ڈر گئے تھے پتا ہے اکاشہ۔

جانتی ہوں لیکن آپ تو بالکل ٹھیک ہوں الحمدللہ رب العالمین،وہ مسکرائی۔

دیکھ رہا ہے رنگ دیکھو کیسے پیلا ہو گیا ہے نم آنکھوں سے اسکے وجود پر نظر ڈالتے کہا۔

امی کہاں ہیں بلا لاؤ میں ان سے ملنا چاہتی ہوں۔

اچھا رو کو امی کو بلا لاتی ہوں پھر تمھیں روم میں شفٹ کر دیں۔

خزام نے باہر آتے ہی موبائل نکال کر چند نمبر ڈائل کیے اور کان سے لگاتے سائیڈ پر ہوا۔

سر آپکے مطابق سلیم اور مائرہ کے خلاف ثبوت ہم نے اکھٹے کر لیے ہیں معاملہ صاف ہے بنا رکاوٹ کے ان دونوں کو انکے کیے کی سزا مل جائے گی آپ چاہیے تو جیل میں آکر ان دونوں کو دیکھ سکتے ہیں۔

ابھی نہیں کل پرسوں تک آؤں گا اس بار کسی قسم کی غلطی نہ ہو مجھے وہ دنوں سلاخوں کے پیچھے ہر صورت چاہیئے۔

کچھ دیر بعد خزام اکاشہ کے پاس آیا تو اسے آئی سی یو سے دوسرے کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔اس وقت اسکا کمرہ پھولوں اور پھولوں سے بھرا ہوا تھا۔

دوسرے دن کی رات تک خزام نے سب کو گھر بھیج دیا تھا اور خود جب تک اکاشہ ہاسپٹل تھی اسکے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔

رات کے دس بج رہے تھے جب خزام نے اکاشہ کے لیے گھر سے سوپ بنا کر لانے کو کہا تھا۔

جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ سوپ کا چمچ اسکے منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

اب بس کریں میں یہ سوپ اور نہیں پی سکتی اکاشہ نے خزام سے منہ بناتے ہوئے کہا جو اسکی طرف سوپ کا ایک اور چمچ بڑھا رہا تھا

ہر گز نہیں گڈ گرل کی طرح سارا سوپ ختم کرو حکم دیتے کہا۔

میں نے کچھ کہنا تھا آپ سے اکاشہ نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

کہو میں سن رہا ہوں پوچھنے کی کیا ضرورت ہے جو بھی کہنا ہو کہہ دیا کرو چمچ سوپ میں ہلاتے ہوئے کہا۔

وہ ناں میں۔۔۔۔!!!! بات اُدھوری چھوڑتے اس نے خزام کی طرف دیکھا۔

کیا ہوا ہے اکاشہ جو کہنا ہے بلا جھجھک کہو خزام نے نرم لہجے میں دوبارہ کہا۔

اب ایسے نہیں بتا سکتی۔۔۔!!! ایک بات بھر نظریں چرائی۔

تو کیسے بتانا ہے خزام نے ماتھے پر الجھن کا جال لیے کہا۔

ادھر آئیں اکاشہ نے ہاتھ کے اشارے سے قریب آنے کا کہا۔

خزام اسکے قریب آتے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

وہ میں کہہ رہی تھی کہ۔۔۔ !!!

کہ۔۔۔۔؟؟ خزام نے بات جاری رکھنے کا کہتے دہرایا۔

"کہ وہ آپ کے کہے تین لفظوں کے ساتھ چوتھا میری طرف سے "ٹو۔۔۔" ہے۔

میں سمجھا نہیں سہی سے بتاؤ اکاشہ خزام نے مسکراہٹ ضبط کرتے شرارت سے اسے تنگ کرتے کہا۔

آپ سمجھ جائے ناں آپکو پتا ہے میں کیا کہنا چاہتی ہوں اکاشہ نے ناراضگی سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ کہا۔

اکاشہ۔۔۔!!! پلیز سہی سے کہو خزام نے شریر انداز میں اسکے چہرے پر آئی لٹ کو ہاتھ سے کان کے پیچھے اڑاتے ہوئے کہا۔

وہ۔۔۔"آئی محبت یو ٹو۔"اکاشہ نے سرگوشی نما انداز میں کہتے ارد گرد دیکھا۔

یہ اردو اور انگلش کو ملا کر اظہار کیوں کیا۔

انگلش میں کہتے ہوئے شرم آرہی تھی اس لیے بس۔

یہ لڑکی بھی ناں۔۔۔!!! خزام نے اسکی بات پر مسکراتے ہوئے سر نفی میں ہلایا۔

آپ ایسے مت دیکھیں۔۔۔!!!عائشہ یازارا کو بھیج دیں میرے بال بنادیں گی"وہ اکاشہ نے خزام کو باہر بھیجنے کا بہانا کرتے ہوئے کہا۔

کوئی بھی نہیں ہے صرف میں ہوں باقی سب کل صبح تم سے ملنے آئے گے۔

بنادیتاہوں بال۔۔۔!!اسکے مزید قریب آتے خزام نے بالوں کو چھوتے کہا۔

نہیں نہیں آپ نہیں۔۔۔!!!بس رہنے دیں میں کل صبح بنالونگی اب میں سوجاتی ہوں ایک تواظہار کے بعد اسے خزام سے شرم آرہی تھی پر سامنے بیٹھا شخص سمجھ ہی نہیں رہا تھا یا انجان بن رہا تھا۔

اس کا مطلب اپنے اکلوتے شوہر کو ترسایا جا رہا تھا اسکے تھوڑا قریب ہوتے خزام نے اکاشہ کے کان میں سرگوشی کی۔

نہیں مطلب۔۔!!!اکاشہ نے بنا اسکی طرف دیکھے کہا۔

مطلب کیا۔۔!!!اس وقت خزام اس کے اتنا قریب تھا کہ اسکی داڑھی اسکے گال سے مس ہو رہی تھی۔

تم جانتی ہو اکاشہ تمھارے قریب آتے ہی میرا صبر کھو جاتا ہے میرا دل چاہتا ہے کہ تمھارے نازک وجود کے پور پور کو اپنی شدتوں سے نکھار دوں آواز خمار سے بھاری ہوئی، بہکتی آواز میں کہتے اگلے ہی پل بے ساختہ آگے ہوتے خزام نے تھوڑا نیچے جھوکتے اسکی گردن کو اپنے لبوں سے چھوا گردن پر نرم لمس محسوس کرتے اکاشہ نے گہرا سانس لیا دھڑکنیں اتنی تیز تھی کہ خزام کو اپنے سینے میں اسکا دل دھڑکتے ہوئے محسوس ہوا تھا چند سیکنڈ گزرے جب اسکی خوشبو میں گہرا سانس بھرتے خزام دل میں اٹھتے جذبات پر بمشکل

قابو پاتے پیچھے ہوتا اٹھ کھڑا ہوا تیز ہوتی دھڑکن پر قابو پاتے اکاشہ نے بے یقینی نے خزام کو ایک نظر دیکھتے اگلے ہی لمحے نظریں چرائی۔

اکاشہ بہت جلدی صحت یاب ہو رہی تھی خزام اسکی میڈیسینز کھانے پینے ہر چیز کا خود خیال رکھ رہا تھا ایک مہینے کے اندر اندر اکاشہ ہاسپٹل سے ڈیسچاج ہو گئی تھی۔جب سے اکاشہ نے خزام نے اظہار محبت کیا تھا اسے شرم سی آنے لگی تھی۔

دوسری طرف سلیم اور مائرہ دونوں کو ان کے کیے کی سزا مل چکی تھی اب دونوں زندگی بھر سلاخوں کے پیچھے قید تھے دونوں سے آخری بار ملنے کے لیے خزام اس وقت جیل میں موجود تھا۔

میری ایک بات یاد رکھنا تم دونوں جب میں اکاشہ کو دیکھتا ہوں مجھے لگتا ہے جیسے وہ میرے لئے میرے رب نے خاص بنائی ہے جس پر میرے علاوہ کسی کا کوئی حق نہیں۔۔۔۔وہ میری روح کا ایک لازمی حصّہ ہے وہ خزام کا عشق ہے جنون ہے اور خزام سب کچھ بھول

سکتا ہے لیکن اکاشہ کو نہیں کیونکہ وہ میری دھڑکنوں میں شامل ہے میرے زندہ رہنے اور سانس لینے کی وجہ وہی بس ہے تم جیسے بے شمار سلیم اور مائرہ خزام سے اسکی اکاشہ کو دور نہیں کر سکتے۔

Best of luck for your new journey....!!!

پانچ سال بعد۔۔"

جبرائیل سو گیا ہے۔۔۔؟؟ خزام نے پاس بیٹھی اکاشہ سے پوچھا کچھ منٹ پہلے لاونج عبور کرتی لان میں خزام کے پاس آئی تھی۔

جی سو گیا ہے امی کے روم میں ہے اکاشہ نے بالوں کو جوڑے میں قید کرتے ہوئے کہا۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟؟ خزام نے اکاشہ کے چہرے پر تھکے تاثر دیکھتے پوچھا۔

کچھ نہیں سر درد ہے آپکے بیٹے کے چکر میں سارا دن یہی لگا رہتا ہے آپکی طرح ضدی ہے ابھی صرف تین سال کا ہے اور نخرے آسمان کو چھو رہے ہیں۔

اسکی بات سب کر خزام ہنسا۔۔۔"آخر بیٹا کس کا ہے خزام نے فخریہ انداز میں کہا۔

اب زیادہ ہو رہا ہے۔۔۔!!!اکاشہ نے آنکھیں چھوٹی کرتے اسے گھورا۔

اچھا ناں۔۔۔!!!مذاق کر رہا تھا میرا بچہ ادھر میرے پاس آؤ لیپ ٹاپ سائیڈ کرتے خزام نے اکاشہ کو اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کرتے کہا۔

میں نہیں ارہی۔۔۔!!جو کہنا ہے یہی سے کہے۔

سوچ لو پھر شکایت نا کرنا مجھ سے خزام نے ہاتھ سینے پر باندھتے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے حکم کیوں چلا رہے ہیں پاس بیٹھتے کہا۔

ایک وعدہ کرو گی مجھ سے۔۔؟؟؟اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے کہا۔

کیسا وعدہ اکاشہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

وعدہ کروں تم ہمیشہ میرے ساتھ رہوں گی۔

"میں وعدہ کرتی ہوں جنت تک آپکی محرم بن کہ آپکے ساتھ رہوں گی اکاشہ نے مسکراتے چہرے کے ساتھ اسکا ہاتھ تھامتے کہا۔"

"تھینک یو سو مچ۔۔"

اب یہ کس لیے۔۔۔؟؟

میری زندگی میں آنے کے لیے۔

اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

ویسے تمھیں پتا ہے ہماری شادی کو کتنا عرصہ ہو گیا ہے۔

کتنا اکاشہ نے سوچنے والے انداز میں کہا۔

آنے والے کچھ دنوں میں پورے چھ سال ہونے والے ہیں۔

ہیں۔۔۔۔!!! اسکا مطلب ہماری اینیورسری آنے والی ہے اکاشہ نے پرجوش ہو کر کہا

پانچ سال بعد بھی وہ اتنی ہی معصوم اور پیاری تھی۔

جی میڈم لیکن تمھیں اپنے اکلوتے شوہر کی فکر ہی کہا ہے۔

اچھا تو کیسے فکر کروں میں اکاشہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

زیادہ مشکل نہیں ہے بس میرے قریب رہا کروں اکاشہ کو جھٹکے سے اپنے قریب کرتے کہا۔

یہ فضول حرکتیں نا کریں ویسے بھی ہم لان میں ہیں آپکو تو کوئی شرم آتی نہیں لیکن مجھے آتی ہے ارد گرد دیکھتے اکاشہ نے دور ہونے کی کوشش کرتے کہا۔

اب اپنی بیوی سے بھی شرم آنی چاہیے مجھے خزام نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

پلیز جانے دیں ناں اسکے حصار سے آزاد ہونے کی ناکام کوشش کرتے اکاشہ نے التجا یہ کہا۔

ابھی تو آئی ہو اور جانے دوں ایسے کیسے بیگم جی۔

دیکھیں یہ غلط بات ہے سارا دن آپکے بیٹے نے تنگ کیا مجھے اور اب آپ بھی شروع ہو گئے ہیں۔

ویسے اینیور سری آرہی ہے کیا گفٹ دو گی مجھے خزام نے اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرتے کہا۔

آپکو کیا چاہیئے۔۔۔؟؟اکاشہ نے الٹا سوال کرتے پوچھا۔

فلحال کے لیے ایک کس۔۔۔!!! سرگوشی کرتے اسکے کان میں کہا۔

آپ پاگل ہیں کیا۔۔۔!!!اکاشہ نے آنکھوں میں حیرانی لیے کہا۔

ہاں خزام شاہ پاگل ہے تمھارے عشق میں۔۔!!! خزام نے شرارت سے کہا۔

لان میں بیٹھ کر عجیب باتیں کر رہے ہیں۔بتائیں ناں کیا چاہیے آپکو گفٹ میں اکاشہ نے تجس سے پوچھا۔

کچھ بھی جو تم دے دو۔

پھر بھی؟

مجھے گفٹ میں زندگی بھر کے لیے وہ وقت دینا جس میں صرف میں اور تم ہم دونوں ہو مجھے اپنی محبت کے حصار میں قید رکھنا اور وعدہ کرنا کہ یہ ساتھ ہمیشہ رہے گا تمھاری محبت ہمیشہ مجھ پہ مہربان رہے گی۔

میں آپکو یقین دلاتی ہوں میں ہمشیہ آپ کے ساتھ مخلص رہوں گی۔

اچھا یہ بتاؤ تمھیں کیا چاہیے۔

مجھے۔۔۔۔؟؟سوچتے ہوئے پوچھا۔

میں چاہتی ہوں میں آپ، ہمارا بیٹا اور آنے والا یہ مہمان جو نا جانے بیٹا ہے یا بیٹی ہمیشہ میرے پاس رہے۔اس کے علاوہ میں چاہتی ہوں آپ میرے لیے اپنی خوبصورت آواز میں اس خاص دن پر میری پسندیدہ آیت کی تلاوت کر کے سنائے۔

اچھا۔۔۔؟؟؟اور وہ کونسی آیت ہے خزام نے مزید اپنی قربت میں لیتے ہوئے پوچھا۔

اِنَّ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَالۡمُسۡلِمٰتِ وَالۡمُؤۡمِنِیۡنَ
وَالۡمُؤۡمِنٰتِ وَالۡقٰنِتِیۡنَ وَالۡقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیۡنَ وَالصّٰدِقٰتِ
وَالصّٰبِرِیۡنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالۡخٰشِعِیۡنَ وَالۡخٰشِعٰتِ وَالۡمُتَصَدِّقِیۡنَ وَ

الْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ
وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ
مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۞

ترجمہ:

بے شک مسلم مرد اور مسلم عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، ان کے لیے اللہ نے بڑی بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

اکاشہ نے اپنی خوبصورتی آواز میں خزام کو آیت سنائی میں چاہتی ہوں آپ اور میں بھی ایسے مومن مرد اور عورت بنے جیسا اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے ہم بنے گے ناں اور آپ اور میں مل کر اس آیت کی تلاوت کیا کریں گے ناں۔۔؟؟؟

آج بھی یہ لڑکی اپنی باتوں کو خزام کو دیوانہ بنانے کا ہنر رکھتی تھی۔

انشاءاللہ ہم ضرور بنے گے۔ خزام نے اسکا گال سہلاتے ہوئے کہا۔

ایک بات پوچھوں اکاشہ۔۔۔ !!!

پوچھ لیں لیکن پہلے مجھے چھوڑیں امی یا کوئی بھی آف گیا تو

یہی کہیں گے میاں بیوی میں کتنا پیار ہے۔ خزام نے شرارت سے عنابی لب اسکے ماتھے پر رکھتے ہوئے کہا۔

اچھا بتائیں کیا پوچھنا ہے۔اکاشہ جانتی تھی اسکی باتوں کا خزام پر ذرا برابر بھی اثر نہیں ہونے والا۔

اسکے مزاحمت کرتے ہاتھوں کو انگلیوں میں قید کرتے بولا۔

"اس دن پہلی بار مجھ سے اظہارِ محبت کیا سوچ کے کیا تھا۔"

"مجھے لگتا تھا مجھے کسی سے محبت نہیں ہو سکتی لیکن جب مجھے آپ سے محبت ہوئی میں محبت کا مطلب سمجھی

آپکو کو میرے لئے میرا اللّٰہ نے چنا ہے۔۔۔اللّٰہ نے مجھے میرے رہنما کی صورت میں آپکو محرم بنا کر نوازا ہے اور اس کے لئے میں جتنا میرے رب کا شکر ادا کروں کم ہے۔۔۔

میں نے جب آپ کو پہلی بار "I Love you " کہاتب مجھے احساس ہوا کہ یہ چھوٹا سا جملہ اپنے اندر کتنا کچھ چھپائے ہوئے ہوتا ہے

"کسی کے ہونے کا احساس، مان، یقین محبت اور سب سے بڑھ کر یہ کہ کسی پر اپنا حق ظاہر کرنا کہ یہ شخص اب صرف میرا ہے، اور میرا ہی رہے گا"

جب اللہ نے آپکی شکل میں مجھے میرے رہنما سے ملایا اس وقت مجھے اس آیات کی سمجھ آئی۔

"فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔

ترجمہ: تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے"

مجھے آپ سے محبت ہے اور میں آپ کے ساتھ بہت سے منٹ، سیکنڈز، دن، ہفتے، سال پر سال گزارنا چاہتی ہوں کیونکہ جس سے محبت ہو اُسکے تو ساتھ رہنا چاہیے ناں ہمیشہ!

ایسے کیا دیکھ رہیں ہیں اکاشہ نے بغور اسکے چہرے کا جائزہ لیتے پوچھا۔

دیکھ رہا ہوں کہ میری اکاشہ مجھ سے اتنی محبت کرتی ہے۔

"تم میری وہ محبت ہو جس پر میں اپنی تمام زندگی قربان کر سکتا ہوں تم سے جوڑی محبت میری روح کے تمام زخم بھرنے کا تاثر رکھتی ہے۔ "

یہ تھا اکاشہ کا دنیا میں شہید جیسا بنایا گیا جنت کا گھر۔"جس میں محبت سانس لیتی تھی۔

"اور عورتوں میں سے جو تمھیں پسند ہو ان سے نکاح کر لو"القرآن۔

اس مرد سے زیادہ خوبصورت کون ہو سکتا ہے جو تم سے اتنی پاک محبت کرے کہ پوری کائنات کے سامنے تمھاری پاکیزگی کا اعتراف کرے اور اللہ کو گواہ بنا کے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی تم سے نکاح کر لے جو تمھارا دامن تھام کر جنت تک لے جائے ہاں محرم بن کر ہی مہربان ہونا اصل مردانگی ہے اور یہی مرد کی خوبصورتی ہے۔ خزام نے یہی تو کیا تھا اپنی محبت کے لیے بیشک حلال رشتے باعث سکون ہیں۔

آج محبت نے دو دلوں کو ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے کے حصار قید کر دیا تھا۔ وقت نے مسکرا کر تقدیر کو دیکھا اور تقدیر نے محبت کے پنوں پر ایک اور لازوال محبت کی داستان کو ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا۔

خزام کے پہلو میں بیٹھی اکاشہ کسی بات پر مسکرائی تھی۔

کوئی زنجیر بھی نہیں پھر بھی قید ہوں تجھ میں
نہیں معلوم تھا کہ، تجھے ایسا بھی ہنر آتا ہے۔

ختم شد۔

امید کرتی ہوں کہ اکاشہ اور خزام کی داستان آپکو پسند آئی ہو گی

NovelHiNovel.Com
OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959